بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغا خانیت

علمائے اُمّت کی نظر میں

ناشر

سواد اعظم اہلسنت چترال پاکستان

ملنے کا پتہ

دار العلوم تعلیم القرآن سول کوارٹر پشاور صدر

آغاخانیت

علمائے اُمّت کی نظر میں

ناشر

سوادِ اعظم اہلِ سُنّت چترال پاکستان

ملنے کا پتہ

دارالعلوم تعلیم القرآن سول کواٹر پشاور صدر

نام کتاب .... آغاخانیت علمائے امت کی نظر میں

مرتب .... فیض اللہ چترالی

فن کتابت .... تلمیذ پروین رقم راہی

مصحح .... مولانا نعمت اللہ چترالی

ناشر .... سواد اعظم اہلسنت چترال پاکستان

زیر نگرانی

مولانا عبید اللہ چترالی

مدیر دار العلوم تعلیم القرآن سول کوارٹر پشاور۔ صدر۔

فہرست

عرض مرتب صفحہ	۴
مقدمہ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۵
الاستفتاء	۳۵
مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب کا فتویٰ	۳۷
مفتی رشید احمد صاحب کا فتویٰ	۴۵
فتویٰ دارالعلوم کراچی	۴۶
فتویٰ مولانا سلیم اللہ خان صاحب	۱۰۵
توقیعات علمائے سندھ	۱۰۶
فتویٰ علمائے پنجاب	۱۰۸
فتویٰ علمائے سرحد و شمالی علاقہ جات	۱۲۲
" آزاد کشمیر	۱۳۱
" بلوچستان	۱۳۲
فتویٰ دارالعلوم دیوبند (انڈیا)	۱۳۳
فتویٰ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور (انڈیا)	۱۳۴
فتویٰ جامعہ ازہر	۱۳۵
فتویٰ شیخ عبداللہ بن باز	۱۳۶
ضمیمہ فتویٰ مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن متعلق آغا خانی فاؤنڈیشن	۱۳۸

عرضِ مرتب

پاکستان میں جن افراد کو 'آغاخانی' کہا جاتا ہے ان کا ابتدائی تعلق اسمٰعیلی مذہب کی نزاری شاخ سے ہے۔ اسمٰعیلی مذہب کی ابتدا دوسری صدی ہجری کے اواخر میں ہوئی۔ اسمٰعیلیوں کے عقائد پر یونانی، ایرانی، مجوسی اور نصرانی فلسفوں کا شدید غلبہ نظر آتا ہے ان کے یہاں تعلیمات کو دو حصوں میں منقسم کیا گیا ہے ایک ظاہری دوسری باطنی۔ اُس دور کے علماء نے ان کے عقائد پر نقد و نظر کے بعد اُن کو خارج از اسلام قرار دیا۔ اس وجہ سے بیشتر تاریخوں میں اسمٰعیلیوں کا ذکر روافض باطنیہ یا ملاحدہ (جمع ملحد) کے عنوان کے تحت کیا گیا ہے۔ اسمٰعیلیہ سے تعلق زیادہ لٹریچر عربی زبان میں ہے یا انگریزی میں ہے جس کے سہل الحصول نہ ہونے کی وجہ سے عوام اُس سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ دوسرے اس ایک ہزار سال کے عرصہ میں گمراہی میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ لہٰذا آغاخانیوں کے موجودہ عقائد کی روشنی میں دنیا بھر کے جید علماء کرام سے فتاویٰ حاصل کر کے کتابی شکل میں پیش کئے جاتے ہیں تاکہ عوام کو حقائق کا علم ہو سکے اور وہ گمراہی سے بچیں،

وما توفیقی الا باللہ

فیض اللہ چترالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

مقدمہ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب مدظلہم العالی

آغاخانیوں کے جن عقائد کی بنا پر یہ فتویٰ شائع کیا جارہا ہے ان کا خلاصہ حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مفتی اعظم پاکستان کی تحریر میں اس کی کافی تفصیل دارالعلوم کراچی کے فتوے میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے لیکن آغاخانیوں کے بارے میں چند ضروری مباحث کا ذکر کردینا ضروری ہے جن سے قارئین کو آغاخانی مذہب کے بارے میں کافی حد تک بصیرت حاصل ہوسکے۔

۱۔ آغاخانی سلسلۂ امامت

اسمٰعیلی مذہب میں سلسلۂ امامت کو کلیدی حیثیت حاصل ہے ان کے نزدیک حاضر امام کا فیصلہ ناطق ہے اس لئے سب سے پہلے ان کے سلسلۂ امامت پر نظر ڈالنا ضروری ہے ان کے یہاں ائمہ کا سلسلہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ	۴۰ھ
۲۔ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما	۶۱ھ
۳۔ حضرت زین العابدین علی بن حسین رضی	۹۴ھ
۴۔ حضرت محمد باقر	۱۱۴ھ
۵۔ حضرت جعفر صادق	۱۴۸ھ

جعفر صادق کے بعد فرقہ امامیہ میں مسئلہ امامت پر اختلاف ہوا۔ فرقہ اثنا عشریہ نے حضرت جعفر صادق کے صاحبزادہ موسیٰ کاظم کو امام مانا اور اسمٰعیلی ان کے بڑے صاحبزادے حضرت اسمٰعیل

بن جعفر صادق کی امامت کے قائل ہوئے۔ ڈاکٹر زاہد علیؒ نے تاریخ فاطمین مصر" میں اس سلسلہ میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

امام جعفر صادق کے ترتیب عمر کے لحاظ سے سات بیٹے تھے۔ ۱۔ اسمٰعیل ۲۔ عبداللہ افطع ۳۔ موسیٰ کاظم ۴۔ محمد معروف بہ دیباج ۵۔ اسحٰق ۶۔ عباس ۷۔ علی عریضی۔ اول الذکر چاروں نے امامت کا دعویٰ کیا۔ جس سے متعدد فرقے پیدا ہو گئے۔ ان میں مشہور اور اہم فرقہ اسمٰعیلیہ اور فرقہ موسویہ ہے۔ اسمٰعیلی امام جعفر صادق کے بعد حضرت اسمٰعیل کی امامت

لہ ڈاکٹر زاہد علی صاحب "تاریخ فاطمین مصر میں عام مورخین کی غلطیاں کے زیر عنوان لکھتے ہیں۔ جہاں کہیں عام مورخین نے سلسلہ نسل ائمہ کا ذکر کیا ہے وہاں حضرت علیؓ کو امام اول بتایا ہے اور اس طرح سلسلہ قائم کیا ہے ۱۔ حضرت امام علیؓ ۲۔ امام حسن ۳۔ حسینؓ ۴۔ امام علی زین العابدین ۵۔ محمد الباقر ۶۔ امام جعفر صادق ۷۔ امام اسمٰعیل۔ اس طرح امام اسمٰعیل کو ساتواں امام شمار کیا ہے حالانکہ حضرت علیؓ عقائد اسمٰعیلیہ کے مطابق امام اول نہیں ہیں اسمٰعیلیوں کے ہاں امامت کا سلسلہ حضرت امام حسن سے شروع ہوتا ہے حضرت علیؓ تو اساس اور وصی ہیں البتہ فرقہ اثنا عشریہ نے حضرت علیؓ کو بھی ائمہ کے سلسلہ میں شریک کیا ہے اس طرح ان کے عقیدے کے مطابق بارہویں امام محمد المنتظر ہیں مورخین نے اسی پر قیاس کر کے ائمہ فرقہ اسمٰعیلیہ کے سلسلہ میں حضرت علیؓ کو بھی امام اول قرار دیدیا۔ لیکن اسمٰعیلیہ کے عقیدے کی رو سے یہ بالکل غلط ہے ان کے ہاں حضرت امام حسن پہلے امام ہیں اور ساتویں امام اسمٰعیل کے فرزند محمد ہیں۔ جو سابع النطقاء کہے جاتے ہیں اسمٰعیلی عقائد کا بڑا دارومدار اس عدد پر ہے۔

لیکن آغاخانی ائمہ کی مستند تاریخ "نور مبین" کے نام سے آغاخان ثالث کے دور میں لکھی گئی اور تاریخ ائمہ اسمٰعیلیہ جو حال ہی میں خود آغاخانی کی طرف سے کراچی سے شائع ہوئی ہے ان میں امام اول حضرت علیؓ کو قرار دیا گیا ہے اور امام دوم حضرت حسینؓ کو حضرت حسنؓ کو سلسلہ ائمہ میں سرے سے لیا ہی نہیں گیا۔ چنانچہ "نور مبین" کی عبارت درج ذیل ہے۔ حضرت امام حسین (سن امامت

کے قائل ہیں، اور اثنا عشری یا موسوی حضرت موسیٰ کاظم کو امام مانتے ہیں اسمٰعیلیوں کا کہنا ہے کہ حضرت اسمٰعیل حضرت امام جعفر کے بڑے صاحبزادے تھے امام جعفر نے ان کی امامت پر نص کی تھی اور اسمٰعیل کی والدہ کی موجودگی میں انہوں نے نہ کوئی نکاح کیا نہ لونڈی خریدی لہٰذا وہی امام ہیں

اثنا عشریوں کا کہنا ہے کہ اسمٰعیل پر امام جعفر نے نص ضرور کی تھی مگر ان کا انتقال باپ کی موجودگی میں ہو گیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو بدا ہو گیا (یعنی رائے بدل گئی) اور امامت موسیٰ کاظم کی طرف منتقل ہو گئی۔

علامہ مجلسی کی روایت کے مطابق امام جعفر صادق نے اسمٰعیل کو اپنا جانشین بنایا تھا۔ لیکن ایک موقعہ پر انہوں نے شراب پی لی تو ان کے والد برافروختہ ہو گئے اور ان کو معزول کر کے امامت موسیٰ کاظم کو منتقل کر دی۔ مگر فرقہ اسمٰعیلیہ نے اس کو نہیں مانا۔ اسمٰعیل بن جعفر کے بارے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ ان کا انتقال والد کی زندگی میں ہو گیا تھا اور دوم یہ کہ ان کا انتقال نہیں ہوا تھا مگر تقیہ کے طور پر وہ روپوش ہو گئے تھے۔ اور اپنی موت مشہور کرا دی تھی تاکہ قتل سے بچ جائیں۔
(ملخص تاریخ فاطمیین مصر ص ۳۹ تا ۴۱ ج ۱)

بہر حال اسماعیلی حضرت جعفر صادقؓ کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے اسمٰعیل کو چھٹا امام مانتے ہیں اور یہاں سے ان کے ائمہ کا دور "مستر" شروع ہوتا ہے اس دور میں ان کے حسب ذیل پانچ امام ہوئے۔

(بقیہ حاشیہ) از ۴۰ھ تا ۶۱ھ۔ کوفہ کی مسجد میں جب حضرت علیؓ کو عبدالرحمٰن بن ملجم نے شہید کیا تو مسند امامت پر حضرت امام حسین جلوہ افروز ہوئے (ص ۴۸-۴۹) تاریخ ائمہ اسمٰعیلیہ کی عبارت درج ذیل ہے۔ حضرت امام حسین ۲ دور امامت ۴۰ھ تا ۶۱ھ۔ ۶۶۱ء تا ۶۸۰ء
حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد ۲۱ رمضان ۴۰ھ/۲۸ جنوری ۶۶۱ء کو حضرت امام حسینؓ مسند امامت پر جلوہ افروز ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۳۶ سال کی تھی، (ص ۱۱۶-۱۱۷ ج ۱)

٦ - حضرت اسمٰعیل بن جعفر صادق ۱۵۸ھ

٧ - حضرت محمد بن اسمٰعیل المکتوم ۱۹۷ھ

٨ - عبداللہ بن محمد دعی احمد ۲۱۲ھ

٩ - احمد بن عبداللہ تقی محمد ۲۲۵ھ

١٠ - حسین بن احمد رضی عبداللہ ۲۶۸ھ

دور ظہور

حسین بن احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے ۲۹۷ھ میں مغرب (افریقہ) میں حکومت قائم کر لی اور المہدی کا لقب اختیار کیا یہاں سے بقول ان کے ائمہ کا دور کشف شروع ہوتا ہے عبداللہ المہدی کی قائم کی ہوئی سلطنت ۳۶۴ھ تک افریقہ میں اور ۳۸۵ھ سے ۵۶۷ھ تک مصر پر رہی - ان خلفاء کو خلفاء عبیدیین، یا فاطمیین کہا جاتا ہے اور ان کی فہرست یہ ہے -

نام	ولادت	آغاز حکومت	وفات
۱- عبیداللہ المہدی	۱۲ شوال ۲۶۰ھ	۲۹۷ھ	
۲- ابوالقاسم محمد القائم بامراللہ	۲۷۵ھ	۳۲۲	۲۲ شوال ۳۳۴ھ
۳- ابوطاہر اسمٰعیل المنصور باللہ	۳۰۲	۳۳۴	۲۸ شوال ۳۴۱ھ
۴- ابوتمیم معد المعز لدین اللہ	۳۱۹	۳۴۱	۱۱ ربیع الثانی ۳۶۵ھ
۵- ابومنصور نزار العزیز باللہ	۳۴۴	۳۶۵	۱۲ رمضان ۳۸۶ھ
۶- ابوعلی الحسین الحاکم باللہ	۳۷۵	۳۸۶	۲۷ شوال ۴۱۱ھ
۷- ابومعد علی الظاہر لاعزاز دین اللہ	۳۹۵	۴۱۱	شعبان ۴۲۷ھ
۸- ابوتمیم معد المستنصر باللہ	۴۲۷	۴۲۷	۴۸۷ھ

مستنصر باللہ اسمٰعیلیوں کے اٹھارویں امام تھے ان کے انتقال کے بعد ان کی جانشینی کے مسئلہ پر اختلاف پیدا ہوا - مستنصر کے امیر الجیوش افضل نے ان کے چھوٹے لڑکے مستعلی کو اس کا جانشین بنا دیا - اس کے بڑے بیٹے نزار نے اس کی امامت کو تسلیم نہیں کیا بلکہ خود امامت

کا مدعی ہوا ۔

حسن بن صباح جو اس زمانے میں بہت بڑا اسمٰعیلی داعی تھا ۔ اس نے نزار کی حمایت کی ۔ یہاں سے اسمٰعیلیوں کی دو شاخیں ہو گئیں ۔ ایک نزاریہ کہلائی اور دوسری مستعلیہ ۔ نزار نے مصر سے بھاگ کر اسکندریہ پر اپنی حکومت قائم کرلی ۔ اور المصطفیٰ لدین اللہ کا لقب اختیار کیا ۔ امیر الجیوش افضل نے اس کے مقابلہ میں لشکر بھیجا جس کو نزار کے مقابلہ میں ہزیمت اٹھانی پڑی ایک سال کے بعد پھر ایک لشکر بھیجا ۔ اس دفعہ نزار کو شکست ہوئی اور اسے گرفتار کرکے قاہرہ لیجایا گیا ۔ مستعلی نے نزار کو دو دیواروں کے بیچ میں کھڑا کرکے اس پر دیواریں چنوا دیں اور ایک روایت یہ ہے کہ اس کو قید کردیا جس کے بعد وہ اس چار دیواری سے باہر نہیں نکل سکا اور ۴۹۰ھ میں انتقال کی ۔

اگرچہ نزار کو اپنے مقصد میں ناکامی ہوئی ۔ مگر اس کے حامیوں نے اس کی دعوت جاری رکھی جس کے نتیجے میں حسن بن صباح نے قلعہ الموت پر نزاری حکومت قائم کردی ۔ کہا جاتا ہے کہ حسن بن صباح نے نزار کے بیٹے ہادی کو مصر سے بلا کر اس کے باپ نزار کی مسند امامت پر بٹھایا اور یہ حکومت تقریباً ڈیڑھ سو سال تک جاری رہی ۔ مستنصر کے بعد نزاریوں کے مندرجہ ذیل امام ہوئے ۔

		وفات			وفات
۱۹	نزار بن مستنصر	۴۹۰ھ	۲۰	ہادی بن نزار	۵۳۰ھ
۲۱	مہدی بن ہادی	۵۵۲ھ	۲۲	قاہر بن مہدی	۵۵۷ھ
۲۳	حسن علی ذکرہ وسلام	۵۶۱ھ	۲۴	علی محمد	۶۰۷ھ
۲۵	جلال الدین حسن	۶۱۸ھ	۲۶	علاء الدین محمد	۶۵۳ھ
۲۷	رکن الدین خورشاہ	۶۶۴ھ			

رکن الدین کے دور میں قلعہ الموت کو تاتاریوں نے تاراخت کردیا اور رکن الدین کو قتل کردیا ۔ جس سے نزاری اقتدار کا خاتمہ ہوا ، اور نزاری اماموں کا مرکز الموت ایران منتقل ہو گیا ۔ کہا جاتا ہے اس دور میں ان کے مندرجہ ذیل امام ہوئے ۔

		امامت	وفات
۲۸	شمس الدین	۶۵۴ھ	۷۱۰ھ

		امامت	وفات
۲۹	قاسم شاہ	۷۱۰	۷۷۱
۳۰	اسلام شاہ	۷۷۱	۸۲۷
۳۱	محمد بن اسلام شاہ	۸۲۷	۸۶۸
۳۲	مستنصر باللہ دوم	۸۶۸	۸۸۰
۳۳	عبدالسلام	۸۸۰	۸۹۹
۳۴	شاہ غریب مرزا	۸۹۹	۹۰۲
۳۵	ابوذر علی	۹۰۲	۹۱۵
۳۶	مراد مرزا	۹۱۵	۹۲۰
۳۷	ذوالفقار علی	۹۲۰	۹۲۲
۳۸	نورالدین علی	۹۲۲	۹۵۷
۳۹	خلیل اللہ علی	۹۵۷	۹۹۳
۴۰	نزار دوم	۹۹۳	۱۰۳۸
۴۱	سید علی	۱۰۳۸	۱۰۷۱
۴۲	حسن علی	۱۰۷۱	۱۱۰۶
۴۳	قاسم علی شاہ	۱۱۰۶	۱۱۴۳
۴۴	ابوالحسن علی	۱۱۴۳	۱۱۹۴
۴۵	خلیل اللہ علی دوم	۱۱۹۴	۱۲۳۳

آغاخان کا لقب

خلیل اللہ علی ایک شورش میں قتل کردئے گئے جس پر اسمٰعیلیوں کی طرف سے شورشیں شروع ہو کر ایران کے بادشاہ فتح علی قاچار نے اسمٰعیلیوں کو مطمئن کرنے کے لئے خلیل اللہ کے دو سالہ لڑکے حسن علی کو آغاخان کا لقب دیا اور اپنی لڑکی اس سے بیاہ کر دی لیکن فتح علی کی وفات کے بعد حسن علی آغاخان کو ایران میں مشکلات پیش آئیں اور انہوں نے اپنا مستقر ایران کے بجائے ہندوستان بنالیا۔ اور بمبئی میں سکونت اختیار کی ۔ یہاں سے اسمٰعیلی اماموں کے نام کے ساتھ آغاخان کا لقب شروع ہوا ۔

۴۶	آغاخان اوّل	حسن علی	۱۲۹۸ھ
۴۷	آغاخان دوم	علی شاہ	۱۳۰۲ھ
۴۸	آغاخان سوم	سلطان محمد شاہ	۱۳۷۶ھ
۴۹	آغاخان چہارم	کریم شاہ	حاضر امام

تبصرہ

اوپر بتایا جا چکا ہے کہ اسمٰعیلی مذہب کی بنیاد سلسلۂ امامت پر قائم ہے اس لئے تمام قارئین کو خصوصاً اسمٰعیلی مذہب سے منسلک حضرات کو فہم و انصاف کے ساتھ چند امور پر غور کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

۱۔ امام حسن رضؓ کو کیوں نہیں لیا گیا؟

میں اوپر نور مبین اور تاریخ ائمہ اسمٰعیلیہ کے حوالوں سے بتا چکا ہوں کہ آغاخانی حضرات حضرت علیؓ کا جانشین اور امام ثانی حضرت حسین رضؓ کو قرار دیتے ہیں حالانکہ اصول یہ ہے کہ امام کا فرزند اکبر تخت امامت کا مالک ہوتا ہے۔ اس اصول کے تحت حضرت حسن کو حضرت علی رضؓ کا مسند نشین تسلیم کرنا چاہیئے تھا جیسا کہ حضرت علیؓ کے بعد مسند خلافت کے وہی وارث ہوتے اور ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند اکبر کو ان کا جانشین ہونا چاہیئے تھا۔ غرضیکہ سلسلۂ امامت حسنی ہونا چاہیئے تھا نہ کہ حسینی۔ لیکن کیا بات ہوئی کہ آغاخانیوں نے حضرت حسن اور ان کی اولاد کو سلسلہ امامت میں داخل کرنے کے لائق نہیں سمجھا۔؟ اس کی وجہ کہیں یہ تو نہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضؓ کے حق میں خلافت سے دستبردار ہو گئے تھے اور ان کے اس قصور کی سزا انہیں یہ دی گئی کہ انہیں اور ان کی اولاد کو امامت سے معزول کر دیا گیا؟ پھر کیا یہ معقول ہے کہ امام تو چھوٹا بھائی ہو۔ لیکن خلافت کا مستحق بڑے بھائی کو تصوّر کیا جائے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ نظریۂ امامت نام کی کوئی چیز حضرت علی حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے زمانے میں نہیں تھی۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ حضرت علیؓ اپنے فرزند اکبر کو اپنا جانشین نہ بناتے اور حضرت حسینؓ اپنے برادر اکبر کی موجودگی میں خود مدعی امامت بن بیٹھتے الغرض اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو اسمٰعیلی سلسلہ امامت کی پہلی بسم اللہ ہی غلط ہے۔

۲۔ حضرت اسمٰعیل بن جعفر کی امامت

سلسلہ امامت میں امام جعفر صادق کے فرزند اکبر حضرت اسمٰعیل بن جعفر کو چھٹے امام

کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے (اسمٰعیلی مذہب) انہی کی طرف منسوب ہے اور ان کا سن وفات ۱۵۸ھ ذکر کیا گیا ہے حالانکہ تاریخی طور پر حضرت اسمٰعیل کی امامت کا مسئلہ قطعاً مشکوک ہے - خیر الدین زرکلی الاعلام میں لکھتے ہیں

ولیس فیما بین ایدینا من کتب التاریخ ما یدل علی انہ کان فی حیاتہ شیئاً مذکوراً - توفی فی حیاۃ والدہ - وفی الاسمعیلیہ من یری ان اباہ اظہر موتہ تقیۃ حتی لا یقصدہ العباسیون بالقتل - (ص ۳۱۱ - ج۱)

اور ہمارے سامنے تاریخ کی جتنی کتابیں ہیں ان میں کوئی چیز ایسی نہیں جو یہ بتاتی ہو کہ وہ اپنی زندگی میں قابل ذکر چیز تھے ان کا انتقال ان کے والد کی حیات ہی میں ہو گیا تھا اور اسمٰعیلیوں میں سے بعض کی رائے ہے کہ ان کے باپ نے تقیہ کے طور پر ان کی موت ظاہر کر دی تاکہ عباسی ان کے قتل کا قصد نہ کریں -

جس شخصیت کے بارے میں قطعیت کے ساتھ یہ بھی نہ کہا جا سکے کہ وہ پانچویں امام (جعفر صادق رح) کے بعد زندہ تھے نہ اس کا کوئی تاریخی ریکارڈ ہی موجود ہو ایسی مشکوک و موہوم چیز پر ایمان کی بنیاد رکھنا اہل عقل سمجھ سکتے ہیں کہ کس حد تک صحیح ہے ؟

۳ - ائمہ مستورین

امام اسمٰعیل بن جعفر کے بارے میں تو صرف یہی بات مشکوک تھی کہ آیا ان کا سلسلہ حیات ان کے والد ماجد کی وفات کے بعد تک دراز رہا یا نہیں ؟ لیکن اس امر میں کسی اسمٰعیلی کو بھی اختلاف نہیں کہ وہ اپنے باپ کی حیات ہی میں روپوش ہو گئے تھے صرف عوام ہی سے نہیں بلکہ معدودے چند افراد کے سوا ان کے خاص مریدوں کو بھی ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہیں اور کیا ہیں؟

یہی حال ان کے بعد کے آئمہ مستورین کا رہا۔ یہی وجہ ہے، کہ ان کے شجرۂ نسب میں بھی اختلافات رونما ہوئے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے تاریخ فاطمین مصر ۔ فصل ۵-۶) اس دور میں نہ کسی کو ائمہ کے نام کا صحیح علم تھا نہ ان سے تعارف تھا نہ ان کی تعلیمات سے آگاہی تھی ۔ جو لوگ اپنے آپ کو "ائمہ کے داعی" کی حیثیت سے پیش کر کے اہل بیت کے نام پر دعوت دیتے تھے وہ ائمہ کے معتقدین کو جیسی چاہتے تھے تعلیم دیتے تھے ۔ نہ ان کے بارے میں کسی کو یہ معلوم تھا کہ وہ واقعتاً امام کی طرف سے مقرر کردہ داعی ہے یا اس نے محض لوگوں کو راستہ سے بہکانے کے لئے ائمہ اہل بیت کی آڑلے رکھی ہے ۔ الغرض اس دور ستر میں داعیوں کی طرف سے جو تعلیم پیش کی جاتی ۔ اسمٰعیلی عوام کے پاس اس کے سچ اور جھوٹ کے درمیان امتیاز پیدا کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا بلکہ داعی کی چرب زبانی ہی اسمٰعیلی عوام کے لئے یقین وایمان کا واحد معیار تھی ۔ امام تو خیر اسمٰعیلی عقیدے میں معصوم ہوتے ہی ہیں لیکن انصاف کرنا چاہیئے کہ غیر معصوم داعیوں کے بیانات اور ان کے بلند بانگ دعوے پر ایمان لانا کہاں تک صحیح ہے ؟

ائمہ کے داعی محض اپنی اغراض کے لئے زمین وآسمان کے قلابے کس طرح ملاتے تھے اس کی ایک واضح مثال مختار بن ابی عُبید ثقفی کذّاب کی شخصیت ہے ۔ جس نے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد کوفہ اور اس کے اطراف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند حضرت محمد بن حنفیہ کے نام سے دعوت دی ۔ یہاں تک کچھ علاقوں پر اپنی حکومت قائم کرلی وہ حضرت محمد بن حنفیہ کو مدعی امامت قرار دے کر نہایت غلط تعلیم ان کے حوالے سے پیش کرتا تھا ۔ اور حضرت کے جعلی خطوط لوگوں کو پڑھ کر سناتا تھا حالانکہ حضرت محمد بن حنفیہ مدینہ طیبہ میں موجود تھے اور وہ مختار کی دعوت سے منکر تھے ۔ اس کے باوجود اسے جھوٹ پھیلانے میں کامیابی حاصل ہوئی ۔ ائمہ مستورین کی حالت ایسی تاریکی میں تھی کہ نہ عوام کو ان کا نام معلوم نہ ان کے مقام کا پتہ، نہ ان سے رابطہ کی کوئی صورت نہ داعیوں کے دعووں اور ان کی تعلیمات کے صدق وکذب کو جانچنے کا کوئی ذریعہ تھا ۔ ایسی تاریکی میں داعیوں نے ان کی طرف جو کچھ منسوب

کر دیا۔ اس پر آنکھیں بند کر کے ایمان لانے کی گنجائش رہ جاتی ہے یہ اسمٰعیلی سلسلۂ امامت میں ایسا جھول ہے جسے کوئی شخص بقائمی فہم و انصاف نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اور کوئی شخص جس کو مذہب کی قدر و قیمت معلوم ہو ایسی مشکوک چیزوں پر ایمان لا کر اپنی عاقبت خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔

۴۔ میمون قداح

حضرت اسمٰعیل بن جعفر اور ان کے صاحبزادے محمد المکتوم کے دور میں میمون قداح اور عبداللہ بن میمون اسمٰعیلی مذہب کے بہت بڑے داعی ہو گزرے ہیں۔ اسمٰعیلی تاریخین ان کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ "نور مبین" میں ہے۔

"عبداللہ بن میمون ایک جلیل القدر داعی تھے آپ سلمان الفارسی کی نسل سے تھے اور جید عالم تھے عبداللہ بن میمون اور ان کے والد ابو میمون حضرت امام جعفر صادق کے عاشق تھے اور ساری زندگی ان کی غلامی میں لبسر کی اسی کا نتیجہ ہے کہ وہ داعی اکبر کے درجہ کو پہنچے اور اسمٰعیلی مذہب کے درجہ "باب" سے بھی مشرف ہوئے۔" (ص ۱۲۸)

واقعۃً اسمٰعیلی مذہب کے بانی یہی دونوں باپ بیٹا (عبداللہ اور اس کا باپ میمون) ہیں جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے کہ حضرت اسمٰعیل بن جعفر صادق اپنے والد کی زندگی میں فوت ہو گئے ہوں یا روپوش ہو گئے ہوں بہر حال عام لوگوں کے ساتھ ان کا کوئی رابطہ نہیں تھا نہ انہوں نے اسمٰعیلی عقائد کی تعلیم دی۔ بلکہ جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت محمد بن حنفیہ کی طرف خود ان کی زندگی میں مختار بن ابی عبید ثقفی غلط عقائد گھڑ گھڑ کر ان کی طرف منسوب کیا کرتا تھا۔ اسی طرح وہ حضرت اسمٰعیل کی روپوشی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے باطنی عقائد کا ایک طومار گھڑ کر جس شخص نے ان کی طرف منسوب کیا وہی دراصل اسمٰعیلی مذہب

کا بانی ہے ۔ ڈاکٹر زاہد علی صاحب لکھتے ہیں ۔

مہدی کی نسبت عبداللہ بن میمون القداح کیطرف اور اسکا سبب

اکثر مورخین نے مہدی کو عبداللہ بن میمون القداح کی طرف منسوب کیا ہے ان کی مختلف روایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ میمون ایران کا ایک باشندہ تھا جس کے باپ کا نام دیصان تھا یہ شخص مختلف ادیان و مذاہب کے اصول سے خوب واقف تھا ۔ اس نے زنادقہ کی تائید میں " کتاب المیزان " لکھی ہے جس کے پڑھنے سے آدمی لامذہب ہو جاتا ہے یہ ظاہر میں اپنے مریدوں سے محمد بن اسمٰعیل کے نام پر بیعت لیتا تھا ۔ لیکن حقیقت میں یہ خود ملحد و زندیق تھا ۔ آخرت کا قائل نہ تھا اس کا جانشین اس کا بیٹا عبداللہ ہوا ۔ جس نے اپنے باپ سے اسرار دعوت اسمٰعیلیہ سیکھے ۔ اس نے اپنا پیشہ آنکھوں کا معالجہ اختیار کیا ۔ اس لئے یہ " قداح " کے نام سے مشہور ہو گیا ۔ اسی نے دعوت اسمٰعیلیہ کے نو مدارج فری میسنری کے مدارج کے مانند مرتب کئے جن کو سلسلے سے طے کرنے کے بعد آدمی معطل اور اباحی بن جاتا ہے یعنی اعمال شریعت چھوڑ دیتا ہے اور محرمات کو مباح سمجھتا ہے ۔ یہ اپنے وطن " قورزح العباس " سے جو اہواز میں ایک موضع ہے عسکر مکرم کو روانہ ہوا ۔ جہاں اس نے اپنے باپ کی طرح اپنا کفر چھپانے کے لئے تشیع ظاہر کیا ۔ اس حیلے سے اس نے بڑی شہرت حاصل کی اور زر کثیر بھی جمع کیا ۔ یہاں کے شیعہ باشندوں پر جب اس کا راز کھل گیا تو وہ بصرہ ہوتا ہوا سلمیہ پہنچا ۔ جسے اس نے اپنا مستقر بنایا ۔ مہدی کے ظاہر ہونے تک یہ اور اس کے جانشین یہیں رہے ۔ عبداللہ کے انتقال کے بعد اس کے لڑکے احمد نے اس کی جگہ لی ۔

(تاریخ فاطمین مصر ص ۷۶ ۔ ۷۷ ۔ ج ۱)

علامہ محمد فرید وجدی " دائرۃ المعارف " میں لکھتے ہیں ۔

واصبحت فی القرن الثانی الھجری علی وشک الاضمحلال الا انہ ظھر رجل مدلس اسمہ عبد اللہ بن میمون بن فارس مملوء اما لاد

اقدامّا فاراد ان یستخدم الاسمٰعیلیة لاغراضه فادعی انه شیعی
غیور وهو فی الحقیقة دهری لا یعتقد بشیٔ واسّس بین الاسمٰعیلیة
جمعیة سریة واستعمل لذلک من الدهاء والحیل ما لا مزید علیه
ورتبها علی تسعة رتب لا یرضی احد من رتبة الی ما فوقها
الا بالاستعداد والاهلیة ۔ (دائرۃ المعارف القرن العشرین ص ۲۴۸/ ج ۱)

ترجمہ :- دوسری صدی ہجری میں اسمٰعیلی مذہب کا شیرازہ بکھرنے کے قریب تھا۔ مگر ایک مکار شخص جس کا نام عبداللہ بن میمون تھا فارس سے ظاہر ہوا۔ جو آرزوں اور اقدامات سے بھرا ہوا تھا اس نے اسمٰعیلیت کو اپنی مقصد براری کا ذریعہ بنانا چاہا پس اس نے دعویٰ کیا کہ وہ غیور شیعہ ہے حالانکہ وہ خالص دہریہ تھا۔ کسی چیز پر عقیدہ نہیں رکھتا تھا۔ اس نے اسمٰعیلیوں کی ایک خفیہ تنظیم بنائی اور اس کے لئے ایسے مکروفریب اور حیلوں سے کام لیا۔ جن پر اضافہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اور اس نے اسمٰعیلی دعوت کے بالترتیب نو مدارج قائم کئے کر کوئی شخص نیچے سے اوپر کے مرتبہ پر نہیں پہنچ سکتا تھا۔ جب تک کہ اس میں اس کی خاص استعداد اور صلاحیت نہ ہو۔ (ان مدارج کی تفصیل آگے آتی ہے۔ ناقل)"

مسند الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے بھی "تحفہ اثناعشریہ" کے پہلے باب میں اسمٰعیلی مذہب کے بانی کی حیثیت سے عبداللہ بن میمون القداح کا تذکرہ کیا ہے حضرت شاہ صاحبؒ اسی شخص کے بارے میں لکھتے ہیں۔

و این عبداللہ بن میمون قداح شخصے بود ملحد و زندیق و دشمن اسلام میخواست بنہجے در دین فساد نماید، تا بو نمی یافت، اکنوں او را نان در روغن افتاد، بدستور عبداللہ بن سبا کہ اصل و منشاء تشیع است ۔

(تحفہ اثناعشریہ ص ۸۔ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور)

ترجمہ :- یہ عبداللہ بن میمون قداح بڑا ملحد اور زندیق۔ دشمن دین و اسلام

تھا مدت سے چاہتا تھا کہ اس دین میں فساد ڈالے مگر قابو میں نہیں پاتا تھا اس وقت اس کو خوب گھی چُپڑی روٹی مل گئی اور مراد حاصل ہوئی۔ مثل عبداللہ بن سبا کے، کہ اصل و منشا مذہب تشیع کا ہے:

(ہدیہ مجیدیہ، ترجمہ تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۵۔ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ مرکز علوم کراچی)

خلاصہ یہ ہے کہ اسمٰعیلی مذہب کی تعلیم نہ تو حضرت امام جعفر صادق کی طرف منسوب کی جا سکتی اور نہ ان کے بیٹے حضرت اسمٰعیل بن جعفر کی طرف۔ اس مذہب کا اصل بانی میمون اور اس کا بیٹا عبداللہ بن میمون القداح ہے۔

۴۔ کیا خلفائے فاطمین کا نسب صحیح تھا؟

اسمٰعیلی فرقہ مغرب اور مصر کے خلفائے عبیدیین کا نسب ائمہ مستورین کے ذریعہ اہل بیت سے ملاتا ہے۔ لیکن جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے اکثر مورخین ان کا نسب میمون قداح مجوسی سے ملاتے ہیں ڈاکٹر زاہد علی صاحب "تاریخ فاطمین مصر" میں موافق اور مخالف آراء پر طویل بحث کے بعد خود خلفاء عبیدیین کے طرز عمل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

خود فاطمین اور ان کے مشہور داعیوں کی مسئلہ نسب کیطرف عدم توجہ

ان تمام مباحث کے بعد اب ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ خود فاطمین یا ان کے عہد کے مشہور داعیوں نے اثبات نسب میں کیا حصہ لیا۔ متعدد دفعہ ظہور کے زمانے میں نسب کا سوال اٹھایا گیا۔ لیکن کسی امام نے اطمینان بخش جواب نہ دیا۔ یہ لوگ کبھی اتنی جرأت نہیں کر سکتے تھے کہ اپنا نسب منبر یا کسی مجمع میں بیان کریں[1]۔ معز سے مصر میں داخل ہونے کے بعد کسی امیر نے پوچھا۔ آپ کا نسب کیا ہے اس کے جواب میں معز نے ایک جلسہ منعقد کیا اور اپنی تلوار میان سے نکال کر کہا یہ میرا نسب ہے۔ "پھر اس نے سونا حاضرین پر نثار کر کے کہا۔ یہ میرا حسب ہے[2]" اسی طرح

[1] اخو محسن محمد بن علی (اتعاظ الحنفاء ۱۵) [2] ترجمہ ابن طباطبا (ابن خلکان ۱/۲۵۹)

عزیز سے بھی پوچھا گیا۔ لیکن اس نے خاموشی اختیار کی[1] عضد الدولہ (بویہی) نے عزیز سے اس کا نسب دریافت کیا عزیز نے اپنے قاضی ابن نعمان کے ذریعے جو اس وقت دعوت کی انجمن کا صدر تھا ایک نسب نامہ تیار کرا کے بغداد بھیجا، عضد الدولہ کے قاصد کو جس کے ساتھ یہ نسب نامہ بھیجا گیا تھا کسی نے اثنائے سفر میں زہر دے دیا جس سے وہ مر گیا[2]۔ الغرض یہ نسب نامہ بغداد نہ پہنچ سکا[3]۔ اس زمانے میں شہر دمشق میں جو خطبہ پڑھا جاتا ہے اس میں ائمہ مستورین کے اسماء کی جگہ ممتحنین یا مستضعفین جیسے الفاظ پڑھے جاتے تھے[4]۔ حاکم کے عہد میں ابطال نسب کے لئے بنو عباس نے ایک محضر تیار کرایا۔ لیکن فاطمیین کی جانب سے کوئی تردید نہ ہوئی[5]۔

زمانہ ظہور کے مشہور اسمٰعیلی داعیوں میں سے کسی نے اس امر کی طرف توجہ نہیں کی۔ قاضی القضاۃ داعی الدعاۃ نعمان بن محمد متوفی ۳۶۳ھ نے اپنی تصانیف شرح الاخبار۔ کتاب المناقب[6] والمثالب افتتاح الدعوۃ[7] وغیرہ میں ائمہ مستورین کا مطلق ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ ان کتابوں میں امام جعفر الصادق تک کے ائمہ اور ظہور کے ائمہ مہدی۔ قائم منصور اور معز کے تفصیلی حالات موجود ہیں ہر کتاب اپنے زمانے کے امام کی نظر سے گزر چکی ہے اور اس پر اس کے دستخط ہو چکے ہیں جیسا کہ اس کے مقدمے سے ظاہر ہے۔ شرح الاخبار کے چودھویں جز میں جہاں اسمٰعیل کے انتقال کی خبر لکھی ہے صرف اتنا لکھا ہے کہ ایک فرقہ امام مذکور کے لڑکے محمد کی امامت کا قائل ہے جو اس وقت بالغ ہو چکا تھا[8]۔ اس مقام پر بھی داعی مذکور نے بالکل سکوت اختیار کیا ہے حالانکہ کتب مذکورہ کی تالیف کا زمانہ ظہور کا زمانہ تھا۔ تقیہ کا کوئی محل نہ تھا۔ پھر بھی اس نے اپنے منظوم تاریخی ارجوزہ میں ائمہ مستورین کے متعلق یہ لکھا ہے۔ ولم یکن یمنعنی من ذکرھم الا احتفاظی بمصون سرھم[9]

---

[1] فصل ۱۵ (عزیز کی سیرت اور اس کا انتقال) [2] اتعاظ الحنفا ۱۵ [3] WUSTENFELD P.144

[4] اتعاظ الحنفاء ۱۵ [5] فصل ۱۶ (بنو فاطمہ کے نسب کو باطل کرنے کے لئے ایک محضر کی تیاری)

[6] فہرست مآخذ جو اس کتاب کے آخر میں ہے

[7] ... [8] شرح الاخبار ۱۴/۱۵ [9] الارجوزۃ المختارۃ ۱۴۲۔۱۴۳

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام مہدی کے ظہور سے لے کر اس کے بیٹے محمد (متوفی ۳۳۴ھ) کے عہد یعنی تقریباً ۳۷ سال تک بھی نسب کا مسئلہ سربستہ راز تھا۔ اس کے بعد بھی نہ معلوم کب تک یہ مسئلہ معرض خفا میں رہا۔ قاضی مذکور کی ایک دوسری تصنیف "المجالس والمسایرات" جو معز متوفی ۳۶۵ھ کے عہد میں لکھی گئی ہے اس کی دوسری جلد میں ایک روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ معز کے پاس ایک شخص کسی داعی کی طرف سے ایک کتاب لایا۔ جس میں یہ درج تھا کہ کسی امام کے بعد امامت میمون القداح اور فلاں فلاں کی طرف منتقل ہوئی۔ اس کے جواب میں معز نے صرف اتنا کہا کہ سبب امامت ہم سے منقطع نہیں ہو سکتا۔ میمون القداح مستودع تھا۔ امامت کا حقیقی مالک مستقر امام تھا لہ اس امام کا نام نہیں بتایا نہ اس کے بعد کے اماموں کا ذکر کیا۔ عجیب ترین امر یہ ہے کہ قاضی مذکور نے اپنی مشہور فقہ کی کتاب "دعائم الاسلام" میں جو دعاء تقرب لکھی ہے اس میں امام جعفر صادق رض کے نام کے بعد کسی امام کا نام نہیں پایا جاتا حالانکہ یہ دعا ہر نماز کے بعد عقیدت مندی سے پڑھی جاتی ہے اور بہت مبارک سمجھی جاتی ہے ؎

قاضی مذکور کے "مولی" داعی جعفر بن منصور الیمن کی تصانیف بھی اس بحث سے معرّیٰ ہیں اس کی ایک کتاب "الفرائض وحدود الدین" میں ائمہ مستورین کا ذکر اس قدر پیچیدہ ہے کہ اس سے بجائے یقین حاصل ہونے کے شک اور بڑھ جاتا ہے خود مصنف نے اقرار کیا ہے کہ مجھے سلسلے سے مہدی کا کلام یاد نہیں رہا۔ ؎

سب سے پہلی کتابیں جن میں ائمہ مستورین کا ذکر ہے "تنبیہ الہادی والمستہدی" مصنفہ داعی حمید الدین

لہ المجالس والمسایرات ۲/۲۵۶ لہ اسی بنا پر مصنف "مستدرک الوسائل ومستنبط المسائل" نے لکھا ہے کہ قاضی نعمان بن محمد حقیقت میں اسمٰعیلی نہیں تھے اس نے یہ حجت پیش کی ہے لو کان اسماعیلیا لذکر بعد جعفر الصادق اسماعیل بن جعفر ثم محمد بن اسمٰعیل الی امام عصرہ ولم یکن لہ داع الی الابہام اما باطنا فلکونہ معتقدہ واما ظاہرا فلموافقتہ لطریقۃ خلیفۃ عصرہ۔ اس سلسلے میں دعائم الاسلام کی اور روایتیں بھی پیش کی گئی ہیں (الحاج مرزا محمد حسین النوری کی مستدرک الوسائل ۲/۳۱۳)
لہ الفرائض وحدود الدین ص ۱۲-۱۸۔

الکرمانی اور استتار الامام ۔ مصنفہ داعی احمد بن ابراہیم ہیں۔ جو ظہور کے ایک سو پندرہ سال بعد کی ہیں۔ ان میں بھی صرف ائمہ مستورین کے نام ہیں ۔ نسب پر کوئی بحث نہیں کی گئی ہے استتار الامام حال ہی میں قاہرہ میں چھپی ہے ۔ اس کے شائع کرنے والے کی یہ رائے ہے کہ یہ کتاب تاریخ میں شمار نہیں کی جا سکتی اس میں جو باتیں پائی جاتی ہیں ان پر افسانوں کی روح غالب ہے۔ اس کا ذکر ہم مقدمے میں کر چکے ہیں ۔

بحث نسب کا خلاصہ

بحث نسب کا خلاصہ یہ ہے کہ محمد بن اسمٰعیل بن جعفر الصادق اور عبداللہ بن میمون القداح دونوں کا وجود تاریخ سے ثابت ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے ثبوت طلب امر حسب شجرۂ ذیل صرف اتنا ہے کہ دولت فاطمیہ کا پہلا امام مہدی محمد بن اسمٰعیل کی نسل سے ہے نہ کہ عبداللہ بن میمون القداح کی نسل سے جو دعوت اسمٰعیلیہ کا صدر تھا اور جس نے یہ دعویٰ کیا کہ میں عقیل بن ابی طالب کی ذریت سے ہوں یا جس کے بیٹے احمد نے جب اسے کافی قوت حاصل ہو گئی تو یہ دعویٰ کیا کہ میں حضرت علی کی اولاد میں شامل ہوں جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے ۔

(۲)	(۱)
میمون القداح (کحیل)	محمد بن اسمٰعیل بن جعفر الصادق
عبداللہ	عبداللہ
احمد	احمد
حسین	حسین
المہدی	المہدی

یہ بحث نہایت اہم ہے کیونکہ فاطمیین کا یہ دعویٰ تھا کہ ہم حضرت فاطمہؓ کی ذریت سے ہیں اگر یہ ائمہ یا ان کے ہم عصر داعی کوئی مفصل رسالہ اس موضوع پر لکھتے تو مورخین میں اختلاف نہ ہوتا ۔

لہ فہرست ماخذ کتب جو اس کتاب کے آخر میں ہے ۔ لہ مقدمہ استتار الامام صفحہ ۸۹ ۔ لہ فصل ۲ میمون القداح اور محمد بن اسمٰعیل کا باہمی تعلق ۔

۵ ۔ امام نزار کے بعد

پہلے گزر چکا ہے کہ ۴۸۷ھ میں آٹھویں فاطمی خلیفہ مستنصر باللہ کی وفات کے بعد ان کی جانشینی کے مسئلہ میں اختلاف ہوا ، آغا خانیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے اپنے بڑے بیٹے نزار پر نص کی تھی ۔ اس لئے وہی باپ کے جانشین تھے لیکن امیر افضل نے ایک سازش کے تحت ان کے چھوٹے بھائی احمد مستعلی کو تخت خلافت پر بٹھا دیا ۔ امام نزار قاہرہ سے بھاگ کر اسکندریہ چلے گئے وہاں کے حاکم نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی ۔ اس طرح امام نزار نے اپنی الگ خلافت قائم کر لی اور المصطفیٰ لدین اللہ کا لقب اختیار کیا لیکن دو جنگوں کے بعد اسکندریہ کے گورنر اور امام نزار کو امیر افضل قید کر کے قاہرہ لے گیا اور دونوں کو مروا دیا ۔

آغا خانیوں کا دعویٰ ہے کہ امام نزار کے بعد امامت قلعہ الموت میں منتقل ہو گئی اس سلسلہ میں دو روایتیں نقل کی جاتی ہیں ایک یہ کہ امام نزار نے اپنا ایک بیٹا ہادی حسن بن صباح کے سپرد کر دیا تھا جسے وہ الموت لے گئے اور دوسری روایت یہ کہ حسن بن صباح کے زمانہ میں ابو الحسن سعیدی نامی کوئی شخص امام نزار کے بیٹے امام ہادی کو مصر سے الموت لایا ۔

(تاریخ ائمہ اسمعیلیہ ص ۱۲-۱۳ جلد سوم)

لیکن امام نزار کے بعد سلسلہ امامت کے مصر سے الموت منتقل ہونے کی داستان نہ صرف مشکوک ہے ۔ بلکہ صاف نظر آتا ہے کہ بھولے بھالے اسمٰعیلیوں کو پھانسنے کے لئے یہ داستان تصنیف کی گئی ہے ۔ اور مندرجہ ذیل وجوہ کی بناء پر کوئی شخص اس کو عقل و انصاف کی روشنی میں تسلیم نہیں کر سکتا ۔

اول :۔ اس کا کوئی تاریخی ثبوت نہیں ہے کہ امام نزار کے بعد ان کے کسی وارث کو زندہ چھوڑ دیا گیا تھا ۔

دوم :۔ امام ہادی کے مصر سے الموت منتقل ہونے کی دونوں اسمٰعیلی روایتیں

آپس میں متضاد ہیں اور یہ تضاد بیانی غمازی کرتی ہے کہ یہ افسانہ خود تصنیف کر کے بھولے بھالے بے خبر اسمٰعیلیوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

سوم :- اسمٰعیلی آغاخانی عقیدہ کے مطابق امام نزار کے بعد مندرجہ ذیل امام ہوئے ہیں۔

امام ھادی :- ولادت ۴۷۰ھ امامت ۴۹۰ تا ۵۳۰

امام مھتدی :- " " ۵۳۰ ، ۵۵۲

امام قاھر " " ۵۵۲ ، ۵۵۷

حسن علی ذکرہ سلام " " ۵۵۷ .....

لیکن یہ دیکھتے ہیں کہ اس ستر سالہ طویل دور میں ہادی سے قاہر تک تینوں امام گوشۂ گمنامی میں فروکش ہیں معاشرتی سرگرمیوں میں ان کا کوئی عمل دخل نہیں۔ قلعہ الموت کی اسمٰعیلی حکومت پر یکے بعد دیگرے۔

حسن بن صباح ۔ المتوفی ۵۱۸ھ ۔ کیابزرگ ۔ المتوفی ۵۳۲ھ

محمد بن کیابزرگ " ۵۵۷ھ

قابض نظر آتے ہیں سوال یہ ہے کہ جب حکومت اسمٰعیلی ہے تو اس ستر سالہ دور میں حسن بن صباح ، کیابزرگ اور محمد بن کیابزرگ تخت خلافت پر کیوں متمکن نظر آتے ہیں ۔ اسمٰعیلی نزاری امام اگر واقعۃً موجود تھے تو ان کو تین نسلوں تک روپوش رہنے کی کیا ضرورت تھی۔

چہارم :- اصل قصہ یہ ہے کہ اسمٰعیلی عوام بے چارے " ائمہ " کے نام سے بہلائے گئے ہیں ورنہ ان کی (اسمٰعیلی عوام کی) رسائی اپنے امام تک کبھی نہیں ہوئی ستر سال تک حسن بن صباح ، کیابزرگ اور محمد بن کیا نے اماموں کے نام سے حکومت کی ، لیکن جب محمد بن کیا کے بعد اس کا بیٹا حسن قلعہ الموت کا حکمران بنا تو اس نے " حسن علی ذکرہ السلام " کا لقب اختیار کر کے اپنا نسب نامہ امام نزار سے ملا دیا۔ گویا سید ہونے کا دعویٰ کر دیا ۔ اور اپنا نسب نامہ بھی لوگوں کو پڑھ کر سنا دیا۔

تاریخ ائمہ اسمٰعیلیہ کے مصنفین لکھتے ہیں -

جہاں تک الموت کی اسمٰعیلی ریاست کی تاریخ کا تعلق ہے ہمارے پاس کوئی ٹھوس اسمٰعیلی ماٰخذ نہیں ہے جتنے بھی ابتدائی ماٰخذ ہیں سب غیر اسمٰعیلی اور اسمٰعیلیوں کے مخالفین کے لکھے ہوئے ہیں عطا ملک جوینی جس کی کتاب تاریخ جہاں گشاہ اس دور کا قدیم ترین ماٰخذ ہے اس کے تعصب کا یہ عالم کہ اسمٰعیلی ائمہ کے مبارک ناموں کے ساتھ گالیوں کا استعمال کرتا ہے ان حالات میں الموت کے اسمٰعیلی ائمہ کی تاریخ کے متعلق صحیح اطلاعات کی تلاش کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔

جہاں تک حضرت امام حسن علی ذکرہ السلام کے نسب کا تعلق ہے جوینی اور اس کے متبعین کا بیان ہے کہ آپ لوگوں میں محمد بن کیا بزرگ کے فرزند کی حیثیت سے مشہور تھے لیکن محمد بن کیا بزرگ کی زندگی ہی میں آپ اپنے علم کی بدولت عوام میں بے حد مقبول ہو گئے تھے اور عوام سمجھ گئے تھے کہ یہ وہی امام ہیں جن کی پیشن گوئی سیدنا حسن بن صباح نے کی تھی جوینی کے مطابق جب اس کی اطلاع محمد بن کیا بزرگ کو ہوئی تو انہوں نے لوگوں کو سمجھایا کہ حسن میرا فرزند ہے اور نہ میں امام ہوں اور نہ میرا بیٹا امام ہے مگر جب محمد بن کیا بزرگ کے بعد حسن مسند حکومت پر آئے تو انہوں نے پہلے اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے ایک داعی کی حیثیت سے پیش کیا مگر بعد میں امام کی حیثیت سے متعارف کرایا اور کہا کہ میں نزار کی اولاد سے ہوں۔

(تاریخ ائمہ اسمٰعیلیہ حصہ سوم صفحہ ۵۸)

ان مصنفین کو اعتراف ہے کہ ان کے پاس کوئی اسمٰعیلی ماٰخذ نہیں لیکن دوسرے مورخین کے بیانات کو مبنی بر تعصب قرار دیتے ہیں - سوال یہ ہے کہ جب آپ کے پاس کوئی صحیح ماٰخذ ہی نہیں تو آپ بغیر سند اور حوالے کے کیسے یہ ایمان رکھتے ہیں کہ " حسن علی ذکرہ سلام " واقعۃً امام نزار کی اولاد سے تھا اور یہ کہ اس نے جو اپنا نسب نامہ لوگوں کے سامنے پیش کیا - محض اس کے کہہ دینے سے آپ کو اس پر کیسے یقین آگیا ؟ آپ کے یہاں سلسلہ امامت ایمان کی بنیاد ہے اور آپ کے عقیدہ میں امام کی شخصیت اتنی اہم ہے کہ وہ خدا و رسول کے احکام منسوخ کر سکتا ہے شریعت

میں ترمیم و تنسیخ کر سکتا ہے۔ قرآن ناطق ہونے کی حیثیت سے اس کا حکم اور فیصلہ قرآن کریم سے بھی بالاتر ہے .... ایک طرف امام کے بھاری بھرکم منصب کو دیکھئے اور دوسری طرف یہ دیکھئے کہ آپ نے ایسی مجہول النسب شخصیتوں کو منصب امامت تفویض کیا۔ جن کے بارے میں آپ کو خود بھی اعتراف ہے کہ ہمارے پاس کوئی صحیح ماخذ موجود نہیں ہے۔

ہم انسانی نفسیات سے واقف ہوں کہ بعد میں آنے والے اپنے باپ دادا کی لکیر سے ہٹنے کا سوچ ہی نہیں سکتے اور نہ ہی کسی کے ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ ان کے باپ دادا کو غلطی بھی لگ سکتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ عموماً ہندو کا لڑکا ہندو، سکھ کا لڑکا سکھ، فارسی کا فارسی، یہودی کا یہودی اور عیسائی کا عیسائی ہوتا ہے (الاماشاء اللہ) انہیں اپنے باپ دادا کی لائن سے ہٹ کر سوچنے کا خیال ہی نہیں آتا۔ اس نفسیات کے پیش نظر اسمٰعیلی بھائیوں کے سامنے خواہ کیسے ہی قطعی دلائل پیش کر دئے جائیں مگر وہ اپنے باپ دادا کی لائن سے ہٹنے پر آمادہ نہیں ہوں گے۔ لیکن ہر صاحب عقل و شعور کو اس پر ضرور غور کر لینا چاہئے کہ جس چیز پر وہ اپنے دین و ایمان کی بنیاد رکھتا ہے آیا وہ مشکوک تو نہیں۔؟

٦۔ آغاخانیوں کے موجودہ حاضر امام کریم آغاخان کے مادری حسب و نسب میں زیادہ دلچسپ اور عبرت آموز باتیں ہیں ان کو یہاں ذکر کر کے ہم کتاب کے معیار کو گرانا نہیں چاہتے تفصیل کے لئے دیکھئے "آغاخانیوں کے سیاسی عزائم اہل وطن کے لئے ایک لمحہ فکریہ"

۷۔ آغاخانیوں کے نزدیک امام کا مرتبہ

ایک طرف اسمٰعیلی ائمہ کے حسب و نسب میں سو طرح کے شکوک و شبہات ہیں اور دوسری

طرف اسمٰعیلی عقائد میں " حاضر امام " کو معبود کا مرتبہ دیا گیا ہے، آغاخانی حضرات اللہ تعالیٰ کے بجائے " حاضر امام " کی عبادت کرتے ہیں - آغاخان سوم کہتے ہیں -

" میں براہ راست حضرت محمدؐ کی نسل سے تعلق رکھتا ہوں اور دو کروڑ مسلمانوں کی کثیر تعداد مجھ پر ایمان رکھتی ہے مجھے اپنا روحانی پیشوا مانتی ہے - مجھے خراج ادا کرتی ہے اور میری عبادت کرتی ہے "

(ایوولیوشنگ گائیڈ - از قاسم علی ایم جے) شائع کردہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن پاکستان کراچی)

۸ - آغاخانیوں کے بارے میں فتویٰ شائع کرنے کی ضرورت -

بہت سے مسلمان، آغاخانیوں کے عقائد و نظریات سے واقف نہیں، اس لئے وہ آغاخانیوں کو بھی مسلمانوں کا فرقہ تصور کرتے ہیں اور خود آغاخانی اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے ایک مسلمان کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں عام مسلمانوں کی آگاہی اور خود بھولے بھالے آغاخانیوں کی اطلاع کے لئے یہ فتویٰ شائع کیا جارہا ہے تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ آغاخانی عقائد اسلام کی ضد ہیں اور جو شخص آغاخانی عقائد پر ایمان رکھتا ہو اس کا اسلامی برادری سے کوئی تعلق نہیں وہ ملت اسلامیہ سے خارج، کافر، مرتد اور زندیق ہے - آغاخانیوں کے جو عقائد اس فتویٰ میں باحوالہ درج کئے گئے ہیں ان کے ملاحظہ کے بعد کسی ادنیٰ عقل و فہم کے آدمی کو بھی شک نہیں رہ جاتا کہ آغاخانی مسلمان نہیں - بلکہ کافروں کا ایک ٹولہ ہے -

ذرا انصاف فرمائیے کہ -

۱ - جو فرقہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی الوہیت کا قائل ہو، اور اس کے کلمہ میں یہ داخل ہو - اشہد ان علی اللہ (میں گواہی دیتا ہوں کہ علی اللہ ہیں) وہ مسلمان کیسے ہو سکتا ہے -

یاد رہے کہ اسمٰعیلی عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ حضرت علیؓ میں حلول کر گیا تھا اس لئے

حضرت علی خود خدا تھے اور حضرت علیؓ کے بعد یکے بعد دیگرے اسمٰعیلی ائمہ میں اللہ تعالیٰ کا حلول ہوتا رہا گویا اسمٰعیلیوں کے عقیدہ کا خلاصہ یہ ہے کہ ۔

حاضر امام بعینہٖ علی ہے اور
علی بعینہٖ اللہ ہے ۔ لہذا
حاضر امام بعینہٖ اللہ ہے ۔

یہی وجہ ہے کہ اسمٰعیلی فرقہ حاضر امام کو خدا سمجھ کر اس کی عبادت کرتا ہے اسی کو قاضی الحاجات سمجھتا ہے اسی سے دعائیں کرتا ہے اسی کو حی و قیوم مانتا ہے اور اسی کے سامنے سجدہ کرتا ہے ۔

۲ ۔ اسلامی عقیدہ کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کی شریعت قیامت تک کے لئے ہے لیکن آغاخانی عقیدہ کے مطابق ساتویں امام مولانا محمد بن اسمٰعیل سابع النطقاء ہیں جس کا مطلب ہے کہ جس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت رسول تھے جن کی شریعت سے پہلی تمام شریعتیں منسوخ ہوگئیں اس طرح آغاخانیوں کے نزدیک ساتوں امام محمد بن اسمٰعیل بھی مستقل صاحب شریعت رسول ہیں ، جن کی باطنی شریعت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری شریعت منسوخ ہوگئی ۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے ڈاکٹر زاہد علی کی کتاب "تاریخ فاطمین مصر" حصہ دوم فصل ۳۵ نیز "ہمارے اسمٰعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام" فصل ۶)

سب جانتے ہیں کہ قادیانی فرقہ باجماع امت کافر و مرتد اور زندیق ہے کیونکہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی و رسول مانتا ہے ۔ حالانکہ قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب شریعت رسول نہیں ، بلکہ غیر شرعی نبی ہے جب مرزائی قادیانی مرزا کو محض غیر تشریعی نبی ماننے کی وجہ سے اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہیں تو آغاخانی ٹولہ ، امام محمد بن اسمٰعیل کو صاحب شریعت رسول مان کر کیوں کافر اور خارج از اسلام نہیں ہوگا ؟

۳ - آغاخانیوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حاضر امام جب چاہے ظاہر شریعت کو معطل کر سکتا ہے چنانچہ آغاخانیوں کے امام حسن علی ذکرہ السلام نے ۵۵۹ھ میں شریعت کے معطل ہونے کا اعلان کیا ہے اور اسمٰعیلیوں کو طوق شریعت سے آزاد کر دیا۔

اس کی تفصیل کے لئے دیکھئے " نور مبین " ۳۹۸ - ۴۰۲ - ۴۲۰ ؛ اور تاریخ فاطمین مصر حصہ دوم صفحہ ۱۷۲ - ۱۷۸)

۴ - اسمٰعیلی فرقہ قیامت حشر و نشر حساب و کتاب اور ثواب و عذاب کا بھی قائل نہیں ۔ ان کے نزدیک قیامت کا مفہوم یہ ہے ۔

دبستان المذاہب کی روایت کے بموجب اسمٰعیلی عقائد میں امام حق کے طرف سے جو نفس کی تفتیش ہوتی ہے اس کا نام قیامت ہے ان کا عقیدہ ایسا ہے کہ لوگ جب خدا کے قرب میں پہنچتے ہیں اس وقت (قیامت) قائم ہوتی ہے اور اس وقت شریعت کی تکالیف سب دور ہو جاتی ہیں اس قیامت کے معنی یہ ہیں کہ حضرت امام اپنے امامت کے زمانے میں مخلوق خالق کے ساتھ توسل کراتا ہے اس لئے ان کے اوپر سے شریعت کے مراسم اٹھالیا ہے ۔"

" آثار محمدی کی روایت کے بموجب حضرت امام حسن علی ذکرہ اسلام نے ان لوگوں کو علم

لہ لیکن ان کا یہ دعویٰ غلط ہے وہ بھی اسمٰعیلی باطنیوں کی طرح مرزا کو صاحب شریعت رسول سمجھتے ہیں جس کی کچھ تفصیل میرے رسالہ " قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین " میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے ۔

تاویل سکھائے اور بتایا کہ دنیا قدیم ہے، جاودانی ہے قیامت صرف روحانی ہے۔ بہشت و دوزخ معنوی (باطنی) ہیں ہر ایک شخص کی قیامت اس کی موت ہے۔ باطن میں خلقت کو خدا تعالیٰ کی خدمت میں رہنا چاہیئے اور ظاہر میں صوابی زندگی کے طور پر زندگی بسر کرنی چاہیئے جس کے لئے تمام شریعت کے اعمال کی پابندی اور بندشیں مخلوق سے اٹھالی جاتی ہیں"

(الموت میں اسمٰعیلیوں کی عید القیام)

حضرت امام حسن علی ذکرہ یا اسلام نے اپنی سلطنت کے تمام ملکوں کے اسمٰعیلیوں کو جمع کیا، اور امامت و سلطنت کے تخت پر جلوہ افروز ہو کر مجمع عام کے سامنے فرمایا کہ قائم القیامہ میرے ذریعہ ہے اس دن کو الموت کے تمام اسمٰعیلیوں نے بڑا جشن منایا اور یہ دن تاریخ میں "عید القیام" کے طور پر مشہور ہوا۔" (نور مبین صفحہ ۳۹۹ - ۴۰۰)

گویا اسمٰعیلی عقیدہ کے مطابق جب امام شریعت کی بندشیں اٹھا کر لوگوں کو شریعت کے اعمال آزاد کر دیتا ہو تو یہی قیامت ہے۔

جس شخص نے قرآن کریم میں قیامت، حشر و نشر اور جزا و سزا کی تفصیل پڑھی ہوں کیا وہ آغاخانیوں کے انکار قیامت کے عقیدہ کو کفر و زندقہ قرار دینے میں تامل کر سکتا ہے۔

۴- ہر مسلمان جانتا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر رکھی گئی ہے -

۱- توحید و رسالت کی شہادت دینا (۲) پنجگانہ نماز ادا کرنا (۳) ماہ رمضان کے روزے (۴) زکوٰۃ (۵) حج بیت اللہ - کوئی شخص جوان پانچ ارکان میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو

وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ آغاخانی ان پانچوں ارکان کے منکر ہیں نہ وہ توحید و رسالت کے قائل ہیں نہ نماز روزہ اور حج زکوٰۃ کے۔ جو لوگ ان پانچوں ارکان کے منکر ہوں ان کا اسلام اور مسلمانوں سے کیا تعلق ہے اور ان کو مسلمانوں کا ایک فرقہ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

۵۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم آخری کتاب ہدایت ہے اور وہ ہر قسم کی تحریف سے پاک ہے لیکن آغاخانی قرآن کریم کو تحریف شدہ سمجھتے ہیں اور ان کے نزدیک امام کا فرمان قرآن سے بالاتر ہے۔

آغاخان سوم کے فرامین کا جو مجموعہ "کلام امام مبین" کے نام سے شائع کیا ہے اس کے چند حوالے ملاحظہ فرمائیے۔

خلیفہ عثمان کے وقت میں کچھ حصہ قرآن شریف میں سے نکال دیا گیا ہے اور کچھ بڑھا دیا گیا ہے۔ امام حاضر کے پاس ہر وقت ایک چیز نئی ہوتی ہے یہ اس وقت بتانے کی نہیں ہے بعد ہم بتلائیں گے۔ (کلام امام مبین، صفحہ ۹۰۔ فرمان ۳۸) چھپا ہوا از مطبوعہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن انڈیا بمبئی

جس امام کی باری ہوتی ہے اس کے فرمان پر عمل کرو تو فائدہ ہوگا۔ اصل میں توریت انجیل زبور اور قرآن۔ یہ سب کتابیں الگ الگ قوم پر الگ الگ وقفہ پر نازل ہوئی تھیں قرآن شریف بھی حق تھا مگر خلیفہ عثمان کے وقت میں رد و بدل کر دیا گیا ہے آگے کے الفاظ پیچھے اور پیچھے کے الفاظ آگے رکھ دیئے گئے ہیں اس معاملے میں سائے خلاصے ہمارے پاس ہیں۔

تم لوگ ہم سے پوچھو گے تو ہم تم کو یہ خلاصے دکھلائیں گے۔ صفحہ (۹۶) کلام امام مبین

آپ لوگوں کے لئے جو علم ہے وہ گنان ہے قرآن شریف کو تیرہ سو سال ہو چکے ہیں وہ ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے گنان کو سات سو سال ہوتے ہیں۔ تم لوگوں کے لئے گنان ہے اور اسی پر عمل کرنا۔ (صفحہ ۸۱ فرمان ۳۱) کلام امام مبین

حضرت علی مرتضیٰ نے لوگوں کو فرمایا کہ یہ کتاب مجھکو رسول اللہ نے دی ہے اور آپ لوگوں تک

پہنچانے کی وصیت کی ہے اس لئے آپ اس کو لیجئے ۔ اس پر سب لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت عثمانؓ کی کتاب ہے وہ کافی ہے ۔ آپ کی کتاب کی ہم کو ضرورت نہیں ہے اس پر مرتضیٰ علی نے فرمایا کہ اس کتاب کی رتی برابر خبر آپ لوگوں کو تا قیامت نہیں ملے گی یہ کہہ کر کتاب اپنے گھر واپس لے گئے ۔

وہ کتاب بقیہ دس سپارے ہیں جس کے بارے میں پیر صدر الدین نے "گنان" میں سمجھایا ہے ۔ اس کے مطابق عمل کرو ۔ (کلام امام مبین صفحہ ۶۴ ۔ فرمان ۲۰)

آپ جانتے ہیں کہ انسان کی زندگی اور دنیا ہر وقت بدلتی رہتی ہے ہر چیز بدلتی رہتی ہے جس میں صحیح ہدایت امام حاضر ہی دے سکتے ہیں ۔ اسمٰعیلیوں کے پاس ہدایت کے لئے کوئی لکھی ہوئی کتاب نہیں ہے ۔ مگر زندہ امام ہے (ہدایت کے لئے)

(کلام امام مبین صـ ۳۹۳ فرمان ۵۳۰)

(مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا ۔ بمبئی)

آغاخانیوں کے کفریہ عقائد بے شمار ہیں مگر میں انہی پانچ نکات پر اکتفا کرتے ہوئے اہل فہم کو انصاف کی دعوت دیتا ہوں وہ خود فیصلہ کریں کہ کیا ان عقائد کے بعد آغاخانیوں پر کفر کا فتویٰ حق بجانب ہیں ۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ آغاخانیوں کے کفر کا فتویٰ صرف موجودہ دور کے اہل علم اور مفتیان کرام نے نہیں دیا ، بلکہ ہمیشہ سے علمائے امت ان کے کفر وارتداد اور زندقہ والحاد پر متفق چلے آئے ہیں گویا قادیانی گروہ کی طرح آغاخانی گروہ کا خارج از اسلام ہونا بھی قطعی ویقینی اور متفق علیہ مسئلہ ہے ، مناسب ہوگا کہ اس ضمن میں دور قدیم کے چند اکابر کے فتوے بھی نقل کر دئے جائیں ۔

امام حجۃ الاسلام ابوحامد محمد بن محمد الغزالی (المتوفی ۵۰۵ھ) اپنے رسالہ المستظہری میں جو "فضائح الباطنیہ" کے نام سے مشہور ہے لکھتے ہیں۔

والقول الوجيز فيه أنه يُسْلَكُ بهم مسلك المرتدين في النظر في الدم والمال والنكاح والذبيحة ونفوذ الأقضية وقضاء العبادات . أما الأرواح فلا يُسْلَكُ بهم مسلك الكافر الأصلي ، إذ يتخير الإمام في الكافر الأصلي بين أربع خصال : بين المنّ والفداء والاسترقاق والقتل . ولا يتخير في حق المرتد ، بل لا سبيل إلى استرقاقهم (٢) ولا إلى قبول الجزية منهم ولا إلى المن والفداء ، وإنما الواجب قتلهم(٣) وتطهير وجه الأرض منهم ــ هذا حكم الذين يُحكَم بكفرهم من الباطنية .

(فوٹو ـ فضائح الباطنیہ ص ۱۵۶ ـ طبع قاہرہ)

ترجمہ :- ان کے (اسمٰعیلیوں کے) بارے میں مختصر بات یہ ہے کہ خون، مال، نکاح، ذبیحہ فیصلوں کے نفاذ اور قضائے عبادات کے بارے میں ان کا حکم مرتدین کا ہے لیکن ان کی جان لینے کے بارے میں ان کے ساتھ کافر اصلی کا معاملہ نہیں کیا جائیگا کیونکہ کافر اصلی کے معاملہ میں براہ راست حکومت کو اختیار ہے کہ بطور احسان ان کو چھوڑ دے یا فدیہ لیکر چھوڑ دے یا ان کو قتل کر دے یا اُن کو غلام بنالے لیکن مرتدین کے معاملے میں اس کو یہ اختیار نہیں۔ ان کو غلام نہیں بنایا جاسکتا، نہ ان سے جزیہ قبول کیا جاسکتا ہے نہ ان کو بطور احسان یا فدیہ لے کر چھوڑا جاسکتا ہے بلکہ ان کا قتل واجب ہے اور خدا کی زمین کو ان کے ناپاک وجود سے پاک کر دینا ضروری ہے یہی حکم ان باطنیوں اسمٰعیلیوں کا ہے جو کفریہ عقائد رکھتے ہیں۔

امام ابو محمد علی بن احمد ابن حزم الظاہری (المتوفی ۴۵۶ھ) کتاب الفصل فی الملل والاہواء والنحل میں عقیدہ حلول کے بارے میں لکھتے ہیں۔

واما من قال ان الله عز وجل هو فلان لانسان بعينه أو ان الله تعالى يحل في جسم من اجسام خلقه أو ان بعد محمد صلى الله عليه وسلم نبيا غير عيسى بن مريم فانه لا يختلف اثنان في تكفيره لصحة قيام الحجة

بکل هذا علی کل أحدث) (فوٹو۔ کتاب الفصل فی الملل والاہوا والنحل حافظ ابن حزم ص ۲۴۹ ج ۳)

ترجمہ :۔ جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی ہے یا یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی کے جسم میں حلول کرتا ہے یا یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے آئے گا۔ تو ایسے شخص کے کافر ہونے کے بارے میں دو آدمیوں کا بھی اختلاف نہیں کیونکہ ان تمام امور میں ہر شخص پر حجت قائم ہو چکی ہے۔

دوسری جگہ امامیہ کے عقائد کو ذکر کر کے امام ابن حزم لکھتے ہیں۔

﴿ قال ابو محمد ﴾ وکل هذا کفر صریح لاخفاء به فهذه مذاهب الامامیة وهي المتوسطة في الغلو من فرق الشیعة واما الغالیة من الشیعة فهم قسمان قسم اوجبت النبوة بعد النبي صلی الله علیه وسلم لغیره والقسم الثاني اوجبوا الالهیة لغیر الله عز وجل فلحقوا بالنصاری والیهود وکفروا اشنع الکفر (فوٹو۔ کتاب الفصل فی الملل والاہوا والنحل حافظ ابن حزم ص ۱۸۳ ج ۴)

ترجمہ :۔ یہ تمام باتیں صریح کفر ہیں جن میں کوئی خفا (پوشیدگی) نہیں یہ امامی کے مذاہب ہیں جو غلو میں متوسط ہیں، رہے شیعوں کے غالی فرقے، تو ان کی دو قسمیں ہیں ایک قسم وہ ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرے لوگوں کے لئے نبوت ثابت کی۔ دوسری قسم وہ ہے جنہوں نے غیر اللہ کے لیئے الوہیت ثابت کی جس کی وجہ سے وہ یہود و نصاریٰ کے زمرے میں شامل ہو گئے اور بدترین کفر کے مرتکب ہوئے۔

امام ابو منصور عبد القاہر بن طاہر البغدادی (المتوفی ۴۲۹ھ) الفرق بین الفرق میں لکھتے ہیں۔

قال عبد القاهر : الذی یصح عندی من دین الباطنیة انهم دهریة زنادقة یقولون بقدم العالم وینکرون الرسل والشرائع ، کلها لمیلها الی استباحة کل مایمیل الیه الطبع ،

(فوٹو کتاب ، الفرق بین الفرق ۔ ص ۱۷۷)

ترجمہ :۔ باطنیہ (اسماعیلیہ) کے دین کے بارے میں جو چیز میرے نزدیک محقق ہوئی وہ یہ ہے کہ یہ لوگ دہریئے ہیں زندیق ہیں عالم کو قدیم مانتے ہیں، رسولوں اور شریعت کے یکسر منکر ہیں اور ان تمام چیزوں کو جن کی طرف ان کی طبیعت مائل ہو ان کو حلال سمجھتے ہیں۔

مسند الہند شاہ عبد العزیز محدث دہلوی (المتوفی ۱۲۳۹ھ)
تحفہ اثنا عشریہ میں لکھتے ہیں۔

ونیز معلوم شد کہ تکفیر و حکم ارتداد شیعہ بلا اختلاف منطبق ست بر حال غلاۃ و کیسانیہ و اسماعیلیہ

(فوٹو، تحفہ اثنا عشریہ، مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۱۱)

ترجمہ:۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ غالی شیعوں، کیسانیہ اور اسمٰعیلیوں پر بغیر کسی اختلاف کے کفر و ارتداد کا حکم نافذ ہے۔

علامہ محمد امین ابن عابدین شامی (المتوفی ۱۲۵۲ھ) رد المختار میں لکھتے ہیں

[تنبيه] يعلم مما هنا حكم الدروز والتيامنة فإنهم فى البلاد الشامية يظهرون الإسلام والصوم والصلاة مع أنهم يعتقدون تناسخ الأرواح وحل الخمر والزنا وأن الألوهية تظهر فى شخص بعد شخص ويجحدون الحشر والصوم والصلاة والحج، ويقولون المسمى به غير المعنى المراد ويتكلمون فى جناب نبينا صلى الله عليه وسلم كلمات فظيعة؛ وللعلامة المحقق عبد الرحمن العمادى فيهم فتوى مطولة وذكر فيها أنهم ينتحلون عقائد النصيرية والإسماعيلية الذين يلقبون بالقرامطة والباطنية الذين ذكرهم صاحب المواقف. ونقل عن علماء المذاهب الأربعة أنه لا يحل إقرارهم فى ديار الإسلام بجزية ولا غيرها، ولا تحل مناكحتهم ولا ذبائحهم، وفيهم فتوى فى الخيرية أيضا فراجعها.

مطلب جملة من لا تقبل توبته

والحاصل أنهم يصدق عليهم اسم الزنديق والمنافق والملحد. ولا يخفى أن إقرارهم بالشهادتين مع هذا الاعتقاد الخبيث لا يجعلهم فى حكم المرتد لعدم التصديق، ولا يصح إسلام أحدهم ظاهرا إلا بشرط التبرى عن جميع ما يخالف دين الإسلام لأنهم يدعون الإسلام ويقرون بالشهادتين وبعد الظفر بهم لا تقبل توبتهم أصلا.

(فوٹو۔ کتاب رد المختار، شامی۔ ص ۲۴۴ ج ۴۔ طبع بیروت)

ترجمہ:۔ یہیں سے دروزیوں اور تیامنہ کا حکم معلوم ہو جاتا ہے یہ لوگ شام کے علاقوں میں اسلام کا اظہار کرتے ہیں اور نماز روزہ بھی کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ کا عقیدہ رکھتے ہیں شراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ کہ الوہیت ایک کے بعد دوسرے شخص میں ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ یہ لوگ حشر اور نماز، روزہ اور حج کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ حقیقت معنیٰ مراد کے علاوہ ہے اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گھناؤنے الفاظ بولتے ہیں۔ ان کے بارے میں علامہ محقق عبد الرحمٰن عمادی کا ایک طویل فتویٰ ہے جس میں ذکر کیا ہے کہ یہ لوگ نصیری اور اسمٰعیلی عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور

باطنیہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور جن کا تذکرہ صاحب مواقف نے کیا ہے اور مذاہب اربعہ کے علمائے یہ فتویٰ نقل کیا ہے کہ ان کو دار الاسلام میں ٹھہرنے کی اجازت دینا حلال نہیں نہ جزیہ کیساتھ اور نہ بغیر جزیہ کے نہ ان کی عورتوں سے نکاح جائز ہے اور نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے - نیز ان کے بارے میں فتاویٰ خیریہ میں بھی فتویٰ ہے اس کو دیکھ لیا جائے - حاصل یہ کہ ان پر زندیق، منافق اور ملحد کا لقب صادق آتا ہے اور مخفی نہیں کہ ان خبیث عقائد کے باوجود ان کا دعویٰ اسلام، ان کو مرتد کے حکم میں قرار نہیں دیتا کیونکہ تصدیق مفقود ہے اور ان میں سے کسی کا بظاہر دعویٰ اسلام قابل اعتبار نہیں جب تک کہ ان تمام عقائد سے برأت کا اعلان نہیں کرتا جو دین اسلام کے خلاف ہیں کیونکہ اسلام کا تو وہ دعویٰ کرتے ہیں اور شہادتوں کا بھی اقرار کرتے ہیں (لہٰذا ان کا صرف دعویٰ اسلام کافی نہیں، بلکہ تمام غلط عقائد سے بیزاری کا اعلان شرط ہے) اور اگر ان میں سے کوئی ہاتھ آجائے تو اس کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی (بلکہ اس کا قتل واجب ہوگا)

حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ امداد الفتاویٰ جلد ششم صفحات ۱۱۰ سے ۱۱۵ تک آغاخانی جماعت کے بارے میں کفر کا فتویٰ موجود ہے - اس کا ایک فقرہ یہاں نقل کرتا ہوں -

اور ان کفریات کے ہوتے ہوئے نہ ایسے شخص کا دعویٰ اسلام کافی ہے نہ اس کا نمازی اور روزہ دار ہونا کافی ہے نہ اس پر نماز جنازہ ہے نہ مقابر مسلمین میں دفن کرنا جائز ہے اور نہ مصلحت کے سبب کافر کو مسلمان کہنا یا اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا معاملہ کرنا جائز ہے - (امداد الفتاویٰ ج ۶ ص ۱۱۴)

وللہ الحمد اولاً و آخراً

محمد یوسف لدھیانوی

علامہ بنوری ٹاؤن - کراچی ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الاستفتاء

کیا فرمائیں گے علمائے دین متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے علاقہ چترال کے علاوہ گلگت، کراچی اور دیگر علاقوں میں اسمٰعیلی (آغاخانی) فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی کافی تعداد آباد ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں مگر ان کے عقائد و نظریات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) **کلمہ**:۔ اَشْھَدُ اَنْ لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ وَاَشْھَدُ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ اللہِ۔

(۲) **امام**:۔ یہ لوگ آغاخان کو اپنا امام مانتے ہیں اور اسی کو جملہ اشیاء اور ہر نیک و بد کا مالک جانتے ہیں اور اس کے اقوال و احکامات کو فرمان کا نام دیتے ہیں اور اس کے فرمان ماننے کو سب سے بڑا فرض سمجھتے ہیں۔

(۳) **شریعت**:۔ ظاہری شرع کی پابندی نہیں کرتے بلکہ آغاخان کو قرآن ناطق، کعبہ بیت المعمور اور سب کچھ جانتے ہیں ان کی کتابوں میں ہے کہ اس ظاہری قرآن میں جہاں کہیں "اللہ" کا لفظ آیا ہے ان سے مراد امام زمان (آغاخان) ہے۔

(۴) **نماز پنجگانہ کے منکر ہیں**:۔ ان کے بجائے تین وقت کی دعاؤں کے قائل ہیں۔

(۵) **مسجد**:۔ مسجد کے بجائے جماعت خانہ کے نام سے اپنے لئے مخصوص عبادت خانہ بناتے ہیں۔

(۶) **زکوٰۃ**:۔ شرعی زکوٰۃ کو نہیں مانتے اس کے بجائے اپنے ہر قسم کے مال کا دسواں حصہ مال واجبات اور "دشوند" کے نام سے آغاخان کے نام پر دیتے ہیں۔

(۷) روزہ :- رمضان المبارک کے روزہ کے منکر ہیں ۔

(۸) حج :- حج بیت اللہ کے منکر ہیں اس کے بجائے آغاخان کی دیدار کو حج کہتے ہیں

(۹) سلام :- السلام علیکم کے بجائے ان کا مخصوص سلام " یا علی مدد " ہے

(۱۰) جواب سلام :- وعلیکم السلام کے بجائے " یا علی مدد " کے جواب میں وہ مولا علی مدد کہتے ہیں ۔

اب سوال یہ ہے کہ (۱) ان عقائد و نظریات کے باوجود کیا یہ فرقہ مسلمان کہلانے کا مستحق ہے یا کافر ہے ؟

(۲) ان پر نماز جنازہ جائز ہے ؟

(۳) مسلمانوں کے مقبرہ میں ان کو دفنانا جائز ہے ؟

(۴) ان کے ساتھ مناکحہ جائز ہے ؟

(۵) ان کا ذبیحہ حلال ہے ؟

(۶) کیا ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کیا جا سکتا ہے ؟ للہ جواب صادر فرما کر مسلمانوں کے الجھنوں کو دور فرمائیں ۔

واجرکم علی اللہ

المستفتی :- قاضی خلیل الرحمن حیرالی، دارالعلوم سرحد پشاور

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی مدظلہم کا فتویٰ!

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

فرقہ آغاخانی جن عقائد اور نظریات کا حامل ہے ان کے پیش نظر اس فرقہ کو مذہب اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ان کے عقائد اور نظریات کی بنا پر ان کا مشرک اور کافر ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں چنانچہ بطور نمونہ ان کے چند اہم عقائد ملاحظہ ہوں۔

۱ ــــ اسلامی کلمہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی بجائے ان کا کلمہ "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ واشہد ان امیر المومنین علی اللہ" یعنی گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ امیر المومنین علی اللہ ہیں[1]

۲ ــــ آغاخانی فرقہ اللہ کے بجائے اپنے امام حاضر کی عبادت کرتا ہے۔[2]

۳ ــــ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علیؓ کی بیوی بتلاتا ہے۔[3]

٤ ــــ اسلامی سلام "السلام علیکم" کی بجائے ان کا سلام "یا علی مدد" اور اس کا جواب یہ لوگ "وعلیکم السلام" کی جگہ "مولا علی مدد" دیتے ہیں[4]

---

[1] اسمٰعیل تعلیمات کتابچہ ۱۹۶۸ء، شائع کردہ :۔ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن پاکستان (کراچی) [2] حوالہ : گینان برہم پرکاش از پیر شمس الدین۔ مجموعہ مقدس گینان صفحہ نمبر ۲۹۷۔ مطبوعہ۔ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہند بمبئی [3] حوالہ۔ گینان مومن چیتامنی، از سید امام شاہ، مقدس گنان کا مجموعہ صفحہ نمبر ۱۴۴۔ مطبوعہ، اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن۔ برائے انڈیا بمبئی [4] حوالہ۔ سبق ۲ صفحہ ۶ "شکشھن مالا" درسی کتاب، نائٹ اسکولز مطبوعہ ایضاً۔

۵ ــــ ساتویں امام مولانا محمد بن اسمٰعیل نے شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کر کے باطنی شریعت جاری کی ہے ۔[۵]

۶ ــــ اللہ تعالیٰ اپنے اوتار میں غریبوں پر رحم کرنیوالا پروردگار مولی " امام حاضر" کے روپ میں ہو کر تشریف فرما ہے [۶]

۷ ــــ امام حاضر کے عقل کل ہے اسی وجہ سے جو کچھ ہو چکا ہے جو ہو رہا ہے اور جو ہونے والا ہے یہ سب امام پر روشن ہے یعنی وہ عالم الغیب والشہادت ہے [۷]

۸ ــــ اللہ تعالیٰ ذات و صفات میں شریک قرار دینا شرک نہیں ہے بلکہ ان کے امام کے بجائے دوسرے کسی کو امام تسلیم کرنا شرک ہے [۸]

۹ ــــ انبیاء علیہم السلام کے متعلق ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ان سے گناہ سرزد ہو سکتے ہیں وہ معصوم نہ تھے اور انہوں نے ایسے مراتب طلب کئے جن کے وہ مستحق نہ تھے ۔ بخلاف حضرت علی اور ان کی نسل سے ہونے والے ائمہ کہ انہوں نے ایسے مراتب طلب کئے جن کے وہ مستحق نہیں تھے ۔ اور یہ سب ملائکہ بالفعل اور معصوم ہیں اور انبیاء اور مرسلین سے چار درجے افضل ہیں [۹]

---

[۵] حوالہ، ہمارا اسمٰعیل مذہب اور اس کا نظام، صفحہ نمبر ۹۲، و ص ۶۲۰ [۶] حوالہ: تعارفی صفحہ نمبر ۲ شکشمن مالا [۱۱] درسی کتاب برائے ریلیجس نائٹ اسکول - پبلشر - شعبہ تعلیم اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی ۔

[۷] حوالہ، "مارگ درشیکا" حصہ ۱ صفحہ ۸۱ - درسی کتاب برائے ریلیجس نائٹ اسکول ۔ مطبوعہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی ۔ [۸] "ہمارا اسمٰعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۴۹ - اس کی اصل عبارت ہے " الشرک فی الحدود لا فی المعبود " یعنی حدود دین شرک ہو سکتا ہے معبود میں نہیں ہو سکتا، اور ان کے اعتقاد کے مطابق ان کے امام اور امام کے مددگاروں کو حدود کہا جاتا ہے (تو حدود کے بارے میں شرک ہونے کا مطلب بھی ہوتا ہے بندہ نے فتوی میں تحریر کیا) ملاحظہ ہو - ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۲۹۹ و ص ۳۰۰ ۔

[۹] حوالہ - ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۲۰ و ص ۲۱ ۔

۱۰ — پیر شاہ یعنی امام حاضر ان کے گناہ بخش دیتے ہیں [۱۰]

۱۱ — قرآن مجید کے چالیس سپارے ہیں آخری دس سپارے علی گھر واپس لے گئے۔ موجودہ قرآن اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں ہے بلکہ حضرت عثمان کی کتاب ہے [۱۱]

۱۲ — قرآن مجید ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے اور دوسروں کے لئے "گنان" ہے اور اسی پر عمل کرنا چاہیئے [۱۲]

۱۳ — امام حاضر کا فرمان اللہ کے کلام کے برابر ہے [۱۳]

۱۴ — امام حاضر میں اللہ کا نور حلول کیا ہوا ہے، اور فرقہ آغاخانی اسی کو سجدہ کرتا ہے [۱۴]

۱۵ — حضرت علی اللہ کا اوتار ہے [۱۵]

۱۶ — جو لوگ علی کو دل سے اللہ مانیں گے ان کی آل و اولاد میں اضافہ ہوگا اور وہ فلاح پائیں گے اور "علی" پوری کائنات کا خالق مطلق ہے [۱۶]

۱۷ — نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ جو ارکان اسلام ہیں ان کی ضرورت سے انکار کرتے ہیں [۱۷] بلکہ نماز کی جگہ آغاخانی پر فرض ہے کہ تین وقت ان کی عبادت گاہ "جماعت خانہ" میں جا کر دعا کریں [۱۸] اور زکوٰۃ کی جگہ "دشوند" یعنی آمدنی میں سے ہر روپیہ پر دو آنہ ادا کرنا فرض ہے اور جو ان کا امام حاضر کا دیدار ہے [۱۹]

---

[۱۰] حوالہ: سبق نمبر ۱۷ صفحہ نمبر ۱۲، شکشن مالا۔ کے جی، [۱۱] ایضاً [۱۲] کلام امام مبین۔ حصہ اول، صفحہ ۶۴ فرمان ۲۰ مجموعہ مقدس گنان صفحہ ۹۵، ہمارا اسمٰعیلی مذہب، مقدمہ۔ [۱۲] فرمان نمبر ۳۱۔ صفحہ نمبر ۸۱ حصہ نمبر ۱، کلام امام مبین آغاخان ۳ کے فرامین کا مجموعہ۔ مطبوعہ۔ اسمٰعیل ایسوسی ایشن، برائے انڈیا۔ [۱۳] کلام الٰہی اور فرمان امام ص ۶۲ از عالیجاہ سلطان ۷۷م، نور محمد، مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے تانزانیہ۔ [۱۴] حوالہ سبق ۱۰ صفحہ ۴ شکشن مالا ۳ درسی کتاب برائے ریلیجس نائٹ اسکول۔ مطبوعہ۔ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی [۱۵] حوالہ۔ گنان مومن چیتامنی از سید امام شاہ، مجموعہ مقدس گنان صفحہ ۱۰۶ مطبوعہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔ [۱۶] حوالہ، گنان مومن چیتامنی از سید امام شاہ، مقدس گنانوں کا مجموعہ صفحہ ۱۱۳، مطبوعہ ایضاً [۱۷] ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۱۳۶ [۱۸] خزینۂ جواہر ص ۱۶ مطبوعہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن پاکستان کراچی [۱۹] ریلیجس رنڈ ہیکیٹی (نو جماعت خانہ بریٹیو روڈ کراچی ۳، کی طرف سے شائع کردہ آغاخانی مذہبی عبادات کا سنگم [illegible] اشتہار۔

۱۸ ـــــ ھو الحی القیوم کی عملی تصویر امام حاضر ہیں [۲۰]

۱۹ ـــــ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کرنیوالا "داناو شنو" ہے [۲۱]

۲۰ ـــــ خواجہ ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و رسالت سپرد کی ہے [۲۲]

ان کے علاوہ بہت سے عقائد باطلہ اور نظریات فاسدہ کی تفصیلات ان کی شائع کردہ اپنی مذہبی اور درسی کتابوں میں موجود ہیں، جن کو معلوم کرنے کے بعد کوئی عالم اور عقلمند تو درکنار ایک غیر عالم شخص بھی ان کو مومن اور مسلمان تسلیم کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہو سکتا، اور اس قسم کے عقائد اور نظریات رکھنے والوں کے متعلق فتاویٰ شامی کے اندر علامہ ابن عابدین تحریر فرماتے ہیں :-

ترجمہ :- باب المرتدین میں اقسام کفار بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ "یہیں سے درزیوں اور تیانیوں کا حکم معلوم کیا جا سکتا ہے کہ وہ بلاد شام اپنے مسلمان ہونا اور اپنا نماز روزہ ظاہر کرتے ہیں حالانکہ وہ تناسخ ارواح (یعنی آگوان) کا عقیدہ رکھتے ہیں اور شراب اور زنا کو حلال جانتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے اماموں کے روپ میں خود خدا تعالیٰ جلوہ گر ہوتے ہیں اور یہ لوگ حشر نشر اور نماز روزے کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ نماز روزے کا وہ مفہوم نہیں جو عام لوگ سمجھتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گندی گندی باتیں کہتے ہیں، آگے علامہ شامی مزید فرماتے ہیں کہ " ان کے ساتھ رشتہ نکاح کرنا جائز ہے اور ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں ہے اور فتاوی خیریہ کے اندر بھی ان کے متعلق کفر کا فتوی مذکور ہے - خلاصہ کلام یہ ہے کہ وہ زندیق منافق اور ملحد ہیں (رد المختار ج ۳ ص ۳۲۶ مطبوعہ ماجدیہ کوئٹہ)
اور فتاوی عالمگیریہ میں مذکور ہے -

---

[۲۰] کلام امام مبین، فرامین امام سوم، حصہ اول ص ۵

[۲۱] گنان مومن چیتامنی از سید امام شاہ - مقدس گینانوں کا مجموعہ ص ۱۰۴،

[۲۲] ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۳ و ص ۶۴،

ترجمہ :- ان روافض کو کافر جاننا واجب ہے جن کے عقائد مندرجہ ذیل ہوں ۔ مردے پھر زندہ ہو کر دنیا میں واپس لوٹ آتے ہیں ۔ روحیں جسمانی ڈھانچے بدل کر دنیا میں پھر نئے روپ میں آجاتی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اماموں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں یعنی اماموں میں اللہ تعالیٰ کی روح منتقل ہو جاتی ہے ۔ ایک باطنی امام کے آنے تک احکام شریعت پر عمل درآمد معطل رہے گا ۔ جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی وحی کو علی بن ابی طالب کے پاس لیجانیکی بجائے غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاتے رہے ۔

مندرجہ بالا عقائد کے حامل لوگ ملت اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدین جیسے ہیں (فتاویٰ عالمگیریہ صـ۲۶۴ ج ۔۲) مطبوعہ ماجدیہ کوئٹہ)

اس کے علاوہ دور حاضر کے تمام علما محققین اور مفتیاں اہل سنت والجماعت نے بھی آغاخانی فرقہ کا کافر ومشرک ہونے اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے متعلق متفقہ فیصلہ دیا اور تحریری فتویٰ صادر فرمایا ۔ چنانچہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ، امداد الفتاویٰ کے اندر بعنوان الحکم الحقانی فی حزب الاغاخانی ، ایک مفصل فتویٰ ان کے کفر کے بارے میں تحریر فرمایا ۔ مفتی اعظم پاکستان محمد شفیع صاحب مرحوم نے بعنوان "تکفیر کے اصول اور آغاخانی فرقہ کا حکم " ایک مستقل رسالہ کی شکل میں ان کے متعلق ایک مفصل فتویٰ صادر فرمایا ہے ۔ مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب نے حلول الٰہیہ اور قرآن مجید کی کمی زیادتی کے اعتقاد رکھنے والوں کے بارے میں کفر کا فتویٰ اور ان کے ساتھ رشتے طے کرنیکو ناجائز قرار دیا ۔ (کفایت المفتی ج ۔۱) اور علامہ انور شاہ کشمیری ۔ " اکفار الملحدین " کے اندر تحریر فرماتے ہیں ۔ اسمٰعیلی فرقہ سے توبہ طلب نہیں کی جائے گی اور باوجود اظہار توبہ کے ان کو قتل کر دیا جائے گا ۔ (احکام القرآن صـ۵۴ ج ۱ بحوالہ اکفار الملحدین صـ۳۷)

نیز دار العلوم دیوبند ، مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور ، جامعۃ العلوم الاسلامیہ

بنوری ٹاؤن کراچی، دارالعلوم کراچی، جامعہ فاروقیہ کراچی، جامعہ عربیہ خیر المدارس ملتان
جامعہ قاسم العلوم ملتان، جامعہ مدنیہ لاہور، جامعہ اشرفیہ لاہور، دارالعلوم حقانیہ
اکوڑہ خٹک، دارالعلوم سرحد، اور پاکستان کے تمام مدارس دینیہ اور دنیا کے مشہور
ومعروف درسگاہ جامعہ ازہر اور سعودی عربیہ کے مشہور عالم دین شیخ عبدالعزیز بن باز
کی متفقہ رائے یہی ہے کہ اس قسم کے عقائد کے حامل آغاخانی فرقہ کافر اور دائرہ اسلام
سے خارج ہے۔

لہٰذا ان کے ساتھ مسلمانوں کا سا معاملہ کرنا، ان کے ساتھ رشتے ناطے کرنا،
ان کا جنازہ پڑھنا، مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔

فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء، جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن۔ کراچی ۵ (پاکستان)

مولانا حبیب اللہ مختار صاحب
قاری عبدالحق صاحب
مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب
حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب

المفتی ولی حسن
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری تاون کراتشی ۵

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

حضرت مولانا محمد صاحب
حضرت مولانا مفتاح اللہ صاحب

الجواب :- اسمٰعیلی فرقہ جس کا رہبر آغاخان ہے اس فرقہ کے عقائد کفریہ اظہر من الشمس ہیں ان کے کفر میں شک کرنا بھی باعث کفر ہے۔

محمد بدیع الزمان استاذ حدیث
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن
۲۱/۷/۱۳۹۳ھ

مفتاح اللہ عفی عنہ

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ کراتشی ۵ پاکستان
دار الافتاء

عبد الحلیم غفرلہ

آغاخانی فرقہ اسماعیلیہ کا بدترین فرقہ ہے، اسمٰعیلیہ کی تمام شاخیں اسلام سے خارج ہیں آغاخانی حضرت علی کی الوہیت کے قائل ہیں اور انہوں نے شریعت کو معطل کر رکھا ہے، قرآن، حج نماز سے ان کو کوئی علاقہ نہیں۔ اس لئے ان کے خارج اسلام ہونے میں کوئی شک نہیں،

واللہ اعلم ، محمد عبد الرشید نعمانی

میں عرصہ چھ سال سے ان کی کتابوں کا مطالعہ کر رہا ہوں میرے نزدیک اُن سے بڑا شدید کافر روئے زمین میں ملنا مشکل ہے ۔ محمد انور بدخشانی

آغاخانیوں کا کافر ہونا اور اسلام سے خارج ہونا اظہر من الشمس ہیں ، محمد ولی

حضرت مولانا نعیم صاحب
حضرت مولانا مفتی عطاء اللہ صاحب
حضرت مولانا مزمل حسین کاپڑیا
حضرت مولانا مفتی سعید الرحمٰن صاحب

حضرت مولانا عبد السمیع صاحب
حضرت مولانا مفتی عبد المنان صاحب
حضرت مولانا خالد محمود صاحب

حامداً ومصلیاً ومسلماً

امابعد میں نے اسماعیلی فرقہ کے بارے میں استفتاء اور محترم مولانا اصغر علی صاحب زید مجدہ کی جانب سے اسماعیلی فرقہ کی کتابوں سے ان کے عقائد و نظریات پر جمع کردہ حوالہ جات کو بغور مطالعہ کیا۔

درج شدہ حوالہ جات کی رو سے اسماعیلی فرقہ اور اس جماعت کے پیروکار حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ان کے بعد بعض آئمہ کے لئے باری تعالیٰ کی الوہیت، ربوبیت، قدرت وغیرہ صفات کے قائل ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور اس کے بعد دوسرے ائمہ کے لئے رسالت اور نبوت ثابت کرتے ہیں۔ قرآن کریم کو صحابہ کرام کی تصنیف کردہ کتاب سمجھتے ہیں اور محرف مانتے ہیں وغیرہ وغیرہ، مذکورہ بالا عقائد و نظریات میں سے ہر عقیدہ اور نظریہ ایسا ہے کہ جس سے آدمی کافر اور مرتد ہو جاتا ہے تو جس فرقہ اور جماعت کی ہزاروں تعداد کفریہ اور گمراہ کن نظریات ہوں تو ان کے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کیا تردد ہو سکتا ہے اسی وجہ سے مذکورہ بالا عقائد باطلہ کی رُو سے وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان کو مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے اُن کے ساتھ اور دوسرے اسلامی معاشرات جائز نہیں ہیں اُن کا ذبیحہ مسلمانوں کے لئے حلال نہیں ہے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنا مسلمانوں کے لئے ناجائز ہے ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا بھی درست نہیں ہے یہی حکم تمام کافروں کا ہے

(اکفار الملحدین)

کتبہ بندہ محمد عبد السلام ملدیوی
اسلام آبادی عفا اللہ عنہ

محمد ادریس

الجواب صحیح
دارالافتا جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵

احمد الرحمن عفی عنہ
مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی

محمد شاہد

[illegible]

حضرت مولانا مفتی رشید احمد مدظلہم کا فتویٰ

آغاخانی مرتد اور زندیق ہیں ۔ آغاخانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ لوگ بلاشبہ کافر اور مرتد ہیں اور واجب القتل ہیں لہٰذا ایسے لوگوں کا اس خطرناک منصوبہ میں کسی قسم کا تعاون کرنا در حقیقت چند ٹکوں کی خاطر ایمان کو فروخت کرنا ہے ۔ حکومت اسلامیہ پر فرض ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو مرتدین کے پنجۂ کفر سے نجات دلائے اور اسلام کے ان دشمنوں کو عبرتناک سزا دے وہاں کے علماء اور صلحاء اور با اثر لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جلد از جلد اس بارے میں مؤثر اقدامات کریں عوام پر ان لوگوں کا کفر و زندقہ واضح کیا جائے تاکہ اس خطرناک حربہ سے دنیا و آخرت تباہ نہ کریں ۔ وہاں کے مسلمانوں کو یہ باور کرایا جائے کہ آغاخانی ادارہ میں شرکت خواہ کسی درجہ میں، کسی قسم کا تعاون، ممبر وغیرہ بننا ناجائز اور حرام ہے ۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح

دار الافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی

دارالعلوم کراچی کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

فتویٰ ہٰذا میں ہم نے اسماعیلیوں کی قدیم وجدید معتبر کتابوں کے حوالہ جات درج کئے ہیں قدیم کتابوں کے حوالہ جات جناب ڈاکٹر زاہد علی اسماعیلی کی کتاب " ہمارے اسمٰعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام " سے لئے گئے ہیں ۔ واقعۃً بقولِ مصنف یہ کتاب صحیح معنوں میں اسمٰعیلی مذہب کی معلومات کا مکمل خزانہ ہے ۔

اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کتاب کے حوالہ جات پیش کرتے وقت ہم نے اس اس کتاب کا نام بعض جگہ صرف " ہمارا اسمٰعیلی مذہب " اور بعض جگہ " ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام " تحریر کیا ہے ۔

مصنف کتاب جناب ڈاکٹر زاہد علی ولد فضل علی حسینی عَلَم حیدر آباد دکن کے رہنے والے ہیں آپ بقول خود اصلی نسلی اسماعیلی ہیں ۔ آپ پنجاب یونیورسٹی سے بی ۔ اے اور مولوی فاضل ہیں ۔ اور نظام کالج حیدر آباد دکن کے سابق پروفیسر عربی اور وائس چانسلر ہیں ۔ آپ " تاریخ فاطمین مصر " کے مؤلف اور دیوان ابن ھانی الاندلسی کے شارح ہیں اور آپ آغا پورہ حیدر آباد دکن میں قائم شدہ " اکاڈمی آف اسلامک اسٹیڈیز " کے رکن رکین ہیں ۔

آپ اپنی کتاب " ہمارے اسمٰعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام " کے مقدمہ میں اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ " میں خود اصلاً نسلاً اسمٰعیلی ہوں سات پشتوں سے

میرے گھرانے میں اسمٰعیلی مذہب کا سرمایہ راز سربستہ کی طرح سینہ بسینہ منتقل ہوتا چلا آیا ہے" صفحہ ۸ بعنوان مقدمہ اور اپنی اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں کہ "میں نے اپنے یہاں کی مستند اور معتبر خاص کر زمانۂ ظہور کی کتابوں کے اصلی اقتباسات پیش کر دیئے ہیں تاکہ ذمہ داری لکھنے والوں کے سر ہو۔ ان میں دو کتابوں ادعیۃ الایام السبعۃ لمولانا الامام المعز لدین اللہ اور تاویل الشریعۃ من کلام الامام المعز لدین اللہ کو تو ہمارے ظہور کے چوتھے امام کی زبانِ مبارک سے صادر ہونے کا شرف حاصل ہے میری حیثیت ناقلِ محض سے زیادہ نہیں۔ بہرطور ذاتِ اسلاف کے سوا اس ضمیر کا مرجع کوئی اور دوسرا نہیں قرار پا سکتا۔ اب ان کی مزید تحقیق کی ضرورت نہیں" ۔۔۔ صفحہ ۱۲ بعنوان عرضِ حال۔

میری طرف سے اس میں کوئی بات نہیں صرف مسائل حوالہ جات کے ساتھ ایک جگہ جمع کر دیئے گئے ہیں سوائے تبصروں کے جو میرے ہیں اور جنہیں ناظرین کی تفہیم اور مسائل کی تنقید کی غرض سے علیحدہ لکھا ہے۔ میرے بھائی خود اِن پر غور کریں اور اگر میں کسی مقام پر راہِ راست سے بھٹک گیا ہوں تو مجھے اپنے ارشاد سے متنبہ کریں میں پوری توجہ سے ان کا جواب سننے کے لئے تیار ہوں حق کی تحقیق میں کسی کو تعصب سے کام نہ لینا چاہیئے۔ صفحہ ۷ بعنوان مقدمہ

یہ تالیف چند فصلوں پر مشتمل ہے ہر فصل میں ایک علیحدہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے تاکہ پڑھنے والے کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ اور جس مسئلے کے متعلق وہ چاہے معلومات حاصل کر سکے ہر فصل کے بعد ایک تبصرہ میں نے اپنی طرف سے لکھا ہے جس میں اس مسئلہ سے متعلق چند امور پر توجہ دلائی گئی ہے بہر حال جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ سب اپنی دعوت کی کتابوں سے ماخوذ ہے ترجمہ کرنے میں امکانی کوشش کی گئی ہے کہ وہ اصل کے مطابق ہو گو ایسا کرنے میں مجھے بعض اوقات اردو محاورہ سے کچھ الگ ہو جانا پڑا۔ حوالے کثرت سے دیئے گئے ہیں۔ جن بھائیوں کو میرے ترجمہ سے تشفی نہ ہو وہ اِن حوالوں کی مدد سے اصل کتاب سے خود تحقیق کر کے اطمینان حاصل کر لیں۔ اکثر مواضع پر

اصل اور ترجمہ دونوں نقل کر دیئے ہیں۔ بعض موقعوں پر تکرار سے کام لیا گیا ہے تاکہ مسائل اچھی طرح ذہن نشین ہو سکیں۔

آخر میں مجھے یہ کہنا ہے کہ میرے اسماعیلی بھائی تمام مسائل پر گہری نظر ڈالیں تاکہ اُن پر بھی اسماعیلیت کی حقیقت کھل جائے۔ ص۱۰ بعنوان مقدمہ

جدید کتابوں کے حوالہ جات ہم نے اپنے محترم دوست مولانا محمد ظاہر شاہ صاحب کے فراہم کردہ ایک مجموعہ سے لئے ہیں جو کہ اصل حوالہ جات کے فوٹو اسٹیٹ اور ان کے ترجمہ پر مشتمل ہے یہ مجموعہ بھی اسماعیلی مذہب کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے معلومات کا خزانہ ہے۔

اس مجموعہ سے ہم نے جو حوالہ جات نقل کئے ہیں وہ اتنے سہل ہیں کہ جنہیں ایک معمولی لکھا پڑھا شخص بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

حوالہ جات کی عبارتوں کے متعلق چند ضروری گزارشات

- قدیم کتابوں کے حوالہ جات کے لئے ہم نے ڈاکٹر زاہد علی صاحب کی کتاب کے اقتباسات واوین "   " کے درمیان نقل کر دیئے ہیں۔
- اور ان عبارات پر ڈاکٹر صاحب موصوف کے تبصرے بھی (نوٹ) کے عنوان سے واوین "   " کے درمیان نقل کر دیئے ہیں۔
- حوالہ جات یا نوٹ کی اصل عبارت میں جس جگہ ہم نے افہام معنی اور توضیح مطلب کے لئے کسی لفظ یا فقرہ کا قوسین (   ) کے درمیان اضافہ کیا ہے تو ساتھ ہی اُس لفظ یا فقرہ پر " از اصغر علی لکھدیا ہے تاکہ واضح رہے کہ یہ لفظ یا فقرہ میری جانب سے ہے۔
- ہم نے جہاں زاہد علی کی کتاب کا اقتباس اُن کے عنوان سمیت نقل کیا ہے وہاں واوین عنوان کے شروع میں لگائی ہیں اور جہاں اُن کا عنوان نہیں لیا گیا یا وہاں عنوان نہیں تھا بلکہ ہم نے عنوان لگایا ہے وہاں ہم نے عنوان کو چھوڑ کر حوالہ کی عبارت کے شروع میں واوین لگائی ہیں۔

ہم نے جس جگہ اپنی طرف سے کوئی مستقل (نوٹ) لکھا ہے وہاں بھی از اصغر علی لکھدیا ہے

ڈاکٹر زاہد علی صاحب نے اپنے اسمٰعیل ہونے کی وجہ سے جہاں ہمارے امام، ہمارے مذہب، ہمارے عقائد، ہمارے پیشوا، ہماری کتابوں وغیرہ لکھا تھا ہم نے اقتباس میں اُسے اسماعیلی امام، اسماعیلی مذہب، اسماعیلی عقائد، اسمٰعیلی پیشوا، اسمٰعیلی کتابوں وغیرہ لکھدیا ہے یہ بات زیادہ تر اقتباس کے شروع میں ہے اور کہیں کہیں درمیان عبارت بھی ہے۔

"اجمالی تبصرہ" ہمارا اور ڈاکٹر زاہد علی صاحب کا مشترک تبصرہ ہے۔

جدید کتابوں کے حوالہ جات کے عنوان، سب ہمارے تجویز کردہ ہیں سوائے حوالہ نمبر ۴۴ ۴۷ - ۵۲، ۰۔

تین چار جگہ ڈاکٹر صاحب کے حوالہ جات میں مشکل لفظ تھے وہاں ہم نے اُن کا مترادف لکھدیا ہے

آخر میں جناب ڈاکٹر زاہد علی صاحب کی بات دوہراتا ہوں یعنی کہ تمام مسائل پر گہری نظر ڈالیں تاکہ ناظرین کرام پر اسماعیلیت کی حقیقت کھل جائے۔

حررہٗ اصغر علی

دارالعلوم کراچی ۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

○ الجواب ومنہ الصدق والصواب ○

اسمٰعیلی یعنی آغاخانی فرقے کے بارے میں اوّلاً ہم ان کی قدیم وجدید معتبر کتابوں سے ان کے عقائد و نظریات بیان کریں گے تاکہ مُسلمان عوام و خواص اُن کے مذہبی نظریات کے آئینہ میں اُن کی صحیح تصویر دیکھ سکیں اور ثانیاً استفتاء ھذا کے اصل سوالات کا جواب تحریر کیا جائے گا۔ وباللہ التوفیق۔

(نوٹ) ہم نے حوالہ جات پیش کرتے وقت اسماعیلیوں کے جملہ قدیم وجدید پیشواؤں کے نام پورے القاب وآداب کے ساتھ ذکر کئے ہیں کیونکہ ہمارا مقصد سادگی اور شائستگی کے ساتھ حوالے پیش کرنا ہے نہ کہ ناموں کو بگاڑنا یا ان کی بے حرمتی کرنا، قدیم کتابوں کے حوالوں کے لئے یہاں سے ڈاکٹر وزاہد علی کی کتاب " ہمارے اسمٰعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام" کے اقتباسات شروع ہوتے ہیں۔ اصغر علی دارالعلوم کراچی۔

"عقل اول یا عقل عاشر یا امام زمان کا خداتعالیٰ کے اوصاف سے موصوف ہونا

(اسماعیلیوں کے ہاں) باری تعالیٰ کے تمام اوصاف ونعوت سے باری تعالیٰ مراد نہیں بلکہ عقل اول یا عقل عاشر یا امام الزمان موصوف ہیں یہاں تک کہ آیات کریمہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الحی القیوم، ھو اللہ الخالقُ الباریُ المصوّرُ میں " اللہ " سے مراد عقل اوّل یا امام الزمان ہیں (اسمٰعیلیوں کے پیشوا) مولانا معز فرماتے ہیں کہ لآ اِلٰـہَ اِلا اللّٰہُ کی تفسیر لا امام الا امام الزمان ہے (تاویل الشریعۃ من کلام الامام مولانا معز ص۲۴) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص۲۵

" شھد اللہ انہ لا الٰـہ الا ھُوَ میں " اللہ " سے اشارہ عقل اول کی طرف ہے " سبّح للہ مافی السمٰوٰت والارض وھُوَ العزیزُ الحکیم، لہ ملک السمٰوٰت والارض یحی و یمیت وھُوَ علیٰ کل شیٔ قدیر، ھو الاوّل و

الآخر والظاهر والباطن وھو بکل شیٔ علیم ۔ ھو الذی خلق السمٰوٰت والارض فی ستة ایام ثم استوی علی العرش یعلم مایلج فی الارض ومایخرج منھا ومایںزل من السماء ومایعرج فیھا وھو معکم اینما کنتم واللہ بما تعملون بصیر لہ ملک السمٰوٰت والارض والی اللہ ترجع الامور " یہ آیات عقلِ اول ہی سے مخصوص ہیں (کنزالولد صفحہ ۱۰۲) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۲۶)

" واذقال ربک للملٰئکة " میں "رب" سے مقصود "امام مستقر" ہے ۔

(قصۂ آدم از قاضی نعمان بن محمد فصل ۱۵) بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۲۶)

۲ ۔ حضرت علی کا خدائی صفات سے موصوف ہونا ۔ (اسماعیلیوں کی کتابوں میں) " یہ کلام حضرت علی سے منسوب کیا گیا ہے ۔ " انا وجہ اللہ وانا ید اللہ الباسطة علی الارض انا جنب اللہ الذی یقول فیہ القائلون یا حسرتاہ علی مافرطت فی جنب اللہ ۔ انا الاول والآخر وانا الظاھر والباطن وانا بکل شیٔ علیم وانا الذی رفعت سماءھا وانا الذی دحوت ارضھا وانا الذی انبت اشجارھا وانا الذی اجریت انھارھا " معاصم الھدیٰ از احمد حمید الدین کرمانی المجالس المستنصریة ۔ " بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۲۷ "

قال مولانا علی انا نقلت لآدم ونوح وموسیٰ وعیسیٰ وانا نبأت النبیین وانا ارسلت المرسلین

(الانوار اللطیفہ از محمد بن طاہر بن محمد بن ابراھیم سراداق ۳ باب ۴) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۲۷

۳ ۔ عالم الغیب والشھادة سے مراد (امام) قائم القیامہ ہیں ۔

عالم الغیب والشہادة سے مراد (امام) قائم القیامہ ہیں جو قیامت کے روز سب سے حساب لیں گے ۔ (تاویل الزکوٰة از سیدنا جعفر بن منصور الیمن ص۱۶۴ ۔ کتاب الافتخار از ابو یعقوب سجستانی ص۱۲۴) "

(ان ہی کتابوں میں مزید لکھا ہے کہ امام قائم القیامۃ حساب لینے کے بعد) اہل جنت کو جنت میں اور اہل نار کو جہنم میں بھیجیں گے۔

"واللّٰہ بکل شیءٍ علیم" میں "علیم" سے مقصود "قائم القیامۃ" ہیں۔

(راحۃ العقل فی آخر الشرع الرابع عشر من السور السابع)

وقولہ "ان اللّٰہ کان علیما خبیرا" اشارۃ الی القائم الذی ہو القیم عن اللّٰہ ثم ابتداء فقال "واعبدوا اللّٰہ ولا تشرکوا بہ شیئا" اشارۃ الی الامام علیہ السلام لانہ ہو اللّٰہ الباری البرایا تبارک عن ان یکون لہ شبیہ وشریک لکنہ ھو القائم عن اللّٰہ وداعی الخلق الی عبادتہ۔

ترجمہ:۔ "تم خدا کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو" یہ اشارہ ہے امام یعنی حضرت علیؓ کی طرف کیونکہ وہی اللہ ہیں اور مخلوقات کے پیدا کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ منزہ ہے اس بات سے کہ اس کا کوئی شبیہ یا شریک ہو لیکن امام ہی قائم ہیں اللہ کی طرف سے اور وہ مخلوقات کو اپنی عبادت کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ (تاویل سورۃ النساء از جعفر بن منصور الیمن ص۴۲)

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۲۷، ۲۸)

۴۔ اسماعیلیوں کا ہر ایک امام "عالم الغیب والشھادۃ" ہوتا ہے "قولہ مایکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم" ـــــ فاعلم ان ھذہ الاوصاف واقعۃ علی کل امام لانہ عالم بما کان ومایکون لقول مولنا الصادق جعفر بن محمد لبعض شیعۃ استحوا منا فی مغائبنا کما تستحیون منا فی محضرنا فانا نعلم سرکم ونجواکم۔ واللّٰہ مایدخل الداخل منکم علینا الا ونعرفہ، اھو مومن صادق ام منافق کاذب۔ (الشموس الزاھرۃ از حاتم بن ابراھیم ص۱۰۰)

(بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۲۹)

۵۔ اسماعیلی تفسیر قرآن کا نمونہ "سئل الصادق عن صفۃ الرب فقال خمس کلمات:۔ اللّٰہ احد، محمد الصمد، فاطمۃ لم تلد الحسن، ولم یولد

الحسین ۔ ولم یکن لامیر المومنین علی بن ابی طالب کفواً احد۔
وقول الصادق ھذا اشارۃ الی الوھیتھم فامّا النوامیت فھی ھو لودۃ
ترجمہ :- مولانا صادق سے کسی نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی کیا صفت ہے؟ آپ نے فرمایا
پانچ کلمے ہیں " اللہ ایک ہے، محمد بے نیاز ہیں، فاطمہ سے حسن پیدا نہیں ہوئے اور نہ
حسین کسی سے پیدا ہوئے ۔ اور نہ کوئی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کا ہمسر ہے " امام
صادق کا یہ جواب ان حضرات کے " خدا ہونے " کی طرف اشارہ ہے باقی رہے نواسیت
سو وہ تو پیدا ہوئے ہیں (الشموس الزاھرۃ از حاتم بن ابراھیم)

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۳۶)

۶ - اللہ تعالیٰ ستر شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں اور آئمہ کرام مختلف لوگوں کے روپ اختیار کر سکتے ہیں اور مختلف بہروپ بھرتے رہتے ہیں ۔

" وانما یظھر اللہ نفسہ فی سبعین ھیکلاً وھو معنی قولہ تعالیٰ ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام والملئکۃ " وَاجلُّ ھیاکلہ یعنی البیوت الرسل والائمۃُ والامام اجل ھیا کلھم والرسل والائمۃ ھم الحجب للہ یحتجب بھم، واول حجاب احتجب بہ الباری تعالےٰ ھو آخر ما یظھر لاولیائہ وھو معنی قولہ ھو الاول والاٰخر و ظھر الصادق فی صورۃ کالقمر وظھر فی صورۃ فاطمۃ و فی صورۃ محمدؐ ثم التفت عن یمینہ فی صورۃ الحسن وعن یسارہ فی صورۃ الحسین ورجع الی صورتہ وقال ھذا کلہ واحد بلسان واحد ینطق ویتصور کیف یشاء بقدرۃ ربّ العلمین وظھر فی صورۃ الانزعیۃ ورجع الی صورتہ لجابر بن عبد اللہ الانصاری قال یا جابر ایحتمل عقلک ھذا ؟ ھذہ قمیصتی وملابسی فی کل وقت وزمان ۔ (زھر المعانی ص۴۵-۵۴)

ترجمہ :۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو ستر ھیکلوں (یعنی شکلوں) میں ظاہر کرتا ہے یہی تفسیر ہے اللہ تعالیٰ کے قول کی کہ " کیا یہ لوگ منتظر ہیں کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کا چھتر لگائے، فرشتوں کو ساتھ لئے ان کے سامنے آموجود ہو " سب سے بڑی ھیکل (یعنی شکل) یعنی "بیوت" انبیاء و مرسلین اور ائمہ ہیں۔ ان میں سب سے بڑی ھیکل یعنی شکل جس میں خدا تعالیٰ ظہور کرتا ہے، امام ہے۔ ائمہ اور رسل سب اللہ کے حجاب یعنی پردے ہیں جن میں وہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ پہلا وہ پردہ جس میں اللہ تعالیٰ چھپا وہی وہ پردہ ہے جو آخرت میں اس کے اولیاً کے لئے ظاہر ہوگا یہی ہیں معنی اس قول ھوالاول والاخر کے۔ امام جعفر صادق ایک صورت میں جو چاند سی تھی، ظاہر ہوئے اور آپ حضرت فاطمہ کی صورت میں ظاہر ہوئے اور محمدؐ کی صورت میں بھی ظاہر ہوئے پھر آپ اپنے دائیں جانب حسنؓ کی صورت میں اور بائیں طرف حسینؓ کی صورت میں پھرے۔ پھر آپ نے اپنی اصل صورت اختیار کر لی اور فرمایا " یہ سب ایک ہی چیز ہیں جو ایک ہی زبان بولتی ہیں اور ربّ العلمین کی قدرت سے جس طرح چاہتی ہیں صورت اختیار کر لیتی ہیں "

پھر آپ صورت ازعیہ (یعنی حضرت علی کی صورت) میں ظاہر ہوئے اور جابر بن عبداللہ انصاری کے لئے پھر اپنی صورت کی طرف لوٹ گئے (یعنی اپنی اصل شکل اختیار کر لی) پھر آپ نے فرمایا اے جابر! کیا تیری سمجھ میں یہ بات آسکتی ہے؟ یہ ہر وقت اور ہر زمانے میں میری قمیصیں اور لباس ہیں " (بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۳۹)

اسمٰعیلیوں کی مشرکانہ دعاؤں کا ایک "انوکھا نمونہ" " یامحمداہ، یامحمداہ یامحمداہ انی استجیر بکؐ فاجرنی وانی استعین بکؐ فاعنی وانی اتوکل علیکؐ فلا تخذ لنی وانی اتوسل بکؐ الی عاشر العقول وبکؐ وبہ الی جمیع العقول الابداعیۃ وبکمؐ وبھم الی من جلت قدرتہٗ وعظمت مشیتہ ان یصلی علیکمؐ وعلیھم اجمعین "

ترجمہ :- اے محمد! اے محمد! اے محمد! بے شک میں تجھ سے پناہ کا خواستگار ہوں تو مجھے پناہ دے اور بے شک میں تجھ سے مدد مانگتا ہوں تو مجھے مدد دے اور بے شک میں تجھ پر توکل کرتا ہوں تو مجھے تنہا بے پناہ نہ چھوڑ میں تیرے وسیلے سے عقل عاشر کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور آپ کے اور اس کے وسیلے سے تمام عقول ابداعیہ کی طرف متوجہ ہوں اور آپ کے اور ان کے وسیلے سے اُس ہستی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو کہ بڑی قدرت اور مشیت کا مالک ہے (اور دعا کرتا ہوں کہ) وہ مجھ پر اور ان سب پر درود بھیجے۔ (صحیفۃ الصلوٰۃ ص۱۰۴)

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۴۶)

۸۔ اسماعیلیوں کی مشرکین عرب کی دعاؤں سے ملتی جلتی دعا بوقت ذبح حیوان عقیقہ

"بسم اللہ وبسم رسول اللہ وبسم امیر المومنین علی بن ابی طالب وبسم مولاتنا فاطمۃ الزہراؑ وبسم مولانا الحسن وبسم الطیب ابی القاسم امیر المومنین صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ (صحیفۃ الصلوٰۃ عقیقہ کی دعا ص۹۷)

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۴۷)

۹۔ اسماعیلیوں کے نزدیک یہود و نصاریٰ اور بت پرست مشرک نہیں بلکہ حضرت علی کی ولایت میں کسی کو شریک ماننے والے مشرک ہیں

"اسماعیلی دعوت کی کتابوں میں اکثر مقامات پر یہ کہا گیا ہے کہ " الشرک فی الحدود لا فی المعبود"

یعنی حدود دین کے بارے میں شرک ہو سکتا ہے معبود میں نہیں ہو سکتا۔" بحوالہ اسماعیلی مذہب ص۷۹

(نوٹ) اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ذات وصفات میں کسی کو شریک و سہیم ماننے والا شخص مشرک نہیں بلکہ (ان کے) (امام کی بجائے دوسرے کو امام تسلیم کرنے والے مشرک ہیں -) از اصغر علی

"مولانا جعفر صادق نے فرمایا کہ آیت کریمہ :- ویل للمشرکین الذین لا یؤتون الزکوٰۃ۔ میں مشرکین وہ افراد ہیں جنہوں نے حضرت علی کی ولایت میں شرک کیا" کتاب الکشف ص۱۳۱

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۴۹)

وہ سید نا مؤید اپنی ایک مجلس میں فرماتے ہیں کہ یہود شرک سے بری ہیں کیونکہ باری تعالیٰ کے متعلق ان کا اور مسلمانوں کا عقیدہ ایک ہی ہے ۔ نصاریٰ مشرک نہیں کہے جا سکتے ، اگرچہ وہ تین کو ملا کر ایک کہتے ہیں ۔ ثنویہ بھی مشرکین میں شامل نہیں کیونکہ وہ ضد کے قائل ہیں اور ضد غیر شریک ہے اب صرف عبدۃ الاصنام یعنی بتوں کی پوجا کرنے والے باقی رہ گئے یہ لوگ عقلاء مکلفین میں ہی داخل نہیں ہیں کہ ان کو مشرکین کہا جا سکے ۔ کلام مجید میں مشرکین کا ذکر تو ہے لہٰذا ان کا وجود ہونا چاہیئے اس لئے مشرک وہ ہے جو رسول ہونے کا دعویٰ کرے اور وہ رسول نہ ہو یا جو وصی ہونے کا دعویٰ کرے اور وہ وصی نہ ہو اور یہی شرک صحیح ہے ۔

ذرنی والمکذبین سے وہ افراد مراد ہیں جنہوں نے حضرت علی کی ولایت کو جھٹلایا (شرح الاخبار ص ٦٦/٢) ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ٤٩

"لئن اشرکت لیحبطن عملک" کی تفسیر (اسماعیلیوں کے ہاں) یہ ہے کہ اے رسول ! اگر تم نے کسی اور کا تقرر کر کے اسے علی کے ساتھ امر خلافت میں شریک کیا تو آپ کے اعمال برباد ہو جائیں گے ۔ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب بتفسیر لیسیر ص ٥٠

"١٠ ۔ (اسماعیلیوں کے ہاں) (از اصغر علی) حضرت آدم اور ان کی حقیقت ہمارے دور ستر کے پہلے پہلے ناطق (رسول) یا مستودع تخوم بن بخلاج ہیں جن کا نام عبداللہ ہے لیکن یہ عام طور پر آدم کے نام سے مشہور ہیں ان کو دور کشف کے آخری مستقر امام ہنید نے قائم کیا اسی وجہ سے یہ آدم کے مقیم کہے جاتے ہیں (سرائر النطقاء ، از جعفر بن منصور الیمن ص ٢٩ اور ص ٦٤ حضرت آدم کے قصے کی تاویل بھی ملاحظ فرمایئے) ۔

جب انہوں نے دیکھا کہ دین میں فترت (سستی) (از اصغر علی) واقع ہو گئی ہے اور لوگ ان کی طاعت سے پھرتے جاتے ہیں اور ان میں یہ صلاحیت باقی نہیں رہی کہ انہیں عام طور پر کھلم کھلا علم باطن کی تعلیم دی جائے تو انہوں نے دور ستر کی تمہید شروع کی یعنی خود بھی چھپ گئے اور علم باطن کو بھی عام لوگوں سے چھپا دیا اور اپنی دعوت کے حُدود (یعنی ارکان) میں سے جن

کی تمثیل مٹی سے دی گئی ہے ایک حد کو اپنا نائب مقرر کیا اور اسے یہ حکم دیا کہ وہ ظاہری شریعت کی طرف تمام لوگوں کو دعوت دے لیکن علوم باطن یا تاویل چند خاص لوگوں کے سوا جو اس کے مستحق ہوں کسی کو نہ بتائے آدم کی پیدائش کی یہی تفسیر ہے۔ آیت کریمہ ، واذ قال ربك للملئكة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابليس ، میں "رب" سے امام مستقر مراد ہے جنہوں نے ملئکہ یعنی اپنے حدود سے کہا کہ میں آدم کو تمہارا صدر مقرر کرنے والا ہوں تم ان کی اطاعت کرو۔ حضرت آدم کا بڑا دشمن شیطن جو باطنی دعوت میں شریک تھا اُس نے انہیں علم ظاہر کے ساتھ علم باطن بھی لوگوں کو بتائے اور قائم القیامۃ کے رتبے پر کچھ روشنی ڈالنے کی رغبت دلائی ان سے یہ کہا کہ اگر وہ ایسا کریں تو ان کا مشن ترقی کرے گا اور ان کی دعوت میں لوگ کثرت سے داخل ہوں گے یعنی اس درخت کے پھل کھانے کی رغبت دلائی جس کے استعمال کی امام مستقر نے ممانعت کی تھی حضرت آدم دھوکے میں آگئے اور علم باطن کے چند نکتے عوام پر ظاہر کر دیئے گئے ________ اس جرم کے سرزد ہوتے ہی وہ اپنی جنت یعنی باطنی دعوت سے نکال دیئے گئے ۔ اور ظاہری دعوت کے صدر مقرر کیے گئے ۔ اس زمانے سے علم باطن کی تعلیم کے لئے آدم نے اپنے وصی ہابیل کو مقرر کیا ۔ دورستر میں ظاہری شریعت کا معلم ناطق یعنی رسول ہوتا ہے اور باطنی شریعت کا معلم اساس یعنی وصی ہوتا ہے دور کشف میں اس تقسیم کار کی ضرورت نہیں پڑتی ۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں کیونکہ اس وقت ظاہری شریعت یعنی اعمال مرتفع ہو جاتے ہیں محض باطنی شریعت یعنی علم باطن باقی رہ جاتا ہے ۔ (سرائر النطقاء از سید جعفر بن منصور الیمن ص ۲۹ ، ص ۶۴)

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۵۷)

(نوٹ) اسمٰعیلی فرقہ پیغمبروں کے معجزات اور خوارق کا قائل نہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہ سب غیر فطری باتیں ہیں اس لئے انہوں نے پیغمبروں کے تمام معجزات اور خوارق عادت حالات کی تاویل بلا تحریف کر ڈالی اور یوں معجزات تسلیم نہ کرنے کا ایک راستہ تلاش کر لیا ۔ اس کے لئے ملاحظہ ہو اساس التاویل از قاضی نعمان بن محمد ۔ از اصغر علی

۱۱ - آنحضرت صلعم کے بعد اجراء نبوت جدیدہ اور نسخ و تعطیل شریعت محمدیہ کا عقیدہ

"حضرت آدم کے بعد آپ کے قائم مقام آپ کے وصی ہابیل ہوئے۔ ہابیل نے دعوت باطن کے لئے اپنا ایک مددگار مقرر کیا جسے حجت کہتے ہیں اور جو آپ کے بعد آپ کے جانشین ہوئے اسی طرح آپ کے دور میں یکے بعد دیگرے ائمہ ہوتے رہے یہاں تک کہ ناطق ثانی (یعنی رسول ثانی) حضرت نوح کا دور آیا۔ جن کو آپ کے زمانے کے مستقر امام مولانا ہود نے قائم کیا آپ کے وصی مولانا سام تھے آپ کے دور کے بعد ناطق ثالث (یعنی تیسرے رسول) حضرت ابراہیم کا دور شروع ہوا آپ اپنے دور کے مستقر امام بھی تھے گویا آپ مستقر امام بھی ظاہر ہو گئے اسی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم چاروں مراتب نبوت رسالت، وصایت اور امامت کے مالک تھے آپ نے حضرت اسحٰق کو ظاہری شریعت کے لئے اور حضرت اسمٰعیل کو باطنی شریعت کے لئے قائم کیا۔ وفدیناہ بذبح عظیم کی یہی تفسیر ہے۔ آپ کے دور کے بعد ناطق رابع (یعنی چوتھے رسول) حضرت موسیٰ کا دور شروع ہوا جو مستقر امام نہ تھے آپ کے مقیم مولانا اد اور آپ کے وصی مولانا ہارون تھے آپ کے دور کے بعد ناطق خامس (یعنی پانچویں رسول) حضرت عیسیٰ کا دور شروع ہوا جن کے مقیم مولانا خزیمہ اور وصی شمعون باصفا تھے آپ کے دور کے بعد ناطق سادس (یعنی چھٹے رسول) آنحضرت صلعم کا دور شروع ہوا آپ کے مقیم مولانا ابو طالب اور وصی مولانا علی تھے آپ کے دور کے بعد ناطق سابع (یعنی ساتویں رسول) مولانا محمد بن اسمٰعیل کا دور شروع ہوا جو دور روحانی اور قائم کا دور تھا۔ یہ سب انبیاء اس وجہ سے نطقاء کہے جاتے ہیں کہ ان میں سے ہر نبی نے اپنے پیش رو نبی کی شریعت کو معطل یعنی منسوخ کر کے ایک جدید شریعت وضع کی چنانچہ مولانا محمد ابن اسمٰعیل نے شریعت محمدی کے ظاہر کو معطل کر کے باطنی شریعت جاری کی جیسا کہ آئندہ معلوم ہو گا۔ (دیکھئے اساس التاویل مولفہ سیدنا قاضی نعمان از ابتدائے قصہ آدم اور بالخصوص کتاب الکشف ص ۱۵۲ کی یہ عبارت ملاحظہ ہو۔

النطقاء ھم الذین ینطقون بالتنزیل والشرائع فھم آدم و

نوح وابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ ومحمد وھو احمد ومحمد

المھدی الناطق السابع فھم بیوت وحی اللہ "

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۵۸، ۵۹)

۱۲ - موجودہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں بلکہ صحابہ وغیرہ کی تصنیف ہے	سیدنا قاضی نعمان اور باب الابواب سیدنا حمید الدین کرمانی دونوں کا اس امر پر اتفاق

ہے کہ حضرت علی نے آنحضرت کی وفات کے کچھ ہی بعد قرآن مجید جمع کر کے لوگوں کے رو برو پیش کیا لیکن دشمنی کی وجہ سے اسے قبول نہیں کیا گیا اور کہا گیا کہ ہمارے پاس جو کلام اللہ ہے وہ کافی ہے آپ اپنا نسخہ واپس لے گئے اور یہ فرمایا کہ اب قائم کے سوا اسے کوئی نہیں کھولے گا سیدنا جعفر بن منصور الیمن ایک طویل بحث میں فرماتے ہیں جس طرح یہود و نصاریٰ نے اصلی تورات وانجیل کو چھوڑ کر اپنی رائے اور قیاس سے علیحدہ کتابیں جمع کر لیں مسلمانوں نے بھی اسی طرح کیا - رسولِ خدا صلعم نے کلام اللہ جمع کر کے اسے اپنے اصحاب کے سامنے اپنے وصی کے سپرد فرمایا یہ لوگ اس سے بے پرواہ ہو گئے اور اپنے قیاس و رائے سے ایک الگ قرآن مجید جمع کیا اس کے بعد خلیفہ ثالث نے شیخین کا جمع کیا ہوا نسخہ جلا ڈالا اور ایک دوسرا نسخہ تیار کیا پھر حجاج آیا اور اس نے خلیفہ مذکور کے نسخے کو لے کر آگ میں جھونک دیا اس کے بعد اس میں سے جو چاہا نکال دیا اور ایسی کتاب تالیف کی جو اب ان کے پاس موجود ہے (دیکھئے اساس التاویل فی ذکر وصی رسول اللہ ، معاصم الھدی از سیدنا حمید الدین کرمانی ص۲۱ . سرائر النطقاء ص۱۰۶، ۱۰۷)

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۸ بعنوان مقدمہ)

۱۳ اللہ تعالیٰ کے تمام اوصاف مثلاً خالق ، مالک ، رزاق وغیرہ مجازی ہیں حقیقت میں یہ اوصاف امام الزمان کے ہیں -	" اسمٰعیلی نقطہ نظر اور اعتقاد کے لحاظ

سے اللہ تعالیٰ کے تمام اوصاف مثلاً خالق، مالک، رزاق وغیرہ مجازی (یعنی برائے نام) ہیں حقیقت میں وہ عقل اوّل پر صادق آتے ہیں جو عالم روحانی کا پہلا موجود ہے عالم جسمانی میں ان اوصاف ونعوت سے امام الزمان موصوف ہوتے ہیں کیونکہ وہ اس عالم میں عقل اول کے مقابل ہیں یہاں تک کہ "اللہ" کا لفظ بھی جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا عقلِ اول اور امام پر اطلاق کیا جاتا ہے اس لئے ذات باری تعالیٰ کو مبدع یا غیب بلکہ غیب الغیوب کہتے ہیں اسے کسی وصف سے موصوف کرنا گویا اس کی ذات میں کثرت ثابت کرنا ہے جو شرک کا مترادف ہے،" (باری تعالیٰ سے صفات سلب کر کے اوروں کو ان صفات سے موصوف کرنے کا یہ انوکھا استدلال ہے از اعظم علی) (حوالہ کیلئے ملاحظہ ہو، کنز الولد از سیدنا ابراھیم بن الحسین الحامدی ص ۲۵۶، ص ۲۵۷ فصل بعنوان، عقل اول یا عقل عاشر یا امام الزماں کا خدا تعالیٰ کے اوصاف سے موصوف ہونا)۔ اسمعیلی مذہب ص ۱

"مولانا محمد باقر سے روایت کی جاتی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ "عالم" ہے لیکن اس معنی سے کہ وہ جسے چاہتا ہے اسے علم کی دولت بخش کر عالم بناتا ہے نہ اس معنی سے کہ یہ صفت خود اس کی ذات سے قائم ہے۔ (ملاحظہ ہو راحۃ العقل) اسمعیلی مذہب ص ۲

۱۴۔ اسماعیلیوں کے ہاں عقلِ اوّل کا مقام و مرتبہ

"(اسماعیلی عقائد کے اعتبار سے) تمام موجودات کی علت اُولیٰ اور محرک اُولیٰ "موجود اول" ہے جس کا نام "عقل اوّل" ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس نے اپنی ذات کو پہچان لیا یہی ملک مقرب اور اسم اعظم ہے بلکہ یہی خالق اور باری اور مصوّر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۱۔ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ (اسماعیلی) شریعت کی اصطلاح میں اسے عقل نہیں کہتے بلکہ قلم کہتے ہیں۔ (فلاسفۂ یونان کی تقلید کرتے ہوئے اسماعیلیوں نے یہ عقیدہ اختیار کر لیا کہ) (اعظم علی) چونکہ باری تعالیٰ کی ذات میں کسی قسم کی نہ تو کثرت ہے اور نہ ترکیب اس لئے اس سے صرف عقل اوّل ہی کا صُدُور

ہوا جو ایک ہی ہے۔ اگر باری تعالیٰ ایک ہوتا تو اس سے دو موجود صادر ہوتے کیونکہ ایک کے بعد دو کا رتبہ ہے۔ (حاصل یہ کہ واحد یعنی ایک ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی صفت نہیں "از اصغر علی) " بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۳

(نوٹ) حکمائے یونان بھی بقول "لا یصدر عن الواحد الا الواحد" موجودات کا نظام تخلیق ایسے ہی بتایا ہے (جو کہ ان کے لامذہب دماغ کی ایجاد ہے) از اصغر علی

(بحوالہ حاشیہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۳)

(حوالہ کیلئے مندرجہ ذیل عبارت غور سے پڑھئے۔ المبدع الاول۔ الناطق (المصور) المنبعث الاول، الاساس (الباری) الموجود الثالث۔ الامام (الخالق) فجمع اللہ تعالیٰ المراتب الثلاثۃ فی ایۃ واحدۃ ونسبہا الی الاول فقال ہو اللہ الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنیٰ ای لہ المراتب الثلاثۃ التی دون ذلک (راحۃ العقل المشرع السادس من السور السابع) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص۳

۱۵۔ عبدالمطلب اور ابوطالب پیغمبر تھے بلکہ پیغمبر گر اور رسول ساز تھے انہوں نے ہی آنحضرت صلعم کو پیغمبری بخشی تھی	"آنحضرت صلعم کے دادا مولانا

عبدالمطلب حضرت ابراھیمؑ کی ذریت سے ہیں آپ بھی حضرت ابراھیم کی طرح حضرت عیسیٰ کے دور میں مستقر امام تھے یعنی آپ میں نبوت، رسالت، وصایت اور امامت چاروں مراتب جمع تھے آپ نے اپنے دو۲ فرزندوں مولانا عبداللہ اور مولانا ابوطالب کو خدا کے امر و وحی سے الگ الگ رتبے دیئے پہلے کو نبوت و رسالت کے رتبے دے کر ظاہری دعوت کا صدر بنایا اور دوسرے کو وصایت و امامت کا درجہ دیکر باطنی دعوت کا رئیس مقرر کیا۔

(کنز الولد ص۲۹۶، الانوار اللطیفہ فصل ۵ باب ۱ سرادق ۳ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص۶۳)

"مولانا عبداللہ کے انتقال کے وقت آنحضرت صلعم پیدا نہیں ہوئے تھے اسی لئے مولانا عبدالمطلب نے اپنے فرزند مولانا ابوطالب پر نص کر کے انہیں آنحضرت صلعم کا کفیل بنایا

اسی وجہ سے مولانا ابوطالب "ذوالکفل" کہلاتے ہیں تاکہ آپ اپنے انتقال کے وقت نبوت و رسالت کا رتبہ آنحضرت صلعم کے سپرد کر دیں۔ مولانا ابوطالب نے خدیجہ بنت خویلد، میسرہ بحیرا (راھب) اور ورقا کو "حجت" کے رتبے میں قائم کیا آپ کے بارہ نقیب تھے کیونکہ کیونکہ آپ صاحب ودیعت یعنی صاحب امانت تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے دور میں ہوا، موسیٰ یوشع بن نون کو اپنے فرزند ہارون کے لئے جو سن بلوغ کو نہیں پہنچے تھے مستودع بنایا۔

(سرائر النطقا ص ۱۳۸ تا ص ۱۴۰) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۳ ص ۶۴)

مولانا ابوطالب نے نبوت و رسالت کا رتبہ آنحضرت صلعم کو اور وصایت اور امامت کا درجہ مولانا علی کو دیا۔ مولانا عبداللہ کے قائم مقام آنحضرت صلعم اور مولانا ابوطالب کے جانشین مولانا علی ہوئے۔ ایک دوسری روایت میں یہ ہے کہ مولانا عبداللہ نے اپنے انتقال کے وقت اپنے والد مولانا عبدالمطلب کو آنحضرت صلعم کا کفیل بنایا تاکہ وہ اپنے بعد نبوت و رسالت کا عہدہ آنحضرت کے سپرد کر دیں۔ (کنز الولد ص ۲۹۶)

بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۴

"مولانا ابوطالب کی شان عظمت و جلالت اس سے ظاہر ہے کہ آپ میں بھی مولانا عبدالمطلب کی طرح چاروں مراتب جمع ہو گئے تھے (۔: الانوار اللطیفہ فصل ۵ باب ۱ سرادق ۳)

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۴)

" آپ نے اپنی حجت حضرت خدیجہ کو آپ کی بعثت کے ایک روز بعد سہ شنبہ کو ظہر کے وقت اللہ تعالیٰ کے امر و وحی سے یہ حکم دیا کہ وہ آنحضرت صلعم اور مولانا علی کو اپنے پانچ "حدود" کے سامنے بلا کر آنحضرت صلعم کو رتبہ وصایت و امامت کے متعلق مولانا علی کے کفیل اور مستودع بنائیں۔ چنانچہ حضرت خدیجہ نے آپ کے حکم کے متعلق عمل کیا اور شرح و بسط سے آنحضرت صلعم کے سامنے کہا کہ مولانا علی آپ کے وصی اور آپ کے علم کے وارث ہیں اور آپ کی یعنی مولانا علی کی ذات وہ ہے جس میں چاروں مراتب نبوت

رسالت وصایت اور امامت جمع ہیں۔

ان یستکفل محمداً العلی علی رتبة الوصایة والامامة ویستودع فیہما (ومولانا علی) ھو الذی تجتمع الیہ المواتب الاربع وھو مستقر الباطن

(کنز الولد ص ۵۱۵) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۴ ص ۶۵)

۱۶ - بحیرا راہب اور چار دیگر آدمی آنحضرت صلعم کے استاد تھے اور خدیجہ آپ کی استانی تھیں جن سے آپ نے تکمیل علوم کی

"پانچ ارکان دعوت جو آنحضرت صلعم اور آپ کے "رب" یعنی مولانا ابوطالب کے درمیان معلموں کی حیثیت سے تھے ان کے نام یہ ہیں:۔

(۱) ابی بن کعب (۲) زید بن عمرو (۳) عمرو بن نفیل (۴) زید بن اسامہ (۵) بحیرا راہب یہ پانچ ارکان ولایت، طہارت، صلوٰۃ زکوٰۃ اور صوم کے مقابل ہیں گویا ہر ایک نے آنحضرت صلعم کو ایک رکن شریعت کی تعلیم دی آخر میں آپ نے حضرت خدیجہ سے تعلیم پائی (کنز الولد ص ۴۹۷، ص ۵۱۵) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۶۵

۱۷ - نبی اکرم صلعم غیر معصوم تھے مگر حضرت علی اور باقی سب امام معصوم تھے اور نبی اکرم صلعم سے چار درجے افضل تھے۔

"سیدنا جعفر بن منصور الیمن کہتے ہیں کہ تمام انبیاء کی حد تنزیل ہے ان کی شریعتوں میں اختلاف اور رشبہ پایا جاتا ہے ان سے گناہ سرزد ہوئے کیونکہ انہوں نے ایسے مراتب طلب کئے جن کے وہ مستحق نہ تھے وہ سب غیر معصوم تھے اُن میں آنحضرت بھی شامل ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ خود آپ کو خطاب کر کے فرماتا ہے۔

انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر" بخلاف اس کے آپ کے وصی مولانا علی اور آپ کی نسل سے جتنے ائمہ ہوئے اُن کی حد تاویل ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ماتری فی خلق الرحمٰن من تفاوت، انہوں نے ایسے مراتب طلب نہیں کئے جن کے وہ مستحق نہ تھے۔ یہ سب ملائکہ بالفعل اور معصوم ہیں اور چار درجے انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں۔ سیدنا موصوف

نے اس مقام پر طویل بحث کی ہے جو تقریباً چھ صفحوں پر مشتمل ہے ان کے بعض حصے بجنسہٖ

یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ الملٰئکۃ المقربون هم الائمۃ المعصومون وهم افضل

من الرسل المويدين — لا يعصون الله ما امرهم ويفعلون ما يومرون

— والملٰئکۃ بالفعل هم المقربون فوق الرسل باربع درجات لان الانبياء وقعت

منهم الذنوب والمعاصى ثم نالتهم التوبة والرحمة اذ عصيانهم متوجا الى

الطاعۃ فكانوا غير معصومين لطلبهم مراتب فوق مراتبهم لم يستحقوها

وكان اُسسهم معصومين لانهم لم يطلبوا فوق حدهم كادم وما ذكره الله

من عصيانه ويوسف وموسى وداوٗد وما حكى الله فى قصة نبينا محمد فى

قوله ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر وليس بين الرسل والملٰئکۃ

مساواة فى الحقيقۃ — وكذلك ان المومنين المعصومين لا تجرى عليهم

الذنوب كما ان الذنوب لا تجرى على المويدين من الملٰئکۃ۔

(سرائر النطقاء ص ۶۵ ص ۶۶ ۔ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ، ۱۱)

۱۸ ۔ اقرار ولایت علی کے بغیر ہر نیک عمل بے کار ہے حتیٰ کہ جس پیغمبر نے ان کی ولایت کا اقرار نہیں کیا اس سے پیغمبری چھین لی گئی	اسماعیلیوں کی حقائق کی اکثر کتابوں میں یہ ہے کہ

" آنحضرت صلعم اسحاقی دور کے صرف مستجیبین کے مجمع تھے یعنی اس دور کے مستجیبین کی صورتیں آپ میں جمع تھیں اور مولانا علی میں دور فترات کے تین ہزار سال اور دور ستر کے مولانا ہاشم تک تمام مقامات یعنی حدود عالیہ اور هیاکل نورانیہ جمع تھے ۔ کسی نبی کی توبہ، کسی ولی کا انتخاب، کسی ولی کی امامت اور کسی عامل کا عمل اگرچہ کہ وہ عبادت میں فنا ہو جائے درست نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے ساتھ مولانا علی کی ولایت نہ ہو جس نبی نے آپ کی ولایت کا اقرار نہیں کیا اس کی نبوت ساقط ہو گئی (یعنی چھین لی گئی) (امیر المومنین علی) بہر حال کسی عامل کا عمل آپ کی ولایت کے بغیر مقبول نہ ہوگا ۔

ان الله لا يقبل توبۃ نبى ولا اصطفا ولى ولا امامۃ وصى ولا عمل طاعۃ من عامل ولو

تقطع فی العبادۃ والاجتہاد الابولایۃ علی بن ابی طالب فمن اتی بغیر ولایۃ علی اسقطت نبوتہ ووصایۃ وصالح عملہ ولا زکالہ عمل (سرائر النطقاء از سیدنا جعفر بن منصور الیمن صہ ۱۲۵ - بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام صہ ۷۲)

(نوٹ: سیدنا جعفر بن منصور الیمن، مولانا معز کے باب الابواب تھے اور انہوں نے اسماعیلی دعوت کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا: بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام صہ ۴۲

۱۹ - حضرت علی عمر بھر آنحضرتؐ کے ساتھ کارِ نبوت میں شریک رہے - "آٹھویں داعی مطلق سیدنا حسین بن علی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم اور مولانا علی دونوں کا مرتبہ اور درجہ ایک تھا ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں بلکہ دونوں مساوی ہیں جس نے یہ اعتقاد رکھا کہ ایک دوسرے سے افضل ہے اس نے ایک میں غلو کیا اور دوسرے میں تقصیر کی (اے مومن!) تو یہی اعتقاد رکھ - جس کا اعتقاد اس کے خلاف ہو اس پر خدا کی لعنت (المبدأ والمعاد صہ ۳۵) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام صہ ۴۳

" دونوں میں مساوات یہاں تک تھی کہ بقول سیدنا ادریس، مولانا علی آنحضرتؐ کی زندگی تک آپ کے ساتھ رسالت میں بھی شریک تھے اور آپ (یعنی علیؓ) درجہ نبوت پر فائز تھے (زہر المعانی صہ ۴۵) زہر المعانی کی اصل عبارت ملاحظہ ہو -

قال رسول اللہ صلعم فلما نلت کمال المراتب رفعت علیاً الی المنزلۃ التی رفعت وساویتہ فی الدرجۃ التی ملکت — وقلت ہو منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ عند اکمال ہارون منزلۃ الرسالۃ وقلت ان علیا فی ذلک الوقت قد حاز درجۃ النبوۃ — وھذا تاویل قولی " انہ لانبی بعدی " کی شرح کی جاتی ہے کہ مولانا علی آنحضرت صلعم کے ساتھ آپ کی زندگی تک کارِ نبوت میں شریک رہے -

(بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام صہ ۴۳)

۲۰ - حضرت علی کو نبوت سمیت چار اعلیٰ مراتب تھے - " (مولانا علی) ھو الذی تجتمع

الیہ المراتب الاربع وھو مستقر الباطن - یعنی حضرت علی میں چاروں مراتب یعنی نبوت، رسالت، وصایت اور امامت جمع تھے اور آپ باطن مستقر ہیں (کنز الولد ص ۵۱۵)

بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۴۳

۲۱ - مولانا علی غافر خطیئۃ الرسول نفس اللہ اور معبود الملئکہ اعلیٰ

اس بارے میں سیدنا جعفر بن منصور الیمن کی یہ تین روایتیں ملاحظہ فرمائیں

(۱) وقد روی عن رسول اللہ صلعم انہ قال علی رؤس الاشہاد وھو آخذ بید علی بن ابی طالب وقد علی بہ المنبر معہ و الناس محدقون بہ فقال بعد حمد اللہ وثنائہ! ھذا علی اخی ـــ والخلیفۃ من بعدی ـــ وابو عترتی وساتر عوراتی ومفرج کوبتی وغافر خطیئتی (سرائر النطقاء -

از سیدنا جعفر بن منصور الیمن ص ۱۲۵، ص ۲۰۹

(۲) وروی عن اسد الھجری انہ قال سمعت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب یقول فی محضر من شیعتہ واصحابہ - ما آمن باللہ ولا اقر بنبوۃ رسولہ من لم یقر بولایتی وان سلیمٰن بن داؤد سأل اللہ ان یعطیہ ملکا لا ینبغی لاحد من بعدہ فاجاب اللہ سؤالہ ـــ فاعجب بملکہ فعرضت علیہ ولایتی فتوقف عن ولایتی فسلبہ اللہ ملکہ وابتلاہ بالجسد علی کرسیہ وسقطت نبوتہ اربعین یوما حتی آمن بی واقر بولایتی فرد اللہ علیہ ما سلبہ وکشف عنہ بلاءہ وکذلک داؤد علیہ السلام امر بالحکم بین الناس فحکم واعجب بما صار الیہ فعرضت علیہ ولایتی فتوقف فابتلاہ اللہ بما ذکرہ من بلاء وکذلک یونس عرضت علیہ

ولایتی فتوقف فابتلاہ اللہ بالحوت فابتلعہ کما قال اللہ تعالیٰ
فلولا انہ کان من المسبحین للبث فی بطنہ الی یوم یبعثون
فلما اقر بولایتی وعرفنی خلصہ اللہ مما ابتلاہ ۔ فما من نبی
الا وعرضت علیہ ولایتی فمن سارع الی الاجابۃ بالولایۃ
کان من المرسلین ومن ابطأ عن الاجابۃ بولایتی والاقرار
بی کان غیر مرسل آلاان ولایتی ولایۃ اللہ ۔

وھو قولہ :۔ ھنالک الولایۃ للہ الحق ۔ فھی ولایتی فمن اقربھا
فقد اقر باللہ واعترف بوحدانیتہ واقر لمحمد بالنبوۃ و
من انکرھا فقد انکر اللہ وکفر بہ وانکر رسولہ ولم یومن بہ
وروی عن ابی ذر جندب انہ قال سمعت امیر المؤمنین علی
بن ابی طالب وھو یقول انا دین اللہ حقاً وانا توحید اللہ
حقاً وانا نفس اللہ حقاً لا یقولھا غیری ولا یدعیھا غیری
مدع الاکاذب ۔

(نوٹ) یہ روایت عیسائیت کا چربہ ہے الوہیت کے علاوہ بھی عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں انہوں نے اسی قسم کا غلو کیا ہے ملاحظہ ہو شہرستانی صفحہ ۱۷۲ ۔
قالت النصاری المسیح ھو الذی بہ غفر زلۃ آدم وھو الذی یحاسب الخلق) شہرستانی کی یہ عبارت، ہمارے اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام کے صفحہ ۱۸ پر ملاحظہ ہو ۔

(۳) وروی عن رسول اللہ صلعم انہ قال لما عرج بی الی السمأ
الرابعۃ رأیت علیاً جالساً علی کرسی الکرامۃ والملئکۃ
حافون بہ یعظمونہ ویعبدونہ ویسبحونہ ویقدسونہ

فلقت لحبیبی جبریل سبقنی اخی علی الی ھذا المقام فقال لی

یا محمد ان الملئکۃ شکت الی اللہ تعالی شدہ شوقھا الی علی

لعلمھا بعلوہ وحنزلتہ وسئلت النظر الیہ فخلق اللہ ھذا اللک

علی صورۃ علی والزمھم طاعتہ فکلما اشتاقو الی علی نظروا الی

ھذا فیعبدونہ ویسبحونہ ویقدسونہ وذلک قولہ عزوجل ۔

ھو الذی فی السماء الہ وفی الارض الہ وھو الحکیم العلیم

وقد قال رسول اللہ صلعم النظر الی وجہ علی عبادۃ ۔

(سرائر النطقا ص ۲۸۲ ، ص ۳۱۳ فی آخر الکتاب)

ترجمہ ۱:- آنحضرت صلعم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ ایک روز منبر پر تشریف رکھتے تھے اور لوگ آپ کو گھیرے ہوئے تھے آپنے برسر عام مولانا علی کا ہاتھ پکڑ کر حمد وثنا کے بعد فرمایا اے لوگو ! - یہ علی میرے بھائی ہیں اور میرے بعد میرے خلیفہ ہیں اور میری عترت کے باپ اور میرے راز کے پردہ پوش اور میری تکلیفیں دور کرنے والے اور میری خطا معاف کرنے والے ہیں

ترجمہ (۲) اسد ہجری سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے مولانا علی کو اپنے شیعہ کی مجلس میں یہ فرماتے سنا کہ جو میری ولایت کا اقرار نہ کرے وہ مومن نہیں اور نہ وہ آنحضرت کی رسالت کا معتر ہے ۔ بے شک حضرت سلیمان نے اللہ تعالی سے ایک ایسا ملک مانگا جو کسی کو آپ کے بعد سزاوار نہ ہو اللہ تعالی نے آپ کی دعا قبول فرمائی آپ ملک پر مغرور ہو گئے آپ پر میری ولایت پیش کی گئی لیکن آپنے اس کے ماننے سے توقف کیا اس لئے اللہ تعالی نے آپ سے ملک چھین لیا اور آپ کی کرسی پر دھڑ لا ڈالنے سے آپ کو مبتلا کیا (والقینا علی کرسیہ جسداً) اور آپ کی نبوت چالیس روز تک چھن گئی یہاں تک کہ آپ مجھ پر ایمان لائے اور میری ولایت کا اقرار کیا پھر اللہ تعالی نے جو کچھ آپ سے چھین لیا تھا اسے

واپس کردیا اور آپ کی بلاء دور کی اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو حکم دیا کہ وہ
لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں آپ نے فیصلے کئے جس کی وجہ سے آپ مغرور ہو گئے
پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر میری ولایت پیش کی آپ نے بھی توقف کیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ
کو گرفتار بلا کیا۔ اسی طرح حضرت یونس پر میری ولایت پیش کی گئی آپ نے بھی توقف
کیا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے ذریعے آپ پر بلاء نازل کی مچھلی آپ کو نگل گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے۔ اگر وہ تسبیح نہ کرتے تو قیامت کے دن تک مچھلی کے پیٹ میں ہی رہتے
جب آپ نے میری ولایت کا اقرار کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصیبت سے نجات دی۔
کوئی نبی ایسا نہیں گزرا۔ جس پر میری ولایت پیش نہ کی گئی ہو۔ جس نے اسے جلد قبول
کر لیا۔ وہ مرسلین میں شمار کر لیا گیا اور جس نے اس کے قبول کرنے میں دیر کی اور میرا اقرار
نہ کیا وہ غیر مرسل ٹھہرا۔ خبردار! میری ولایت خدا کی ولایت ہے اور یہی معنی ہیں
اللہ تعالیٰ کے قول۔

هنالك الولاية الحق کے معنی سب ولایت خدائے برحق ہی کو ہے
جس نے اس کا اقرار کیا اس نے خدا کی وحدانیت اور رسول کی نبوت کا اقرار کیا اور ان
پر ایمان لایا۔ روایت ہے ابوذر جندب سے کہ آپ نے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کو
یہ کہتے سنا کہ میں حقیقت میں خدا کا دین ہوں۔ خدا کی توحید ہوں اور خدا کا نفس ہوں (یعنی
خود خدا ہوں) میرے سوا کوئی شخص ایسا نہیں کر سکتا۔ اور نہ ایسا دعویٰ کر سکتا
ہے اگر دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے۔

ترجمہ ۳۔ آنحضرت سے روایت کی گئی ہے کہ معراج میں جب چوتھے آسمان پر پہنچا تو
دیکھتا کیا ہوں کہ علی کرسی کرامت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور فرشتے آپ کو گھیرے ہوئے
ہیں۔ وہ آپ کی عبادت تسبیح اور تقدیس کر رہے ہیں میں نے اپنے دوست
جبرئیل سے پوچھا کہ علی اس مقام پر مجھ سے پہلے پہنچ گئے ہیں جبرئیل نے کہا
فرشتوں نے علی کے بلند مرتبہ کی وجہ سے آپ کو دیکھنے کا بہت شوق ظاہر کیا اس
لئے اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو آپ کی صورت میں پیدا کیا اور ان پر اس کی عبادت فرض کی

جب کبھی وہ آپ کو دیکھنے کے مشتاق ہوتے ہیں تو اس کو دیکھ لیتے ہیں اور اس کی عبادت تسبیح و تقدیس کرتے ہیں یہی ہے معنی اللہ تعالیٰ کے قول ۔

هو الذی فی السماء الٰہ و فی الارض الٰہ کے یعنی وہی معبود برحق ہے کہ آسمانوں میں بھی اس کی بندگی ہے اور زمین میں بھی اس کی بندگی ہے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ علی کا منہ دیکھنا عبادت ہے ۔

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام صفحہ ۸۰ تا صفحہ ۸۴)

نوٹ ۱۔ منقولہ بالا روایتوں کے معتبر اور مستند ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ انہیں اسمٰعیلی دعوت کے بانی اور امام مولانا معز کے باب الابواب سیدنا جعفر بن منصور الیمن نے اپنی مہتمم بالشان کتاب سرائر النطقاء میں مدون فرمایا ہے آپ کا یہ فرمانا کہ مولانا علی رسول اللہ کی خطا معاف فرمانے والے ہیں اور نفس اللہ ہیں (یعنی خود خدا ہیں نعوذ باللہ) اور چوتھے آسمان پر فرشتوں کے معبود ہیں جس کی وہ عبادت اور تسبیح و تقدیس کرتے ہیں یہ ایسی غلو آمیز باتیں ہیں ۔ جن کی وجہ سے حضرت علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تو کجا خود اللہ تعالیٰ کے ہم درجہ و ہم پلہ ہو جاتے ہیں فتعالی اللہ عما یشرکون " ۱۰ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب صفحہ ۸۵)

۲۲ - مولا معز کی دعاؤں میں اسماعیلیوں کے خود ساختہ پیغمبر محمد بن اسماعیل کے ذریعہ شریعت محمدیہ کے معطل و منسوخ ہونے کی ایک دعا

" وصلِ یارب علی اخی نبیک سید الاوصیاء المنتجبین وعلی فاطمۃ الزہراءُ سیدۃ نساء العالمین وعلی سبطیہ الحسن والحسین وصل علی القائم بالحق الناطق بالصدق التاسع من جدہ الرسول الثامن من ابیہ الکوثر السابع من آبائہ الائمۃ سابع الرسل من آدم وسابع الاوصیاء من شیث وسابع الائمۃ البررۃ صلوات اللہ علیہم اجمعین کما قلت سبحانہ خلقنا السمٰوٰت و

الارض فی ستة ایام سواء للسائلین ۔ ثم استوی الی السماء و هو استواءُ امر النطقاء بالسابع القائم صلوات اللہ علیہ (کما ذکرنا انفاً) الذی شرفتہ و کرمتہ و عظمتہ و ختمت بہ عالم الطبائع و عطلت بقیامہ ظاہر شریعۃ محمد صلعم الخ (ادعیۃ الایام السبعۃ از مولانا المعز لدین اللہ)

ترجمہ :۔ اور درود بھیج تو یا اللہ اپنے نبی کے بھائی علی پر جو اوصیاء منتجبین کے سردار ہیں اور فاطمۃ الزہراؑ پر جو عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں اور ان کے دونوں نواسوں حسن اور حسین پر اور درود بھیج تو قائم بالحق اور ناطق بالصدق پر جو اپنے نانا رسول سے نویں اور اپنے باپ کوثر سے آٹھویں اور اپنے آبا سے ساتویں ہیں اور جو آدم سے ساتویں رسول اور شیث سے ساتویں وصی اور نیک اماموں سے ساتویں امام ہیں ۔ درود اللہ کا ان سب پر جس طرح فرماتا ہے تو کہ "پیدا کیا ہم نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دن میں پھر بلند ہوا وہ اللہ آسمانوں کی طرف ۔ مراد اس سے ناطقوں کے امر کا بلند ہونا ہے قائم سابع سے درود اللہ ان پر (جیسا کہ ابھی ہم نے ذکر کیا ہے) اور وہ (یعنی محمد بن اسمٰعیل) ایسے ہیں جنہیں تو نے مشرف معظم اور مکرم کیا اور جن کے ذریعے سے تو نے عالم طبائع کو ختم کیا اور شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کیا ۔" بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۹۲

(نوٹ) اوپر کا اقتباس مولانا معز کی سات دعاؤں سے لیا گیا ہے جن میں ہر دعا ایک دن کے لئے مخصوص ہے ہر دعا میں ایک ناطق (یعنی رسول) اُن کے وصی اور چھ اماموں کا ذکر ہے ۔ پہلی یکشنبہ کی دعا میں حضرت آدم کا بیان ہے اسی طرح سلسلہ وار سات دعاؤں میں سات ناطقوں (یعنی رسولوں) اور ان کے حدود پر درود بھیجا گیا ہے (ان سات دعاؤں کو بخوف طوالت ہم نے یہاں ذکر نہیں کیا صرف شنبہ کی آخری دعا (مع ترجمہ) نقل کر دی ہے جس میں مولانا محمد بن اسمٰعیل کی شان بتائی گئی ہے کہ وہ نبی اکرم صلعم کے بعد رسول بنا کر بھیجے گئے جنہوں نے شریعت محمدیہ کو منسوخ کر دیا یہ محمد بن اسماعیل، امام جعفر صادقؑ کے پوتے ہیں،

(از اصغر علی)

اسمٰعیلی مذہب کی حقیقت دریافت کرنے کے لئے محقق کو اس سے بڑھ کر کسی اور دوسرے حوالے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ یہ ان کے ایسے امام کی دعا ہے جن کی شان بہت بڑی ہے آپ ظہور کے اماموں کے چوتھے اور مولانا حسن سے چودھویں امام ہیں اور اور اسمٰعیلی اصول کے لحاظ سے چوتھا اور ساتواں اعلیٰ اور افضل ہوتا ہے (اسی وجہ سے اسماعیلی فرقے کو فرقہ سبعیہ بھی کہا جاتا ہے۔ از صغر علی) حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو زہر المعانی از سیدنا ادریس صفحہ ۵۶۸ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۹۵ ۔

"۲۳ - رسول اللہ صلعم کا اپنی اذان میں مولانا محمد بن اسمٰعیل اور مولانا القائم محمد بن عبداللہ المہدی کی رسالت کی گواہی دینا ۔	دور ستر کے دوسرے داعی مطلق سیدنا ابراھیم

ابن الحسین الحامدی المتوفی ۵۵۷ھ جو ظہور کے آخری زمانے میں مولانا آمر کے عہد میں موجود تھے اپنی مہتم بالشان کتاب کنز الولد میں اس طرح ارشاد فرماتے ہیں ۔

واما محمد بن اسمٰعیل فهو متم شریعته (ای شریعة محمد صلعم) وموفیها حقوقها وحدودها وهو السابع من الرسل - بیان ذلك فی ادعیة مولانا المعز السبعة وهو الذی یشهد (ای النبی صلعم) له وللقائم محمد بن عبد الله المهدی لانه قائم القیامة الوسطی وقائم القیامة الاولی امیر المومنین وقائم القیامة الکبری صاحب الکشف فی اذانه بقوله اشهد ان محمداً رسول الله واشهد ان محمداً رسول الله لان الخلق یشهدون برسالته وهو یشهد لمتم دوره وشریعته ومنهاجه وهو منسوب الی عبد الله بن میمون فی التربیة ۔

ترجمہ :- لیکن محمد بن اسمٰعیل وہ تو محمد (یعنی رسول اللہ صلعم) کی شریعت کے اتمام واکمال کرنے والے اور اس کے حقوق وحدود کو پورا کرنے والے ہیں اور ساتویں رسول ہیں جن کا بیان مولانا معز کی سات دُعاوں میں ہے اور وہ وہی ہیں کہ جن کے لئے اور

قائم محمد بن عبد اللہ المہدی کے لئے آپ (یعنی رسول اللہ صلعم) اشہد اً محمداً رسول اللہ اشہد ان محمداً رسول اللہ کہ کر گواہی دیتے ہیں کیونکہ مولانا محمد بن اسمٰعیل قیامتِ وسطیٰ کے قائم اور امیر المؤمنین یعنی مولانا علی قیامتِ اولیٰ کے قائم اور صاحب الکشف قیامت کبریٰ کے ہیں تمام لوگ آپ (یعنی رسول اللہ صلعم) کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں۔ اور آپ صلعم خود اپنے دور اور شریعت کے پورا کرنے والے کی گواہی دیتے ہیں جو تربیت کے لحاظ سے عبداللہ بن میمون طرف منسوب ہیں (کنز الولد الباب الحادی عشر ص ۵۰۱) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۹۷

(مندرجہ بالا عبارت کا سلیس مطلب یہ ہے کہ از اصغر علی)

اذان کے پہلے کلمے اشہد ان محمداً رسول اللہ میں محمد سے مولانا محمد بن اسمٰعیل اور دوسرے کلمے اشہد ان محمداً رسول اللہ میں محمد سے مولانا القائم محمد بن عبد اللہ المہدی مراد ہیں۔ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی رسالت کی گواہی دیتے رہے"۔

بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۹۷

" ۲۴ - اماموں اور مؤمنین (یعنی اسماعیلیوں) کا اپنی اپنی اذانوں میں رسول اللہ صلعم اور (امام جعفر صادق کے پوتے) محمد بن اسمعیل کی رسالت کی گواہی دینا۔

سیدنا محمد بن طاہر المکاسر سیدنا ابراہیم بن الحسین الحامدی متوفی ۵۸۴ھ اپنی علم حقیقت کی مشہور کتاب الانوار اللطیفہ میں اس طرح فرماتے ہیں:۔

وتسلیمہ (ای تسلیم رسول اللہ صلعم) لمحمد بن اسمٰعیل شہادتہٗ لہٗ بالرسالۃ فی الاذان عند قولہ:۔ اشہد ان محمداً رسول اللہ لان شہادتہٗ صلعم لنفسہ غیر جائزۃ وانما کانت شہادتہٗ لمحمد بن اسماعیل - واما شہادۃ الائمۃ وسائر المسلمین فہی لہ (ای لرسول اللہ صلعم) لانہ الناطق السادس وکون الشہادۃ مثناۃ فی الاذان لما کانت الشہادۃ الاولی لہ (ای لرسول اللہ صلعم) والثانیۃ لمحمد بن اسمعیل

الذی هو متم دوره وهو سابع الرسل والیه اشار مولانا المعز فی دعائه یوم السبت اذ هو الناطق السابع ۔ فاما قائم القیامۃ علی ذکرہ السلام ماھو اعلیٰ من ذلک لانہ غیر منتظم فی سلک الرسل ۔

ترجمہ :۔ اور آپ کے (یعنی رسول اللہ صلعم کے) محمد بن اسمٰعیل کو (علم و حکمت) کے سونپنے کے یہ معنی ہیں کہ آپ نے اپنی اذان میں اشھد ان محمدا رسول اللہ کے محمد (بن اسمٰعیل) کی رسالت کی گواہی دی ہے کیونکہ آپ کی گواہی خود اپنے لئے ناجائز ہے ۔ آپ نے محمد بن اسمٰعیل کی رسالت کی شہادت دی اور اماموں اور دیگر مسلمانوں کی شہادت کے یہ معنی ہیں کہ یہ لوگ آپ صلعم کی اور محمد بن اسمٰعیل کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں ۔ کیونکہ آپ صلعم چھٹے ناطق (یعنی چھٹے رسول) ہیں اور محمد بن اسمٰعیل آپ کے دور کے متم اور ساتویں رسول اور ساتویں ناطق ہیں اذان میں اشھد ان محمداً رسول اللہ کے مکرر ہونے کے یہی معنی ہیں اور اسی کی طرف مولانا معز نے اپنے یوم السبت (شنبہ) کی دعا میں اشارہ فرمایا ہے، لیکن قائم القیامۃ کا معاملہ اس سے اعلیٰ ہے کیونکہ وہ رسولوں کی لڑی میں منسلک نہیں ۔

بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۹۸ ، ص ۹۹

(نوٹ) جب قائم القیامۃ کا امر (یعنی معاملہ) رسول سے اعلیٰ ہے تو اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ وہ الوھیت کے منصب پر فائز ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالہ سے بھی یہ بات بالکل روزِ روشن کی طرح واضح ہے ۔ ملاحظہ ہو نمبر (۲۵) از عنوان

۲۵ امام قائم القیامۃ منصب وحدت والوھیۃ پر فائز و متمکن ہیں اور محمد بن اسمٰعیل رسالت پر ،	"وانساق الامر بعد مولانا الحسین بن علی الی باقی الائمۃ

الی ان انتھی الی مولانا محمد بن اسمٰعیل فکان محمد بن اسمٰعیل متم الدور وخاتم الرسل المنتھیۃ الیہ غایۃ الشرائع المختومۃ بہ المشتمل علی مراتب حدودھا المحیط بعلومھم وھو القائم بالقوۃ صاحب

الكشفة الاولى لان القائم بالفعل هو القائم الكلى الذى هو صاحب
الكشفة الاخرى والبطشة العظمى لان القيامات كثيرة اولها
الماذون المكفوف وآخرها قائم القيامات - وهو الذى يخلف العاشر
فى موضعه بعد ارتفاعه من هذه الدار وانما وقع عليه اسم الناطق
السابع لنطقه بالامر الالهى وقوله "انا" لانه غير منتظم فى سلك نطقاء
دور الستر اذ هو بخلافه وليس هو بمتم ولا رتب بحد وده ولا هو برسول
بل هو منفرد برتبه الوحدة والالوهيته وانما هو لانا محمد بن اسمعيل
المخصوص بذلك لانتظامه فى سلك مقامات دور الستر ونطقاءه
.... فاذا عددت آدم ووصيه ومتمى دوره الستة كان سابعهم ناطقاً
وهو نوح ـــ واذا عددت عيسٰى ووصيه ومتمى دوره الستة كان
سابعهم ناطقاً وهو محمد واذا عددت محمداً ووصيه ومتمى دوره
الستر كان سابعهم ناطقاً وهو محمد بن اسمعيل ـــ اذبقيامه
تمام دور الستر واعتقاد دور الكشف ونسخ شريعة الرسول السادس
صلعم وبذلك نطق مولانا المعز فى دعائه يوم السبت حيث قال ،وعلى
القائم بالحق الناطق بالصدق ـــ سابع الرسل من آدم وسابع
الاوصياء من شيث وسابع الائمة البررة الذى شرفته وعظمته
وكرمته وختمت به عالم الطبائع وعطلت بقيامه ظاهر شريعة محمد
صلعم كل ذلك بالقوه لا بالفعل لكونه قائماً بالقوة -

ترجمہ :- اسی طرح امر امامت مولانا حسین بن علی کے بعد باقی متمین میں جاری رہا
یہاں تک کہ مولانا محمد بن اسمٰعیل تک پہنچا جو دور کے پورا کرنے والے اور آخری رسول ہیں جن
پر شریعتیں منتہی اور ختم ہوئیں اور جو حدود کے مراتب اور ان کے علوم پر محیط ہیں اور قائم بالقوۃ

صاحب کشفِ اولیٰ ہیں کیونکہ قائم بالفعل قائم کلی ہی ہیں جو کشفِ اُخری اور بسطِ عظمیٰ کے صاحب ہیں اس لئے کہ قیامتیں بہت ہیں جن میں پہلی قیامت ماذون مکفوف ہے اور آخری قیامت قائم القیامہ ہے جو اس گھر سے مرتفع ہونے کے بعد عقل عاشر کے خلیفہ ہوں گے اور آپ (یعنی مولانا محمد بن اسمٰعیل یا قائم القیامہ) ناطق سابع اسی لئے کہے گئے کہ آپ نے امر الٰہی بیان فرمایا اور آپ یعنی قائم القیامہ نے "انا" کہا کیونکہ آپ دورِ ستر کے ناطقوں میں شریک نہیں اس لئے کہ آپ اس کے خلاف ہیں اور نہ آپ متم ہیں اور نہ آپ کے لئے حدود کے رتبے ہیں اور نہ آپ رسول ہیں بلکہ آپ مرتبہ وحدت والوحیتہ کے ساتھ منفرد ہیں اور مولانا محمد بن اسمٰعیل کے اس فضیلت (یعنی رسالت) کے ساتھ مخصوص ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ دورِ ستر اور اس کے نطقا میں شامل ہیں۔

(مولانا محمد بن اسمٰعیل کی فضیلت کا مفصل بیان یوں ہے کہ) جب تم آدم اور آپ کے وصی اور آپ کے دور کے چھ متم (امام) شمار کرو تو اُن کا ساتواں امام ناطق ہوگا جو نوح ہیں اور جب تم عیسیٰ اور آپ کے وصی اور آپ کے دور کے متم (امام) گنو تو ان کا ساتواں ناطق ہوگا جو محمد (یعنی محمد صلعم) ہیں اور جب تم محمد صلعم اور آپ کے وصی اور آپ کے دور کے چھ متم (امام) کا حساب لگاؤ تو ان کا ساتواں امام، ناطق ہوگا جو محمد بن اسمٰعیل ہیں اس لئے کہ مولانا محمد بن اسمٰعیل کے قیام سے دورِ ستر پورا ہوا اور دورِ کشف شروع ہوا اور چھٹے رسول (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی شریعت منسوخ ہوئی جو ہمارا اعتقاد ہے اسی وجہ سے مولانا معز اپنی سنیچر کی دُعا میں یہ فرماتے ہیں "درود بھیج تو اے اللہ قائم بالحق ناطق بالصدق پر جو آدم سے ساتویں رسول اور شیث سے ساتویں وصی اور نیک اماموں سے ساتویں امام ہیں جن کو تو نے مشرف معظم مکرم کیا اور جن کے ذریعہ تو نے عالم طبائع کو ختم کیا اور جن کے قیام سے تو نے شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کیا۔ یہ سب بالقوۃ تھا نہ کہ بالفعل اس لئے کہ آپ قائم بالقوۃ ہیں۔ بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۹۹ تا ص ۱۰۱

"نوٹ :- مولانا معز کی دعائیں بالقوہ ذکر نہیں یہ سیدنا محمد بن طاہر کی طرف سے ذاتی اضافہ ہے۔ مولانا معز کی ہفتہ بھر کی دعاؤں میں تو صاف یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آدم کی شریعت کے ظاہر کو نوح کے قیام سے معطل کیا اور نوح کی شریعت کے ظاہر کو ابراھیم کے ظہور سے معطل کیا۔

اسی طرح عیسٰی کی شریعت کے ظاہر کو آنحضرت صلعم کی بعثت سے معطل کیا اور آنحضرت صلعم کی شریعت کے ظاہر کو مولانا محمد بن اسمٰعیل کے قیام سے معطل کیا۔ جب آدم وغیرہ کی شریعتوں کا ظاہر بالفعل معطل کر دیا گیا ہے تو آنحضرت صلعم کی شریعت کا ظاہر بھی مولانا محمد بن اسمٰعیل کے قیام سے بالفعل معطل کر دیا گیا ہے کیونکہ تمام انبیاء کی شریعتوں کی تعطیل ایک ہی نوعیت کی بتائی گئی ہے اور سیاق عبارت سے بھی یہی واضح ہے"۔ (بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۱۱۶ یہ نوٹ ڈاکٹر زاہد علی کے ایک طویل تبصرے کا اختصار ہے۔ اصغر علی)

۲۶ - ساتویں امام یعنی محمد بن اسمٰعیل نے شریعت محمدیہ کو منسوخ کر دیا۔ | " وان السابع هو القائم بتبديل الشريعة لمن عرف ذلك وعقله فاذا ظهر السابع وجب عليهم طاعة وترک الامر الاول الذی قامت الشريعة به۔

ترجمہ :- اور بے شک ساتواں امام ہی وہ امام ہے جو مبدل شریعت ہے (یعنی تبدیل شریعت کا کام انجام دینے والا ہے) یہ بات اس شخص کے لئے ہے جو سمجھتا اور عقل رکھتا ہے۔ جب ساتواں ناطق (یعنی رسول) ظاہر ہوتا ہے تو اس کی طاعت واجب ہوتی ہے اور امر اوّل جس سے شریعت قائم تھی متروک ہو جاتا ہے"۔ (اسرار النطقاء از سیدنا جعفر بن منصور الیمن ص ۹۵) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۱۲۲ تا ۱۲۳

۲۷ - مولانا محمد بن اسمٰعیل کا دور مصطفٰی کو پورا کرنا | وسابع النطقاء وهو متمم دور المصطفىٰ (ترجمہ) ساتویں ناطق ہی آنحضرت صلعم کے دور کو پورا کرنے

والے ہیں :" (کتاب الفترات والقرانات صـ۳) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب صـ۱۲۹

"۲۸ - مولانا محمد بن اسمٰعیل کا ساتواں ناطق (اور مہبط وحی الٰہی) ہونا

ھٰذہ البیوت انما ھی النطقاء الذین ینطقون بالتنزیل و الشرائع فھم آدم ونوح وابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ ومحمد وھو احمد ومحمد المھدی الناطق السابع فھم بیوت وحی اللّٰہ۔

ترجمہ :- یہی گھروہ نطقاء ہیں جو تنزیل اور شرائع بیان کرتے ہیں یعنی لاتے ہیں - وہ آدم، نوح، ابراھیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد جو احمد ہیں اور محمد المہدی جو ساتویں ناطق ہیں یہ سب خدا کی وحی کے گھر ہیں جن میں وحی اترتی رہی "

(کتاب الکشف صـ۵۲) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب صـ۱۲۹

۲۹ - لا الٰہ الا اللّٰہ میں "اللّٰہ" سے مراد امام الزمان ہے

"واعادۃ التکبیر مرتین بعد ذلک (ای بعد حی علیٰ خیر العمل) مثل علی انہ عند انقضاء امر المتمین من الائمۃ یقوم الخلفاء بدعوۃ القائم بتائید الاصلین ثم یقول مرۃ لا الٰہ الا اللّٰہ ای لا قائم الا امام الزمان ولا صاحب العصر الا القائم بباطن الشرائع مجردًا محضًا بلا ظاھر وجھًا واحدًا وحرفًا واحدًا۔

ترجمہ :- حی علیٰ خیر العمل کے بعد تکبیر کا دو دفعہ کہنا مثل ہے اس امر پر کہ ائمہ متمین کے بعد جو خلفاء ہوں گے وہ اصلین (عقل و نفس) کی تائید سے "امام قائم" کی دعوت کو قائم کریں گے پھر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے کے یہ معنی ہیں کہ نہیں ہیں قائم مگر امام الزمان اور نہ صاحب عصر مگر قائم جو وجہ واحد کے لحاظ سے شریعتوں کا باطن محض و مجرد بغیر ظاہر کے بتائیں گے (تاویل الشریعۃ من کلام الامام المعز صـ۵)

بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام صـ۱۳۲

۳۰ ۔ تکالیف شرعیہ کا گرا دیا جانا اور شرائع عقلیہ کا باقی رکھنا ۔	"واما الشرائع فتحط عنهم التکلیفات کالصلوٰۃ والزکاۃ والصوم والحج والجهاد وتبقی معهم

الشرائع العقلیات التی هی النکاح والطلاق والمواریث والاملاک ودفن الموتی وغسلهم الاجسام بالماء وماشاکل ذلک من الشرائع العقلیات ۔

ترجمہ :- لیکن تکلیفی شریعتیں مثلاً نماز زکوٰۃ روزہ حج اور جہاد ان سے گرا دی جائیں گی اور عقلی شریعتیں جو عقد نکاح طلاق، مواریث، املاک، دفن موتیٰ اور ان کا پانی سے دھونا اور ان کے مماثل جو عقلی شریعتیں ہیں باقی رہیں (اربعہ کتب اسمٰعیلیہ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۱۳۶

۳۱ ۔ قائم مہدی کا دور علم کا ہے نہ کہ عمل کا (کیونکہ وہ تمام احکام شریعت کے ناسخ ہیں) صفر علی	"القائم المهدی دوره دور العلم بلا عمل والذهب من امثال القائم المهدی

صاحب دور الجزاء وخاتم الدنیا وفاتح باب الآخرۃ وانما مثل بالذهب لانه صاحب الظهور ومبطل الشرائع کلها ومسقط ظاهر النطقا والعمل به ۔

ترجمہ قائم مہدی کا دور علم بلا عمل کا دور ہے " سونا " قائم مہدی پر مثل ہے جو دور جزا کے مالک ہیں اور دنیا کے ختم کرنے والے اور آخرت کا دروازہ کھولنے والے ہیں " سونے " کا آپ پر مثل ہونا صرف اس وجہ سے ہے کہ آپ ظہور کے صاحب تمام شریعتوں کے باطل کرنے والے اور ناطقوں کے ظاہر اور عمل بالظاہر کو ساقط کرنے والے ہیں ۔ (تاویل الزکوٰۃ از سیدنا جعفر بن منصور الیمن ص ۶۲ تا ۷۱) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۱۳۹

۳۲ ۔ امام اور ولی کا عالم الغیب والشهادہ ہونا اور حوادث آئندہ کی خبر دینا ۔	"سیدنا جعفر بن منصور الیمن فرماتے ہیں ۔

القائم بالسیف یعلم الجهر من القول وما کنتم تکتمون ۔

ترجمہ :- شمشیر بردار امام اس بات کو بھی جانتا ہے جو بلند آواز سے کہی جائے اور اس بات کو بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔ (کتاب الکشف صہ ۱۲۸)

سیدنا مذکور اپنی دوسری تصنیف میں فرماتے ہیں کہ۔

اولیاء اللہ یعلمون افعال العباد و یطلعون علی سرائر العباد۔

ترجمہ :- اولیاء اللہ کو بندوں کے افعال کا علم ہے اور وہ ان کی مخفی باتوں کو جانتے ہیں

(سرائر النطقاء صہ ۲۵۸)

سیدنا حمید الدین کرمانی کا ارشاد ہے ولہٗ (ای لمولانا الحاکم) معجزۃ بل معجزات واخبار الکائنات قبل کونھا واظھا للعلم المکنون۔

ترجمہ :- مولانا حاکم کا ایک معجزہ نہیں بلکہ کئی معجزات ہیں آپ حادثوں کی خبران کے وقوع سے پہلے دیتے ہیں اور آپ پوشیدہ علوم کو جانتے ہیں۔ یعنی مولانا حاکم عالم الغیب والشہادۃ ہیں (المصابیح ذکر مولانا الحاکم) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب صہ ۳۵۷

۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا اسمعیلیوں کے امام اسمٰعیل بن جعفر کی طرف وحی بھیجنا

"سیدنا جعفر بن منصور الیمن فرماتے ہیں ولم یعلموا ان اسمعیل لم یغب عن الدار حتی خلف ولدًا کاملاً وان الامر رجع الیہ بامر اللہ ووحیہ وانہ لما حضرہ ما اراد اللہ من امرہ اوحی اللہ ان یسلم الامر الی ولدہٖ محمد۔

ترجمہ :- وہ لوگ نہیں جانتے کہ مولانا اسمٰعیل دنیا سے اس وقت تک غائب نہیں ہوئے جب تک کہ آپ نے اپنے بالغ بیٹے کو خلیفہ نہ بنا دیا جس کی طرف امر امامت خدا کے حکم اور اس کی وحی سے راجع ہوا (یعنی ان کے سپرد ہو) جب آپ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ آپ امر امامت کو اپنے بیٹے (مولانا) محمد کے سپرد کریں۔

(سرائر النطقاء صہ ۲۲۵) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب صہ ۳۵۸

نوٹ :- یہاں وحی بالمعنی الاخص ہے جو انبیاء کی طرف بھیجی جاتی ہے کیونکہ خدا کے امر کے بعد اس کی وحی کا ذکر ہے ۔ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۳۵۸

۳۴ - امام کا فواحش ومنکرات کا مرتکب ہونا ، (فواحش کا ارتکاب کرنے سے امام کی شان یا اس کے ایمان میں کچھ فرق نہیں آتا - لیکن ان فواحش کے ارتکاب میں اسے ملوث دیکھ کر اگر " مومن " اس کی امامت میں شک کرے تو اس کا ایمان جاتا رہتا ہے - اور اس کی دنیا و آخرت برباد ہو جاتی ہے -)

امام کے کسی فعل کو برا نہ سمجھنا چاہیے اگرچہ ہم اسے اپنی آنکھوں سے شرعی محرمات کا مرتکب ہوتا ہوا بھی دیکھیں - یہ مسئلہ بہت ہی اہم ہے اس لئے ہم یہاں سیدنا قاضی نعمان بن محمد کی عربی عبارت بجنسہ نقل کرتے ہیں -

وقد جاء عن بعض الدعاة الی الائمة قول یصیر عن جمیع ذلک ویاتی علی جملته (ای الانکار علی الائمة فی افعالهم مما یتعلق فی تقریر العمال علی بلادهم - وکذلک ینکر بعض الجهال علی الائمة ما یفعله الناس فی زمانهم ویاتیه من خالف امرهم من عمالهم) وذلک ان بعض الاولیاء من خراسان سأل داعیه الاذن فی المسیر الی بعض الائمة فلم یاذن له فی ذلک فالح علیه فقال له ویحک ههنا اسلم لک واعفی قال وکیف ذلک قال انت ههنا علی یقین ومعرفة بما هناک والائمة لما ظهروا الظهور امر الله لم تقم امورهم الا بمعاملة اهل الدنیا بالدنیا واخشی علیک ان سرت الی دار الامام ان تری بعض ذلک فتنکره بلسانک او بقلبک فتهلک ویحبط عملک قال ماکنت بالذی انکر شیئا من ذلک کائنا ما کان فالح علیه بالاذن فقال ان لم یکن فی ذلک بد اخذ علیک العهد کما اخذته اولا منک انک ان رایت الامام بعینیک یزنی ویشرب الخمر ویاتی الفواحش

وقد اعاذ الله الائمة من ذلك لاتنكر ذلك بقلبك ولا بلسانك ولا يتخالج الشك فيه انه صواب وحق قال نعم فخذ علي فاخذني ذلك عليه قال الرجل فوالله لولا ما كان منه الي لهلكت كما قال ولكن اذا رأيت امراً انكرته ذكرت ما كان منه وهذا وما يدخل في معناه اشبه بشيئ مما قدمنا ذكره من قصة موسى والعالم فيما انكره موسى وهو صواب وحق۔

ترجمہ:- ——— خراسان کے ایک "مومن" نے اپنے داعی سے امام کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی داعی نے اجازت نہ دی۔ "مومن" نے بہت اصرار کیا داعی نے کہا بھلے آدمی تیرے لئے یہیں ٹھہرنا زیادہ اچھا ہے اور اسی میں تیری (دینی) سلامتی ہوگی "مومن" نے کہا کس طرح؟ داعی نے کہا تو یہاں اپنے امام کے متعلق "یقین و معرفت" پر قائم ہے ائمہ جب اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے صاحب اقتدار ہوئے تو ان کے معاملات اس وقت تک درست نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ اہل دنیا کے ساتھ دنیاوی برتاؤ نہیں کرتے مجھے ڈر ہے کہ اگر تو امام کے حضور میں جائے گا تو کچھ ایسی باتیں دیکھے گا کہ انہیں اپنے دل اور زبان سے منکر (یعنی برا) سمجھے گا نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ تو اس بداعتقادی کے سبب برباد ہو جائے گا (یعنی "مومن" نہیں رہے گا) اور تیرا عمل رائیگاں چلا جائے گا۔ "مومن" نے کہا کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ امام کی کسی بھی بات کو منکر (یعنی برا) سمجھوں خواہ کچھ ہو۔ اس پر اس نے اصرار کیا۔ داعی نے کہا خیر تو جانا ضروری سمجھتا ہے تو میں تجھ سے وہ عہد و پیمان لیتا ہوں جو میں نے تجھ سے اس سے پہلے لیا ہے کہ اگر تو اپنی دونوں آنکھوں سے امام کو زناء کرتے، شراب پیتے اور دیگر فواحش کا مرتکب ہوتے ہوئے بھی دیکھے تو تو اسے اپنے دل اور زبان سے منکر (یعنی برا) نہ سمجھنا اور اس کے درست اور حق ہونے میں دل میں کچھ شک نہ لانا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ائمہ کو ان کاموں سے محفوظ اور معصوم رکھا ہے۔ "مومن" نے کہا بہت اچھا، آپ مجھ سے ایسا ہی عہد و پیمان لیں داعی نے عہد و پیمان لیا مومن نے کہا خدا کی قسم اگر داعی مجھ سے عہد و پیمان نہ لیتا تو میں جیسا کہ اس نے کہا تھا۔ ہلاک ہو جاتا۔ یعنی امام ———

کی بدفعلیاں دیکھ کر بدعقیدگی کی وجہ سے "مومن ، نہ رہا" (ازاسماعیلی) لیکن جب میں کوئی بُری بات دیکھتا تو اس عہدوپیمان کو یاد کر لیتا تھا۔ یہ اور (فواحش کے) اس جیسے دیگر واقعات زیادہ مشابہ ہیں حضرت موسیٰ اور عالم کے قصے سے جسے ہم نے پہلے بیان کیا ہے حضرت موسیٰ نے عالم کے افعال کو بُرا سمجھا حالانکہ وہ درست اور حق تھے۔ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۳۶۱ تا ۳۶۳

نوٹ ۱۔ یہ واقعہ سیدنا قاضی نعمان نے اپنی بلند پایہ تصنیف معروف بہ کتاب الہمۃ فی آداب اتباع الائمۃ! میں بیان کیا ہے اس کی صحت میں کچھ شک نہیں ہو سکتا اس کتاب کے لکھنے کی غرض یہ ہے کہ "مومنین" اماموں کے آداب سے واقف ہوں اس میں بڑی اہم ہدایتیں ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ مومن امام کے روبرو ایسے ادب سے کھڑا رہے جیسے وہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ جو کچھ آدمی کماتا ہے وہ "غنیمت" ہے اس میں سے امام کو پہلے "خمس" یعنی پانچواں حصہ دے پھر باقی ماندہ میں سے زکوٰۃ ادا کرے۔ حالانکہ خمس (صرف کفار سے حاصل ہونے والے) مال غنیمت میں ہوتا ہے۔ نیز اس کتاب میں امام کو سجدہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

ولیست الغنیمۃ ما اخذ من ایدی المشرکین خاصۃ بل ذلک وکل کسب کسبہ المرء فھو غنیمۃ۔ فما کسب احدکم من کسب او افاد من فائدۃ فلیخرج خمسہ فی وقت وصولہ فیرفعہ الی امامہ ثم ینظر الی ما بقی فی یدہ فیزکیہ لکل عام واجب الزکوٰۃ فیہ ولیس فیہ بعد ذلک خمس
(کتاب الہمۃ! فی آداب اتباع الائمۃ! ص ۶۱ ص ۶۳)

تقبیل الارض بغیر نیۃ السجود علی انہ لو سجد ساجد لولی من اولیاء اللہ اعظاماً للہ لم یکن بھنکو (کتاب الہمۃ ص ۱۱)

اور اپنے متعلق لکھتے ہیں۔ فدخلت الی مجلس الخلافۃ واجتھدت عند وقوعی الی الارض ساجداً لولی السجود ومستحقہ (السیرۃ المویدۃ ص ۷۵)
(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۳۶۲)

(بہر حال ائمہ کی عیش پرستی بلکہ زناکاری اور شراب نوشی کو مذہبی تقدس کے پردے میں چھپانے کی کوشش کی گئی ہے اور ان کو ہر قانون الہٰی سے بالاتر قرار دیا گیا ہے۔ از صغر علی)

نوٹ ۱۔ (اپنے ائمہ کے لئے) از صغر علی شرعی محرمات کے جواز کی تائید میں حضرت موسیٰ اور عالم کی مثال پیش کی گئی ہے لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مثال یہاں بالکل موزوں نہیں ہے کیونکہ یہ ائمہ "معصومین" کا مسئلہ ہے جن کے متعلق سیدنا جعفر بن منصور الیمن نے فرمایا ہے کہ ان سے ہرگز کوئی گناہ سرزد نہیں ہو سکتا بخلاف انبیاء و مرسلین کے جن سے گناہ سرزد ہوئے ان انبیاء و مرسلین میں موسیٰ تو ایک طرف خود آنحضرت صلعم تک شامل ہیں جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے۔ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۳۶۶

۳۵۔ امامت کے سوا اللہ تعالیٰ کی مشیت کا ہر چیز میں جاری ہونا۔ | مولانا جعفر صادق سے یہ (نام نہاد از صغر علی) حدیث منسوب کی جاتی ہے۔

ان البداوۃ والمشیۃ للہ تعالیٰ فی کل شئ الا الامامۃ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مشیت کو ہر چیز میں دخل ہے لیکن امامت کے مسائل میں اس کی مشیت کچھ نہیں کر سکتی یہ حدیث مولانا اسمٰعیل بن جعفر کی وفات کے سلسلہ میں درج کی گئی ہے (یہ بات سرائر النطقا میں اثنا عشریوں کے ساتھ ایک اختلافی مسئلہ کے ضمن میں کہی گئی ہے) از صغر علی

فلما غاب شخصہ (اسمعیل) فی حیوۃ ابیہ کما تقدم القول فی اسمٰعیل بن ابراھیم مابدا اللہ فی شئ کما بدا فی اسمٰعیل اذ قبضہ فی حیواۃ ابیہ وقد روینا نحن وانتم انہ قال ان البدء والمشیۃ للہ فی کل شئ الا الامامۃ نعظمتم العزیۃ (سرائر النطقاء ص ۲۴۴ ۔ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۳۶۹)

۳۶۔ سلمان فارسی نے رسول اللہ صلعم کو سجدہ کیا | سلمان فارسی رضؓ نے رسول اللہ صلعم کو ایک دن اس وجہ سے سجدہ کیا کہ آپ کی پیشانی میں "امامت کا نور" تھا۔

تاویل الزکوٰۃ از جعفر بن منصور الیمن ص ۱۴۰ (بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۳۸۱)

۳۷ - عیسیٰ بن مریم سے علی بن حسین یعنی امام زین العابدین مراد ہیں

سیدنا جعفر بن منصور الیمن فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ " ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منہ یصدون " میں ابن مریم سے مولانا علی بن حسین یعنی امام زین العابدین مراد ہیں۔ واما القول للہ تعالیٰ و لما ضرب ابن مریم مثلاً اذ قومک منہ یصدون فیعنی بھذا علی بن الحسین بن علی "۔

کتاب الشواہد والبیان ص ۲۲۱ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۳۸۱

۳۸ - لاالٰہ الا اللہ کا مطلب اور شرک کی حقیقت

" کلمہ طیبہ یعنی لاالٰہ الا اللہ کی (اسماعیلیوں کے ہاں) مختلف تاویلیں -

لاالہ الا اللہ تاویلہ ۔ لا امام الا امام الزمان " (تاویل الشریعہ من کلام امام المعز لدین اللہ ص ۴)

اسم اللہ فی التاویل " ولی الزمان " الذی یعرف الناس ربھم لوکان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا یعنی بہ الامام (تاویل الزکوٰۃ از سیدنا جعفر بن منصور الیمن ص ۶۳)

ولن نشرک بربنا احداً " ای لا نشرک معہ (ای مع علی) احداً فی منزلتہ ۔ (تاویل الزکوٰۃ ص ۱۵۸)

واعبدواللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً اشارۃ الی الامام علیہ السلام لانہ ھو باری البرایا تبارک اللہ تعالیٰ عن ان یکون لہ شبیہ ولا شریک لکنہ ھو القائم عن اللہ و داعی الخلق الی عبادتہ ۔

تاویل سورۃ النساء از سیدنا جعفر بن منصور الیمن ص ۴۷ ، ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۴۰۱

نوٹ :- مندرجہ بالا حوالوں کے اعتبار سے لازم ہے کہ بندہ کلمہ لاالہ الا اللہ کہتے وقت " امام الزمان " کا تصور کرے نہ کہ ذات وحدہ لاشریک لہ کا جس نے امام کو پیدا کیا ہے - (فیاللعجب) ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۴۰۸

۳۹ ۔ ابو طالب کے بعد نبوت کے اصلی وارث علی تھے اور آپ صلعم تو علی کے جوان ہونے تک مستودع یعنی عارضی اور عبوری پیغمبر تھے یعنی یہ حقیقۃً آپ صلعم کا منصب نہیں تھا ۔

سیدنا ادریس کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلعم سے بحیرا (دور عیسوی کے آخری امام) ایک وادی میں ملے اور نبوت کی میراث جوان کے پاس تھی وہ آپ کے سپرد کی جس کی وجہ سے آپ نبی مشہور ہوئے اس کے بعد آپ اپنی قوت کے کمال کو پہنچے اور وحی آپ پر نازل ہوئی جس کی بدولت آپ رسول ہوئے اب آپ کو یہ گمان پیدا ہوا کہ ابو طالب کے بعد میرے سوا کوئی امام نہیں ہے اس گمان کی وجہ سے اُن مواد روحانیہ میں جو آپ کو حدود علویہ کے ذریعہ پہنچتے تھے فتور پڑ گیا اور ان کا سلسلہ ٹوٹ گیا یہ آپ صلعم کا پہلا گناہ ہے کیونکہ آپ صلعم کے نفس نے ایک ایسا رتبہ حاصل کرنے کی کوشش کی جو آپ کا نہ تھا ۔ پھر آپ کو معلوم ہوا کہ اس میں تو اللہ کا ایک راز ہے اور حقیقی امام دوسرا ہے آپ صرف مستودع ہیں یعنی یہ رتبہ آپ کے پاس امانت کے طور پر رکھا گیا ہے اس کا مالک تو دوسرا ہے ۔ اس لئے آپ نے توبہ کی اور خدا کی طرف حدود کا وسیلہ اختیار کیا پھر آپ کو منتظر اور قائم منتظر کی معرفت حاصل ہوئی اور آپ زمین کی طرف گرائے گئے یعنی خدیجہ کی طرف جو صاحب العصر کی حجت تھیں سپرد کئے گئے کہ وہ آپ کو تعلیم دیں یہی آپ کا ھبوط یعنی گرنا ہے ۔

(تاویل الزکوٰۃ ص ۱۱۷ ، زہر المعانی صفحہ ۳۹۲) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۵۳۲ اور ط ۲۳۱ پر

(نوٹ :۔ اس حوالے کا حاصل یہ ہے کہ مولانا ابو طالب مستقر امام تھے اور چاروں مراتب نبوت ، رسالت وصایت اور امامت کے مالک تھے ۔ آپ نے آنحضرت صلعم کو قائم کر کے یہ کہا تھا کہ آپ کے پاس امامت کا رتبہ امانت رکھا جاتا ہے اس کا اصلی وارث میرا لڑکا علی ہے آپ اس کو نامزد کر کے یہ امانت اس کے سپرد کر دیں مگر آنحضرت نے اس رتبہ کی اپنے لئے ناحق خواہش کر کے گناہ کا ارتکاب کیا جس کی حدود علویہ کے وسیلہ سے معافی تلافی ہوئی ۔ از ۔ اصغر علی)

۴۰۔ تحریف قرآن مجید | "قرآن مجید کی تحریف و تبدیل کے متعلق سیدنا جعفر بن منصور الیمن کا قول گزر چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ مولانا علی نے ایک علیحدہ قرآن مجید جمع کیا تھا جسے اہل ظاہر (صحابہ ؓ) نے قبول نہیں کیا اس قسم کی تبدیل و تحریف کی بزعم اسماعیلیہ چند مثالیں یہ ہیں۔

۱۔ یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ یہ آیت یوں تھی یاایھا الرسل بلغ ما انزل الیک من ربک فی علی وان لم تفعل فما بلغت رسالتہٗ ۔

۲۔ فاذا فرغت فانصب (بفتح الصاد) یہ آیت یوں تھی۔ فاذا فرغت فانصب (بکسر الصاد) یعنی فاذا فرغت من اقامۃ الفرائض فانصِب علیا للناس نفعل صلوۃ اللہ علیہ ۔ (شرح الاخبار ص۷۷)

۳۔ " لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ ثم ان علینا بیانہ ' یہ آیت یوں تھی لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علیاً جمعہ وقرأبہ فاذا قرأہ فاتبع قراءتہٗ ثم ان علیاً بیّنہ ۔ فتخوف من الناس ومن نفاق حجحہ بعدہ فضاق صدر رسول اللہ صلعم وکان (ای صلعم) یرجوان لایکشف حقیقۃ مرتبۃ وصیّہ الا رمزاً حتی یبلغ الکتاب اجلہ فقال تعالیٰ لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علیاً جمعہ وقرأبہ الخ

(زہر المعانی ص۴۰۵) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۵۳۷، ۵۳۸)

(نوٹ) ہم جو قرآن مجید پڑھتے ہیں بزعم اسماعیلیہ یہ اصلی منزل من اللہ قرآن نہیں ہے بلکہ یہ لوگوں کی تصنیف و تالیف ہے جو کہ تحریف و تبدیل میں تورات و انجیل جیسا ہے اصلی قرآن مولانا علی کے پاس ہے جیسے قائم القیامۃ ہی کھولیں گے۔

اسماعیلیوں کے معتبر و مستند پیشواؤں سیدنا جعفر بن منصور الیمن ۔ سیدنا حمید الدین کرمانی اور سیدنا قاضی نعمان بن محمد کا یہی مذہب وعقیدہ ہے ۔ (از اصغر علی)

"۴۱ - ظاہری شریعت کی تعطیل اور باطنی شریعت کی ابتداء" سیدنا عبداللہ بن میمون القداح نے اپنے اسماعیلی مذہب کی بنیاد اس اصول پر رکھی کہ آنحضرت صلعم نے ظاہری شریعت کی تبلیغ کی باطنی شریعت کے لئے آپ نے مولانا علی کو قائم کیا۔ مولانا علی اور آپ کے بعد چھ امام گزرے انہوں نے باطنی شریعت کو مکمل کیا جس کی وجہ سے یہ سب متمین کہلائے ۔ ساتویں امام مولانا محمد بن اسمٰعیل نے شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کر کے باطنی شریعت جاری کی اسی وجہ سے تاریخ میں اس فرقے کا دوسرا نام "سبعیہ" پڑ گیا (بزعم اسمٰعیلیہ اللہ مہم) آپ سے (محمد بن اسمٰعیل اللہ مہم) سے روحانی دور شروع ہوا آپ ہی وہ مہدی ہیں جن کی کہ آپ صلعم نے بشارت دی تھی یہ شرف آپ کو اس وجہ سے حاصل ہوا کہ آپ ساتویں امام ہونے کے علاوہ ساتویں ناطق اور ساتویں رسول بھی تھے جیسا کہ مولا معز کی دعاؤں کے حوالہ سے پہلے بتایا جا چکا ہے گویا آپ کے زمانہ سے ظاہری شریعت کے اعمال مثلاً نماز، روزہ، حج وغیرہ کے ادا کرنے کی اور شرعی محرمات سے بچنے کی ضرورت نہیں رہی بلکہ ان کی تاویل کی معرفت ہی کافی ہے ۔

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام صـ ۶۲۰)

"۴۲ - دعوت کے حدود، اُن کی تعداد اُن کے مناصب اور اُن کے فرائض" اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے ہم فرقہ اسمٰعیلیہ نے جو نظام اور سلسلہ قائم کیا ہے اُسے "دعوت" کہتے ہیں ۔ دعوت کے صدر کو داعی کہتے ہیں خواہ وہ نبی ہو یا وصی یا امام ۔ اسے "حد اعلیٰ" بھی کہتے ہیں اس کے چند مددگار بھی ہوتے ہیں جو حدود کہے جاتے ہیں جو شخص داعی کی دعوت کا جواب دے اور دعوت میں داخل ہوا سے "مستجیب" کہتے ہیں ۔ دعوت کے دس حدود، ان کے عہدے اور ان کے فرائض "راحۃ العقل" کی ترتیب

کے مطابق حسب ذیل ہیں ۔

نمبر شمار	حدود (ارکان)	عہدے	فرائض
۱	ناطق	رتبۂ تنزیل	ظاہری شریعت کی تعلیم دینا ۔
۲	اساس	رتبۂ تاویل	تاویل یعنی باطنی شریعت کی تعلیم دینا
۳	امام	رتبۂ امر	ظاہری اور باطنی شریعت کی حفاظت کرنا اور دینی و دنیوی حکومت قائم کرنا ۔
۴	باب	رتبۂ فصل الخطاب	آخری فیصلہ کرنا ۔
۵	حجت	رتبۂ حکم درمیان حق و باطل	حق کو باطل سے علیحدہ کرکے بتانا
۶	داعی بلاغ	رتبۂ احتجاج و تعریف معادؐ	آخرت کے مسائل سمجھانا ۔
۷	داعی مطلق	رتبۂ تعریف حدود علویہ عبادات باطنہ	حدود علویہ اور باطنی دعوت کی تعریف کرنا ۔
۸	داعی محدود یا محصور	رتبۂ تعریف حدود سفلیہ و عبادات ظاہرہ	حدود سفلیہ اور عبادت ظاہرہ کی تعریف کرنا ۔
۹	ماذون مطلق	رتبۂ اخذ عہد و میثاق	مستجیبین سے عہد و پیمان لینا
۱۰	ماذون محدود یا محصور اسے مکاسر بھی کہتے ہیں	مخالفین سے مناظرہ بازی	مخالفین کے عقائد کو کسر کرکے یعنی توڑ کر انہیں مستجیب بنانا ۔

بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۲۹۹ تا ص۳۰۰

"۴۳ ۔ دعوت کے حدود کی اصلیت اور اُن کا ماخذ ــــــ !

دعوت کی تنظیم کے بارہ میں ہم نصاریٰ کے ممنون ہیں اس بارہ میں ہم نے اُن ہی کی پیروی کی ہے جیسا کہ سیدنا جعفر بن منصور الیمن فرماتے ہیں :۔

المسیح نصب دینہ   علی سبعۃ حدود ظاہرۃ وھم

۱۔ البطریق ۲۔ المطران ۳۔ الاسقف ۴۔ القس

۵۔ الشماس ۶۔ المرسوم ۷۔ الدوس ۔

جعلهم مستودعين علماً وحكمة - نصبها الاب لقيام الدعوة و
على باطنها يكون انقضاء دوره ونسخ شريعته ـــــ
فالبطريق مثل على الناطق والمطران على الاساس والاسقف على
المتم والقس على الحجة والقوس على الداعي والشماس على
الماذون والدوس على الموهن البالغ (سرائر النطقاء ص ۱۸۱)

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۳۲۹)

(نوٹ) ان حدود کے قیام کی نسبت حضرت عیسٰی کی طرف کی گئی ہے یہ ہرگز درست
نہیں کیونکہ نہ انجیل میں ان کا کہیں ذکر ہے اور نہ ہی کوئی اسے انجیل سے دکھا سکتا ہے
بلکہ اسے تو رومن کیتھولک چرچ کے پادریوں نے اپنا اقتدار قائم کرنے کے لئے ایجاد کیا ہے۔

(بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۳۳۰)

" اسماعیلی دعوت کے حدود کی تنظیم سیدنا عبداللہ بن میمون القداح کی اختراع ہے
جن کے باپ میمون جو قداح کے نام سے مشہور ہیں۔ ابوالخطاب " کے شاگردوں
میں تھے اسمٰعیلی دعوت کے حدود اور اس کی خفیہ کاروائی اور رازداری یہ سب ایسے اصول ہیں جن
کا مقابلہ فری میسنوں یا چرچ مذکورہ بالا کے اصول سے کیا جا سکتا ہے۔

بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۳۳۰

اسماعیلیوں کی جدید کتابوں کے حوالوں کے لئے یہاں سے مولانا
ظاہر شاہ صاحب کے فراہم کردہ مجموعہ نقول فوٹو اسٹیٹ کے اقتباسات
شروع ہوتے ہیں۔ از اصغر علی دارالعلوم کراچی ۱۴

اب ہم اسماعیلیوں کی جدید کتابوں سے حوالے پیش کرتے ہیں۔

۴۴ - حقیقی کلمہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً
رسول اللہ واشہد ان امیرالمومنین علی اللہ -

ترجمہ :- میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی اللہ ہیں (یا علی اللہ میں سے ہیں)

(شکشھن مالا مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

۴۵ - سب کچھ امام پر روشن ہوتا ہے یعنی جو کچھ ہو چکا وہ بھی اور جو ہونے والا ہے وہ بھی ۔

امام حاضر عقل کل ہے - اسی وجہ سے جو ہو چکا، جو ہو رہا ہے اور جو ہونے والا ہے یہ سب امام پر روشن ہے (یعنی وہ عالم الغیب والشہادۃ ہے) اور قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز امام ظاہر میں سموئی ہوئی ہے ۔

(درسی کتاب درجہ سوم صـ۷ شائع کردہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

۴۶ - اللہ تعالیٰ حاضر امام کے روپ میں ظاہر ہو کر تشریف فرما ہے

چوتھا وید یعنی اتھر وید کو جو لوگ برابر پوری طرح سمجھتے ہیں ان کا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دسویں اوتار میں غریبوں پر رحم کرنے والا پروردگار مولیٰ "حاضر امام" کے روپ میں ظاہر ہو کر تشریف فرما ہے ۔

(تعارفی صـ۲ شکشھن مالا حصہ دوم شائع کردہ شعبۂ تعلیم اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

۴۷ - یا علی مدد

"یا علی مدد" ہمارا سلام ہے "مولیٰ علی مدد" سلام کا جواب ہے یا علی بابا ہماری مدد کرتے ہیں - اٹھتے بیٹھتے "یا علی مدد" بولتے رہنا - گھر سے باہر نکلتے وقت "یا علی مدد" بولنا - گھر میں داخل ہوتے وقت یا علی مدد کہنا - ماں باپ اور بھائی بہنوں کو (سلام کے طور پر) یا علی مدد کہنا ۔ شکشھن مالا صـ۷

۴۸ - امام، مکھی اور کامڑیا لوگوں کے دانستہ اور نادانستہ گناہ معاف کر سکتے ہیں

ہر چاندرات کو اور بڑے تہوار کے دن اور امام حاضر کے فرمانوں کے تحت بیت الخیال کی مجالس میں چھینٹے ڈال کر مکھی اور کامڑیا دانستہ یا نادانستہ گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں ۔ (مارگ ورشکا از مسٹری علی بھائی باوانی صـ۲۸ مطبوعہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

۴۹ - پیغمبر سے امام کا درجہ بڑا ہے اس لیئے کہ امام کا کام پیغمبر کے کام سے بڑا ہے

سوال :- پیغمبر یعنی ناطق اور "اساس" یعنی امام، ان دونوں میں سے کس کا درجہ بڑا ہے

جواب :- اساس ۰ کا درجہ بڑا ہے کیونکہ جو کام پیغمبروں سے نہیں ہو سکتا تھا وہ اساس (یعنی امام) کرتے تھے - اور پیغمبروں میں سے اماموں کو بنانے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے ہوا تھا - اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ "اساس ۰ کا درجہ بڑا ہوتا ہے - پیغمبر اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پہچان کراتے ہیں جبکہ "اساس" یعنی امام اپنی خود کی طاقت سے بذاتِ خود ہدایت کرتے ہیں اپنی پہچان آپ کراتے ہیں اور ان کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہوتی -

(ملاک ورشید کا حصہ اول ص۶۸ از مشنری علی بھائی بابوانی شائع کردہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن)

۵۰ - خدا تعالیٰ ۰ امام کے روپ میں

جو وہاں اور یہاں خدا کہلاتا ہے اس نے انسانی جسمانی شکل میں ظہور کیا اور اپنا نام رکھا -

(مقدس گنان کا مجموعہ صفحہ ۲۵۱ یکے از مطبوعات اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

۵۱ - محمد صلعم، علی کی بیوی ہیں

اول ہی سے جو اللہ ہے اس کو علی کہئے - نبی محمد صلعم نے اپنے شوہر (یعنی علی) کو پہچانا -

(اسمعیلیوں کی کمال بے حیائی ۱۳ منہ از امتہ علی)

(مقدس گنان کا مجموعہ صفحہ ۱۴۴)

۵۲ - علی کو اللہ کہہ کر اس کا سہارا حاصل کرو

جو لوگ دل سے علی کو اللہ مانیں گے ان کی آل اولاد میں اضافہ ہوگا اور وہ فلاح پائیں گے اس وجہ سے نرعلی کی اطاعت و عبادت کرنا - اس نرجی کو دشوند (دسواں حصہ) دینا اگر آپ نرعلی کو دشوند دیتے رہیں گے تو آپ کی آل اولاد اور مال میں برکت ہوگی اور وہ (یعنی علی) آپ کا ایمان سلامت رکھے گا اس لئے کہ ہمارا یہ نرعلی (پوری کائنات کا) خالق مطلق ہے -

(گینانی مومن چینتامنی از سید امام شاہ، مقدس گینانوں کا مجموعہ صفحہ ۱۱۳ شائع کردہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن)

۵۳ - علی ربّ الکائنات ہے | آسمان سے بادل آئیں گے اِدھر اُدھر برسیں گے یہ سب مولیٰ علی کے ہاتھ میں ہے جس نے ساری کائنات پیدا کی اور سب کا رب وہی ہے -

گنان مومن چیتامنی از سید امام شاہ ، مقدس گنانوں کا مجموعہ صفحہ ۱۰۲ شائع کردہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن)

۵۴ - قرآن مجید کے چالیس پارے ہیں | قرآن مجید کے چالیس پارے ہیں جس میں سے تیس پارے اس دنیا میں ہیں اور دس پارے جو باقی رہے ہے وہ اس کے (یعنی امام کے) گھر میں ہیں ان دس پاروں کو " اطھر وید " کہتے ہیں - ست گر (یعنی امام) کی زبان یہی (دس پارے) ہیں -

(گنان مومن چیتامنی از سید امام شاہ ، مقدس گنانوں کا مجموعہ صفحہ ۹۵)

۵۵ - نبی محمد صلعم ، گرو برہماجی کے اوتار ہیں | نبی محمدؐ گرو برہاجی کے اوتار ہیں نبی محمد صلعم پیدا ہوئے ان کا سلسلہ نصب چلا - ست گر برہاجی اور محمد ایک ہی ہیں ان کا پیدا کرنے والا داتا وشنو ہے -

(گنان مومن چیتامنی از سید امام شاہ ، مقدس گنیانوں کا مجموعہ صفحہ ۱۰۴)

۵۶ - شاہ مرداں شیر یزداں حضرت علی کے مختلف دس روپ | (۱) پہلا اوتار شاہ نے مچھلی کے روپ میں لیا ، دیو سنکھاسر " کی گردن مروڑ کر شاہ نے مار ڈالا اور چاروں وید اس سے لے آئے - (۲) دوسرا اوتار کچھوے کی صورت میں لیا اور " دیو مدھو ٹنگ " کو مارا اور پوری دنیا کا بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھایا - (۳) شاہ نے تیسرا اوتار واراہ (یعنی سؤر) کے روپ میں لیا اور شاہ نے " موردیو " کو مارا اور دیو " ہرناکنس " کو بھی مارا اور " پرھلاد " اور پانچ کروڑ مریدوں کو نجات دلائی -

(۴) شاہ نے چوتھا اوتار " وامن " کے روپ میں لیا اور " دیو بلی " کو مارا -

(۵) شاہ نے " پرشورام " کے روپ میں پانچواں اوتار لیا اور " شیسترارجن " دیو کو مارا - (۶) چھٹا اوتار شاہ نے " رام " کے روپ میں لیا اور دس سر والے " راون "

کو مارا " سیتارانی " کو ازاد کرایا اور راجہ " وبھشتن " کو سری لنکا کا راجہ بنایا۔

۷ ۔

(۸) آٹھواں اوتار شاہ نے " کرشن " کے روپ میں لیا " نند " کے گھر پیدا ہوئے کالے مہیب ناگ کے ناک میں نکیل ڈال دی اور " کنسا سور " کو مارا ۔

۹ ۔ شاہ نے نواں اوتار " بدھ " کے روپ میں لیا اور دیو " دریودھن " کو ہلاک کیا ۔ پانچ پانڈؤں کو بچایا اور راجہ " یودھشٹر " کو نو کروڑ مریدوں کے ساتھ نجات دلائی ۔ (۱۰) آج کل دسویں اوتار میں " علی " کے روپ میں شاہ کا ظہور ہے ۔

(مقدس گنانوں کا مجموعہ گنان ۲/۱ صفحہ ۴۷ مرتبہ، پیر شمس از مطبوعات اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن)

(۱) خدا تعالیٰ کا ظہور اول :۔ شاہ امام " مچھلی " کے روپ میں دنیا میں آیا اور پانی کے اندر اترا اور " سنکھاسر " نام دیو کو مار کر چار وید لاکر " برہما " کو دیئے ۔

(۲) دوسرا ظہور ۔ شاہ (امام) کچھوے کا روپ دھار کر دنیا میں آیا اور اپنی پیٹھ پر سارا بوجھ اٹھایا اور " مدھوکنگ " نام دیو کو ہلاک کیا اور " نورتن " کو چمکایا ۔

۳ ۔ تیسرا ظہور : شاہ یعنی امام " سور " کے روپ میں دنیا میں آیا اور اپنی داڑھ میں پورے آسمان کو رکھ لیا اور " مورڈے " نام دیو کو ہلاک کیا ۔

۴ ۔ چوتھا ظہور ۔ شاہ یعنی امام نرسی (آدھا جسم انسانی اور آدھا جسم شیر کا) کے روپ میں دنیا میں آیا اور " ہیرانا کنش " دیو کو ہلاک کیا اور راجہ " پرہلاد " اور اس کے پانچ کروڑ مریدوں کو بچایا ۔

۵ ۔ پانچواں ظہور ۔ شاہ (یعنی امام) " وامن " کے روپ میں اس دنیا میں آیا اور " بلرے " دیو کو ہلاک کیا ۔

۶ ۔ چھٹا ظہور ۔ شاہ (امام) " پرشورام " کے روپ میں دنیا میں آیا اور " کھشتری " لوگوں کو ہلاک کیا ۔

۷ - ساتواں ظہور :- رام چندرجی کے روپ میں دنیا میں آیا اور "راون" جس کے دس سر تھے اس کو ہلاک کیا سیتا کو بچایا اور لنکا کو جلایا -

۸ - آٹھواں ظہور :- کرشن کے روپ میں شاہ (امام) اس دنیا میں آیا مہیب کالے ناگ کو (دریائے جمنا میں) نکیل ڈال کر مارا -

۹ - نواں ظہور :- شاہ (امام) مہاتما بدھ کے روپ میں دنیا میں آیا کوروؤں کو قتل کیا اور پانچ پانڈوؤں کو بچایا -

۱۰ - دسواں ظہور - شاہ (امام) نے اپنا نام نک لنک بتایا اور پانچ، سات، نو اور بارہ کروڑ انسانوں کو بچایا - پچھلے اوتاروں کی نیکیاں سپھل ہوئیں -

یہ دس اوتار گنان میں پیر صدرالدین نے بیان کئے اور مومن لوگوں کو شاہ (امام) کا دیدار دکھلایا اور گنان سے غافل انسان شیطان کی طرح راستے سے بھٹک گئے -

(مقدس گنان کا مجموعہ گنان ص ۱۷۳ ص ۱۸۲ ص ۱۸۳ از پیر صدرالدین مطبوعہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن)

۵۷ - دشوند دینے سے "اواگون" سے نجات ملے گی | دشوند (یعنی دسواں حصہ) دیتے رہیئے اور روز بروز نیکیاں کماتے رہیئے اسی کے ذریعہ آپ کو اواگون کے چکر سے نجات ملے گی

(انت اکھاڑو صفحہ ۲۷ پکے از مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن کراچی)

نوٹ :- اواگون ہندوؤں کے ایک عقیدے کا نام ہے جس کی رو سے انسان اپنے اعمال کی پاداش میں چوراسی جونیں یعنی چوراسی قالب بدلتا ہے اواگون کے عقیدے کو کلامی کتابوں میں تناسخ ابدان کا نام دیا گیا ہے (جو کافرانہ عقیدہ ہے - رفیع) از اصغر علی

۵۸ - اسمٰعیلیوں کے پاس کوئی کتاب ہدایت نہیں | آپ جانتے ہیں کہ انسانی زندگی اور دنیا ہر وقت بدلتی رہتی ہے ہر چیز بدلتی رہتی ہے - جس میں صحیح ہدایت امام ہی دے سکتے ہیں اسمٰعیلیوں کے پاس ہدایت کے لئے کوئی لکھی ہوئی کتاب نہیں ہے زندہ امام ہے ہدایت کے لیئے) (کلام امام مبین حصہ دوم ص ۳۹۳ زمان ۵۳۰ پکے از مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن)

۵۹ - ھو الحی القیوم کی عملی تصویر امام ہے | امام حاضر دنیا میں موجود ہونا ہی چاہیئے امام کے سہارے دنیا ٹھہری ہوئی ہے - (آغا خان سوم کے فرامین کا مجموعہ کلام امام مبین حصہ اوّل ص۵)

جماعت خانے میں داخل ہوتے وقت "حی زندہ" بولو "حی زندہ" کا معنی ہے "حاضر امام" (شکشہن مالا حصہ اول سبق ۳ صفحہ ۵ درسی کتاب برائے شبانہ سکول اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن بمبئی)

۶۰ - شاہ پیر کی عبادت | اس دنیا میں جو مومن پہلے تھے اور جو مومن اس وقت ہیں اور جو آئندہ ہوں گے یہ سب مومن شاہ پیر یعنی امام کی عبادت کرتے تھے کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے -
(گینان برہم پرکاش از پیر شمس مقدس گینانوں کا مجموعہ ص۲۹۷)

(نوٹ) پیر شاہ بولکر "نبی اور علی" مراد ہوتے ہیں حوالہ کیلئے شکشہن مالا سبق ۱۱ صغر

۶۱ - یا علی تو ہی رب ہے تو ہی رحمٰن ہے وغیرہ | یا علی تم ہی حق تعالیٰ ہو تم ہی پاک ذات ہو مہربان بادشاہ ہو علی تم ہی تم ہو یا علی! تو ہی رب ہے تو ہی رحمٰن ہے یا علی! تو ہی اول ہے، تو ہی آخر ہے اور تو ہی قاضی الحاجات ہے - یا علی! تم ہی نے پیدا کیا تم ہی نے پرورش کی - یا علی! خالق مطلق تم ہی ہو - یہ سمندر کا پانی، یہ زمین یہ آسمان ان سب میں تمہارا ہی حکم چلتا ہے - یا علی! تیری ہی دوستی میں پیر شمس بولے کہ یا علی! سب کچھ تم ہی ہو - (پچیس گینانوں کا مجموعہ گینان ۱ مطبوعہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے پاکستان کراچی)

۶۲ - عورتوں کو پردے کی ضرورت نہیں | عورتیں جو برقعے پہنتی ہیں وہ اچھی بات نہیں ہے مگر اپنے دل کی آنکھوں پر حیا کا برقعہ ڈالو تاکہ تمہارے دل میں کبھی کوئی برا خیال نہ آئے -

(آغا سوم کے فرامین کا مجموعہ فرمان ۱۰۴ کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۲۴۳ مطبوعہ بمبئی)

۶۳ - گناہوں کی معافی کا اعلان | آج کے دن تک جتنے گناہ آپ لوگوں نے کئے ہیں وہ سب ہم معاف کرتے ہیں اب آئندہ گناہ نہ کرنا - کلام امام مبین صفحہ ۳۳۴ فرمان ۱۵۵

۶۴ - سلطنت برطانیہ سے وفاداری کی تلقین | ہمارے سارے روحانی بچوں کا مذہبی اور معاشرتی فرض اولین ہے کہ اپنی پوری وفاداری سے اور کل طاقت سے برٹش حکومت

(یعنی سلطنت برطانیہ) سے تعاون کریں۔ سلطنت برطانیہ اپنے مذہب اپنے مقصد کا اور اپنی آزادی کا محافظ ہے اس لئے اس وقت پُرخلوص وفاداری کے ساتھ لامتناہی خدمات انجام دینی چاہئیں۔

(کلام امام مبین حصہ دوم صفحہ ۲۸ فرمان ۱۹۱۴ء یکے از مطبوعات اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن بمبئی)

۶۵۔ **حضرت علی اپنی طاقت سے گناہ بخش کر جنت میں بھیج سکتے ہیں**

مرشد (یعنی امام حاضر) کو ہر بات خبر ہے اگر وہ (اپنی تصویر کے بجائے) شراب کو سجدہ کرنے کو کہے تو کرنا چاہیئے کیونکہ وہ مرشد یعنی امام حاضر کا فرمان ہے مرتضی علی بزرگ ہیں ان کے فرمان ماننے چاہئیں۔ کیونکہ وہ خود اپنی قدرت سے گناہ بخش کر جنت میں بھیج سکتے ہیں۔ (کلام امام مبین حصہ اول ۵۷ فرمان ۱۸)

۶۶۔ قرآن مجید کے چالیس سپاروں میں سے آخری دس سپارے حضرت علی گھر واپس لے گئے اور موجودہ قرآن، اللہ تعالی کی کتاب نہیں بلکہ حضرت عثمان کی کتاب ہے۔

حضرت علی مرتضی نے لوگوں کو فرمایا کہ یہ کتاب مجھ کو رسول اللہ صلعم نے دی ہے اور آپ لوگوں تک پہنچانے کی وصیت کی ہے اس لئے آپ اس کو لیجئے اس پر سب لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت عثمان کی کتاب ہے اور وہ ہمیں کافی ہے آپ کی کتاب کی ہمیں ضرورت نہیں، اس پر علی مرتضی نے فرمایا کہ اس کتاب کی رتی برابر خبر آپ لوگوں کو تا قیامت نہیں ملیگی۔ یہ کہہ کر کتاب اپنے گھر واپس لے گئے۔ وہ کتاب بقیہ دس سپارے ہیں جن کے بارے میں پیر صدرالدین نے گنان میں سمجھا دیا ہے اس کے مطابق عمل کرو۔

(کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۶۴ فرمان ۲۰)

۶۷۔ **اماموں کا فرمان قرآن مجید کے برابر ہے** نزول وحی کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد زمانہ کے اماموں کی معرفت اُن کے فرمانوں کی شکل میں جو ہدایات کی جاتی ہیں وہ اللہ کے کلام کے برابر ہیں۔ اللہ نے حضرت پیغمبر کی معرفت تیس سپارے نازل کئے (باقی دس سپارے (زمانہ کے

اماموں کی معرفت ان کے فرمانوں کی شکل میں ظاہر ہوئے ہیں۔

(کلام الٰہی اور فرمان امام از عالیجا سلطان ہفتم نور محمد صفحہ ۶۲ کے از مطبوعات اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن تنزانیہ)

۶۸ - قرآن مجید تو صدیوں کی بوسیدہ کتاب ہے اب امام کا فرمان ہی قابل عمل ہے | آپ لوگوں کے لئے جو علم ہے وہ گنان ہے قرآن شریف کو تیرہ سو سال ہو چکے ہیں وہ ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے۔ گنان کو سات سو سال ہوئے ہیں تم لوگوں کے لئے گنان ہے اور اسی پر عمل کرنا۔ (کلام امام مبین حصہ اول صہ ۸۱ فرمان ۳۱)

۶۹ - قرآن شریف بھی حق تھا مگر حضرت عثمان کے وقت میں اس میں ردوبدل کر دیا گیا | جس امام کی باری ہوتی ہے اس کے فرمان پر عمل کرو تو فائدہ ہوگا اصل میں تورات انجیل زبور اور فرقان یہ سب کتابیں الگ الگ قوم پر الگ الگ وقفہ پر نازل ہوتی تھیں۔ قرآن مجید بھی حق تھا مگر خلیفہ عثمان کے وقت میں اس میں ردوبدل کر دیا گیا۔ آگے کے الفاظ پیچھے اور پیچھے کے الفاظ آگے رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس معاملے میں سارے خلاصے ہمارے پاس ہیں تم لوگ ہم سے پوچھو گے تو ہم تم کو یہ خلاصے دکھلائیں گے۔

(کلام امام مبین حصہ اول صہ ۹۶ فرمان ۳۸ مطبوعہ اسمٰعیلی ایسوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

خلیفہ عثمان کے وقت میں کچھ حصہ قرآن مجید میں سے نکال دیا گیا اور کچھ حصہ بڑھا دیا گیا امام حاضر کے پاس ہر وقت ایک نئی چیز ہوتی ہے یہ اس وقت بتانے کی نہیں ہے بعد میں ہم بتائیں گے۔ (حوالہ بالا)

۷۰ - تنسیخ شریعت کا اعلان عام، | تیئیسویں (۲۳ ویں) امام حضرت شاہ حسن علی ذکرہ السلام نے ۱۷ ویں رمضان ۵۵۹ھ میں بھرے دربار میں فرمایا۔ " آج کے دن سے آپ کو میں ساری شریعت کی پابندیوں سے آزاد کرتا ہوں، آج کے دن تم لوگوں کے لئے " رحمت کے دروازے کھل گئے ہیں۔ آج کے دن ہم نے پوری دنیا کو شریعت اور قیامت کے مفہوم سے آگاہ کر دیا ہے آج کے دن کے بعد سے جو کوئی ہمیں نہیں پہچانتا تو ہم واضح الفاظ میں

بتا دیتے ہیں ۔

"ہم زمانہ کے (ناسخ شریعت ازمنجانب) امام ہیں اور زمانہ (اب شریعت کی نہیں بلکہ ازصفحہ علم) ہماری تابعداری کے لئے تیار ہے ۔" نور مبین ایڈیشن چہارم کے صفحہ نمبر ۲۵۴

مذکورہ بالا حوالوں پر اجمالی تبصرہ

ایسے مذہب کو اسلام اور اس کے ماننے والوں کو مسلمان نہیں کہا جا سکتا۔ جس مذہب میں کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کی تفسیر "لا امام الا امام الزمان" ہو، جیسیں "لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا" میں اللہ سے اشارہ امام کی طرف ہو، جیسیں ۔ ھو اللہ الخالق البارئ المصور سے عقل اول یا امام الزمان مراد ہوں، جیسیں ۔ عالم الغیب والشھادۃ سے مقصود امام قائم ہوں جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے جیسیں سورت اخلاص یعنی سورت قل ھو اللہ احد میں اللہ تعالیٰ کی بجائے عقل اول یا پنجتن کے اوصاف بیان کئے گئے ہوں جس میں شرک کی تعریف خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنا نہ ہو بلکہ خلافت و امامت میں علی کے ساتھ دوسروں کو شریک کرنا ہو، جس میں رتبہ وصایت و امامت کی حیثیت سے آنحضرت صلعم "مستودع" یعنی عارضی اور حضرت علی مستقر یعنی مستقل سمجھے گئے ہوں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک اور ساتواں رسول پیدا ہو گیا ہو جسیں انبیاء (جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں) گناہ گار ہوں اور صرف آئمہ معصوم سمجھے گئے ہوں جس میں حضرت علیؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک آپ کی رسالت میں شریک ہوں جس میں حضرت علی اور ائمہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چار درجے افضل مانے گئے ہوں، جس میں حضرت علی نفس اللہ معبود ملائکہ اور غافر خطیئۃ الرسول سمجھے گئے ہوں جس میں آنحضرت صلعم کی اذان کے پہلے کلمے۔ "اشھد ان محمدا رسول اللہ" سے محمد بن اسمٰعیل، کی اور دوسرے کلمے ۔ "اشھد ان محمدا رسول اللہ" سے ظہور کے دوسرے امام، "القائم محمد بن عبداللہ المھدی

کی رسالت کی شہادت مراد ہو، جس میں مؤمنین کی اذان کے پہلے کلمے اشھد ان محمداً رسول اللہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے کلمے اشھد ان محمداً رسول اللہ سے ساتویں امام محمد بن اسماعیل کی رسالت کی طرف اشارہ ہو جس میں قرآن مجید، تورات اور انجیل کی طرح ایک تحریف شدہ کتاب سمجھی گئی ہو جس میں شریعت محمدی کے ظاہر کی نہ صرف توہین کی گئی ہو بلکہ یہ بھی کہا گیا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ۱۳۳ھ کے بعد سے محمد بن اسمٰعیل کے ذریعے اسے معطل کر دیا ہے جس کی بنیاد باطنیت پر قائم ہو۔ جس سے ارتکاب فواحش و منکرات مباح ہو جائے جس میں اپنے علم حقیقت کے مسائل مثلاً حلول، تناسخ اور عقول عشرہ وغیرہ یونانی، ایرانی اور ہندی نظریات سے لئے گئے ہوں، جس میں دس حدود (یعنی ارکانِ دعوت) میں رومن کیتھولک چرچ کے نظام کی تقلید کی گئی ہو۔ جس میں حدود علویہ (یعنی عقول عشرہ) اور دس حدود سفلیہ (یعنی ارکانِ دعوت) کے واسطے کے بغیر خدا تک پہنچنا یا نجات حاصل کرنا ناممکن ہو۔ جسمیں اپنی "پوری وفاداری" سے اور کل طاقت سے سلطنت برطانیہ سے تعاون کرنے اور پر خلوص وفاداری کے ساتھ لامتناہی خدمات انجام دینے کی تلقین کی گئی ہو ہو۔ جس میں امام، محرمات اور فواحش کے مرتکب ہونے پر بھی امام باقی رہتا ہو اور فواحش کے ارتکاب کی وجہ سے اس کی امامت میں شک کرنے سے مومن کا ایمان جاتا رہتا ہو وغیرہ

علم تو عالم ہی ہیں لیکن ایک غیر عالم شخص بھی اسمٰعیلیوں (یعنی آغاخانیوں) کے ان ان عقائد کو جاننے کے بعد ایک منٹ کے لئے بھی انہیں مومن و مسلم ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسے یہ لوگ اپنی کتابوں کے حوالوں کے آئینہ میں صاف طور پر غیر مسلم نظر آتے ہیں تاہم ان کے غیر مسلم ہونے کے بارہ میں چند معتبر ترین فتاویٰ نقل کئے جاتے ہیں تاکہ مزید تسلی و تشفی کا باعث ہوں۔

فتوی نمبر (۱) ویجب اکفار الروافض فی قولھم برجعة الاموات الی

الدنیا و بتناسخ الارواح وبانتقال روح الالہ الی الائمۃ وبقولہم فی خروج امام باطنی وبتعطیلہم الامر والنھی الی ان یخرج الامام الباطن وبقولہم ان جبریل علیہ السلام غلط فی الوحی الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم دون علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ وھولاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین کذا فی الظھیریۃ

(فتاوی عالمگیریہ جلد ۲ صہ ۲۶۴)

(ترجمہ ومطلب) درج ذیل وجوہ کی بناء پر ایسے روافض (جیسا کہ اسمٰعیلی اوران جیسے دوسرے فرقے مثلاً زیدی، نصیری، دروزی وغیرہ) کو کافر جاننا واجب ہے جن کے عقائد یہ ہوں کہ

۱- مردے پھر زندہ ہوکر دنیا میں واپس لوٹ آتے ہیں -

۲- روحیں جسمانی ڈھانچے بدل کر دنیا میں پھر نئے روپ میں آجاتی ہیں (مثلاً کوئی گناہ گار مر جائے تو اس کی روح گدھے میں ڈالدی جاتی ہے اور پھر مرنے کے بعد کتے میں ڈالدی جاتی ہے اور اس طرح ایک روح بطور سزا چوراسی قالب بدلتی ہے) (از اصغر علی)

۳- اللہ تعالی اماموں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں یعنی اماموں میں اللہ تعالی کی روح منتقل ہوجاتی ہے -

۴- ایک باطنی امام آئے گا اور تب تک احکام شریعت پر عمل درآمد معطل رہے گا -

۵- جبریل علیہ السلام اللہ تعالی کی وحی کو علی بن ابی طالب کے پاس لیجانیکی بجائے غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاتے رہے -

مندرجہ بالا عقائد حامل لوگ ملت اسلام سے خارج ہیں اوران کے احکام مرتدوں والے احکام ہیں (فتاوی عالمگیری صہ ۲۶۴ ج ۲)

فتوی نمبر (۲) نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃ رضی اللہ

تعالی عنها او انکر صحبة الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ او اعتقد الالوهیة فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی او نحو ذلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن۔ (ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۲۹۴ مطبوعہ یوپی)

ترجمہ و مطلب :۔ ہاں اس شخص کو کافر قرار دینے میں کوئی شک نہیں جو کہ منافقین کی طرف سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا پر لگائی گئی تہمت کو درست کہتا ہو یا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے صحابی رسول ہونے کا انکار کرے یا حضرت علی کو معبود سمجھے یا یہ سمجھے کہ حضرت میں خدا تعالی سمائے ہوئے ہیں اور ان میں خدا کی روح جلوہ گر ہے یا یہ سمجھے کہ جبریل علیہ السلام وحی الہی کو علی کے پاس لیجانے کی بجائے غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاتے رہے یا اسی طرح کا کوئی اور صاف مخالف قرآن عقیدہ رکھے (مثلاً یہ کہ قرآن مجید کے چالیس پارے ہیں یا موجودہ قرآن مجید صدیوں کی تحریف شدہ بوسیدہ کتاب ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی یا رسول مانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ جانے وغیرہ) فتاوی شامی صفحہ ۲۹۴

فتوی نمبر (۳) (تنبیہ) یعلم مما هنا حکم الدروز والتیامنة فانهم فی البلاد الشامیة یظهرون الاسلام والصوم والصلوة مع انهم یعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمر والزنا وان الالوهیة تظهر فی شخص بعد شخص و یجحدون الحشر والصوم والصلوة ویقولون المسمی بها غیر المعنی المراد ویتکلمون فی جناب نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کلمات فظیعة وللعلامة المحقق عبد الرحمان العمادی فیهم فتوی مطولة و ذکر فیهم انهم ینتحلون عقائد النصیریة والاسمعیلیة الذی یلقبون بالقرامطة والباطنیة الذین ذکرهم صاحب المواقف۔

(الی قوله) وفیهم فتوی فی الخیریة ایضاً فراجعها والحاصل انهم یصدق

علیهم اسم الزندیق والمنافق والملحد (فتاوی شامی المعروف رد المحتار جلد ۳ ص ۲۹۸ یوپی)

ترجمہ ومطلب:- علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ باب المرتد میں کفار کی قسمیں بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ یہیں سے دروزیوں اور تیامنیوں کا حکم بھی معلوم کیا جاسکتا ہے (یعنی وہ زندیق ملحد اور منافق ہیں) کیونکہ وہ بلاد شام میں اپنا مسلمان ہونا اور اپنا نماز روزہ ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ تناسخ ارواح (یعنی اواگون) کا عقیدہ رکھتے ہیں اور شراب اور زنا کو حلال جانتے ہیں (کیونکہ ان کے ایک امام نے بقول ان کے انہیں شریعت کی سب پابندیوں سے آزاد کر کے ان پر رحمت کے دروازے کھول دیئے تھے) اور وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے اماموں کے روپ میں خود خدا تعالیٰ جلوہ گر ہوتے ہیں اور یہ لوگ حشر نشر اور نماز روزے کے انکاری ہیں اور کہتے ہیں کہ نماز اور روزے کا وہ مفہوم نہیں جو عام لوگ سمجھتے ہیں اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی گندی گندی باتیں کہتے ہیں (مثلاً یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علی بیوی ہیں یا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیرا راھب (ایک عیسائی درویش) کے شاگرد تھے یا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوطالب نے نبوت سونپی تھی یا یہ کہ حضرت خدیجہ کبریٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استانی تھیں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تکمیل علوم کی وغیرہ) محقق علامہ عبدالرحمٰن عمادی کا ان کے بارے میں ایک طویل فتوٰی ہے اس میں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ دروزیوں اور تیامنیوں نے دراصل اپنے پیش رو، اسمٰعیلیوں اور نصیریوں کے عقائد چرائے ہیں (یعنی ان عقائد کے اصل موجد اسمٰعیلی اور نصیری ہیں) جن کو قرامطہ اور باطنیہ کا نام دیا جاتا ہے جنہیں صاحب مواقف نے بھی ذکر کیا ہے اور ان کے بارے میں چاروں مذہبوں کا فتوٰی نقل کیا ہے۔ (علامہ شامی آگے فرماتے ہیں) فتاویٰ خیریہ میں بھی ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اور خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ زندیق، منافق اور ملحد ہیں (فتاوی شامی ج ۳ ص ۲۹۸)

فتوی نمبر (۴) کفایۃ المفتی جلد نمبر ایک میں مسئلہ نمبر ۳۱۶ کے جواب میں حلول الوھیۃ

علی غلط فی الوحی اور قرآن مجید میں کمی زیادتی کا اعتقاد رکھنے والوں پر کفر کا فتوی لگا کر ان کے ساتھ رشتے ناطے کرنے کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

فتوی نمبر (۵) امداد الفتاویٰ جلد نمبر ۶ میں مسئلہ ۶۴۴ کے جواب میں آغاخانیوں کے کفر پر ایک مفصل فتوی بعنوان "الحکم الحقانی فی الحزب الآغاخانی" صادر کیا گیا ہے۔

فتوی نمبر (۶) مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مفصل فتوی بعنوان "تکفیر کے اصول اور آغاخانی فرقہ کا حکم" ایک رسالہ کی صورت میں آپ کے فقہی رسائل کے مجموعہ "جواہر الفقہ" کے حصہ اول میں موجود ہے جس کا مطالعہ اس بارے میں بے حد مفید اور باعث بصیرت ہے۔

نوٹ:۔ یہ رسالہ علیحدہ بھی طبع ہو گیا ہے اور مکتبہ دارالعلوم کراچی ۱۴ کے پتہ پر دستیاب ہے۔

اب ہم استفتاء ہذا کے اصل سوالات کا نمبر وار جواب تحریر کرتے ہیں۔

(۱) ان عقائد و نظریات والا فرقہ کافر ہے (۲) ان پر نماز جنازہ جائز نہیں

(۳) ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں (۴) ان کے ساتھ مناکحت جائز نہیں۔

(۵) ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔ (۶) یہ خارج اسلام ہیں لہذا ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ ہرگز نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

حررہ اصغر علی
دار العلوم
کراچی ۱۴

الجواب صحیح
محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ
۲۹/۴/۱۴۰۳ھ

دار الافتاء
دار العلوم کراچی
اسلامیہ جمہوریہ پاکستان
نمبر ۳۴/۸۳ ج
مورخہ ۲۹/۴/۱۴۰۳

[illegible]
۱۶/۲/۱۴۰۳ھ

الجواب صحیح

محمد [illegible] الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف عفی عنہ
۲-۲-۱۴۰۳ھ

[illegible]

الجواب صحیح
عبد الرؤف [illegible]
دار الافتاء۔ دار العلوم کراچی ۱۴
۱-۲-۱۴۰۳ھ

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی کا فتویٰ
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان صدر سواد اعظم اہلسنت پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اسمٰعیلی فرقے کے جن عقائد و نظریات کا سوال میں ذکر ہے ان کے پیش نظر ان لوگوں کے کفر میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

کلمہ میں حضرت علی رضؓ کو صراحتہً اللہ کہا گیا ہے جو کفر ہے آغا خان کو قرآن ناطق کہنا اور قرآن کریم میں وارد شدہ لفظ اللہ سے آغا خان کو مراد لینا بھی صریح کفر ہے اسی طرح نماز اور زکوٰۃ کا انکار بھی موجب کفر ہے۔

اس لئے اسمٰعیلیوں کو مسلمان سمجھنا کھلی ہوئی گمراہی ہے ان کا روزے سے انکار اور حج سے انحراف بھی مشہور و معروف ہے ، اس لئے کسی طور سے ان کو مسلمان نہیں کہا جا سکتا نہ ان کا جنازہ پڑھنا جائز ہے نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا درست ہے ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں نہ شادی بیاہ کا تعلق ان کے ساتھ صحیح ہے۔ غرضیکہ مسلمانوں کی طرح ان کے ساتھ کسی قسم کا معاملہ کرنا جائز نہیں ہے فقط

واللہ اعلم وعلمہ اتم واکمل

سلیم اللہ خان

مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی

۱۳ $\frac{۸}{۱۴۰۳}$ ھ ۲۷ $\frac{۵}{۱۹۸۳}$ ء

توقیعات علمائے کراچی

دارالافتاء

الجامعۃ الفاروقیۃ

شاہ فیصل کالونی رقم ۴ کراتشی ۲۵ پاکستان

الجواب صحیح
سلیم اللہ خان مہتمم جامعہ فاروقیہ
و ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کراچی ۱۴ شوال ۱۴۰۶ھ

الجواب صحیح
نظام الدین شامزی
دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

الجواب صحیح
[illegible]

الجواب صحیح مولانا اسفندیار خان مہتمم مدرسہ صدیقیہ
دار الخیر بھاپڑی کراچی -
جنرل سکریٹری سواد اعظم اہلسنت پاکستان

الجواب صحیح محمد زکریا مہتمم مدرسہ انوار القرآن کراچی

الجواب صحیح

آغا خانی خود بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے اور جو عقائد سوال میں لکھے ہیں یہ مسلمانوں کا عقیدہ ہو نہیں سکتا ہے اس کے علاوہ بھی وہ اپنے عبادت خانوں میں آغا خان کی تصویر کی تقریباً پرستش کرتے ہیں - لہٰذا حکم شرعی کے اعتبار سے نہ وہ مسلمان ہیں نہ اُن کے ساتھ مسلمانوں سا برتاؤ کرنا جائز ہے - نہ ان کی نماز جنازہ جائز ہے نہ ذبیحہ حلال ہے نہ مقابر مسلمین میں دفن کیا جائے گا - واللہ تعالیٰ اعلم

دار الافتاء
فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون
اہل سنت وجماعت کی مرکزی درسگاہ
دار العلوم امجدیہ

وقار الدین غفرلہ

بلاشبہ شیعہ آغاخانی عقائد مندرجہ استفتاء رکھنے کی وجہ سے کافر اور خارج از اسلام ہیں ان کا کفر اثنا عشریوں کے کفر سے بھی زیادہ اور اشد ہے ان کے عقائد باطلہ سے واقف ہونے کے بعد ان کے کفر میں قائل کرنا اور انہیں مسلمان کہنا بھی مستلزم کفر ہے ان سے مناکحت بالکل ناجائز اور حرام ہے۔ فقط

محمد اسحاق صدیقی عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح

مولانا فدا الرحمٰن درخواستی صاحب ، مہتمم مدرسہ انوار القرآن کراچی

الجواب صحیح — محمد امین مدرس مدرسہ مفتاح العلوم گھاس مارکیٹ حیدرآباد

الجواب صحیح — محمد عبدالرحیم غفرلہ منیگل مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ کراچی

الجواب صحیح — محمد خلیل الرحمان مدرس خادم مدرسہ مدینۃ العلوم اسلام پور

الجواب صحیح — محمد اکرم ، مدرسہ حنیفہ کریمیہ شہداد پور سندھ

الجواب صحیح — داہ غلام اللہ ، خادم مدرسہ جامعہ دار الفیوض کندھ کوٹ ضلع جیکب آباد

الجواب صحیح — عمر الدین نائب مہتمم 〃 〃 〃

الجواب صحیح — محمد عمر منگسی ، مفتی مدرسہ مدینۃ العلوم بینڈو شریف ضلع حیدرآباد

الجواب صحیح ۔ ابو محمد عبدالکریم شاکر خطیب جامع مسجد گوٹھ نبی بخش ماتلی ضلع بدین

مولانا کلیم اللہ بدین — مولانا عبدالرشید بدین

مولانا محمد اسمٰعیل ٹنڈو غلام علی ، بدین — مولانا حافظ محمد شفیع ڈگری ضلع تھرپارکر

مولانا عبدالستار صاحب چاولہ بدین

عُلمائے پنجاب کا فتویٰ

الجواب باسم ملہم الصواب

۱ - مندرجہ بالا اعتقادات کا رکھنے والا کافر ہے اس کو مُسلمان سمجھنے والا کافر و مرتد ہوگا
۲ - ان کی نماز جنازہ میں ہرگز شرکت نہ کی جائے ورنہ اندیشہ کفر ہے - (۳) مسلمانوں کے قبرستان میں ہرگز دفن نہ ہونے دیا جائے - (۴) ان کے ساتھ نکاح ہو ہی نہیں سکتا اگر نکاح ہوا تو خالص زنا ہوگا اولاد ولد الزنا اور حرامی ہوگی - ۵ - ان کا ذبیحہ مردار ہوگا - ۶ - ہرگز نہیں -

الجواب صحیح
آپ کا مخلص دُعا گو ہے
فقیر سراج احمد دینپوری
علمائے حق کے فیصلہ کی
فقیر بھی تائید کرتا ہے
(حضرت مولانا) سراج احمد دینپوری

مرکزی دار الافتاء
جامعہ مدنیہ
رجسٹرڈ
کریم پارک، راوی روڈ لاہور

الجواب صحیح
عبد الحمید غفول جامعہ مدنیہ لاہور
۲۲ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ

حضرت مولانا حامد میاں صاحب مدظلہ
مہتمم جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور

الجواب ومنہ الصدق والصواب

اکابر امت کا فتویٰ ہے کہ جماعت آغا خانی اور فرقہ آغا خانی کافر ہے - امداد الفتاویٰ (ص ۱۱۱ ج ۶) میں تصریح ہے کہ اسلام میں کلمہ توحید بنیاد ہے اس کے وہ قائل نہیں، شریعت کے معنی میں تغیر کیا لفظ اللہ ہی کو غلط سمجھا، نماز پنجگانہ روزہ، حج وزکوۃ کا انکار کیا - نماز روزہ

کے نام سے جو کچھ دیا تو وہ بھی دنیا کے ایک امیر ترین آدمی کو دیا - حالانکہ صدیق اکبر رضی
نے صرف منکرین زکوۃ سے جہاد فرمایا ہے - مساجد شعائر اللہ ہیں انہوں نے اس سے
انحراف کیا - اور جو جماعت خانے ہیں اُن کا رُخ قبلہ کی طرف بھی نہیں ہے یعنی یہ اہل قبلہ
بھی نہیں ہیں - سلام جو عند اللقاء ایک مسنون طریقہ ہے انہوں نے اس کو بدل دیا - فقہا کرام
نے فرمایا ہے ایک بستی اگر متفق ہو کر صرف ایک سنت کا انکار کریں مثلاً اذان دینا چھوڑ دیں -
تو خلیفۂ وقت کے لئے ان کے ساتھ جہاد کرنا فرض ہے اور بھی ان میں قباحتیں ہیں جو سوال میں
نہیں آئے ہیں وہ یہ کہ میتہ کھاتے ہیں محرمات سے نکاح کرتے ہیں -

جبکہ قادیانی صرف ختم نبوت کے منکر ہو کر اقلیت میں آکر کافر ہوئے ہیں تو کیا یہ پوری
شریعت پر جھاڑو پھیرنے کے بعد بھی کافر نہ ہوں گے ، یہ کافر ہیں کافر ہیں کافر ہیں -
اور یہ بالکل مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں ، لہٰذا نہ ان کو مسلمانوں کے قبروں میں دفنا
جائز ہے اور نہ ان پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے اور نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے اور نہ
مناکحت جائز ہے مسلمانوں جیسا کوئی معاملہ ان کے ساتھ نہ کریں -

فقط والسلام غلام مصطفیٰ غفرلہ جامعہ ضیاء العلوم
بیگم پورہ لاہور ، ۱۶/۸/۱۴۰۳ھ

الجواب

علمائے ہند کا یہ متفقہ حکم ہے تو فرقہ آغا خانی جو بہت سے احکام کے منکر ہے -
قطعاً کافر ہے -

احقر نور الرحمٰن عفی عنہ
دار العلوم رحمانیہ فیروز پورہ روڈ لاہور

الجواب ھو الموفق الصدق

آغاخانی فرقے کے جو عقائد آپ نے سوال میں تحریر فرمائے ہیں اس کی بنیاد پر یہ فرقہ دائرہ اسلام سے خارج ہے حج اور روزے کا انکار تو صریحاً قرآن کریم کا انکار ہے اسی طرح دیگر عقائد بھی اسلام کے خلاف ہیں یہ فرقہ مسلمانوں سے علیحدہ ہے اس لئے ان کے احکام بھی مسلمانوں کی طرح نہیں تمام احکام میں مسلمانوں سے جدا ہیں۔ نماز جنازہ مناکحہ ذبیحہ وغیرہ بھی درست نہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

مفتی محمد حسین نعیمی جامعہ نعیمیہ

لاہور

الجواب

جو فرقہ فرائض کا منکر ہے اور سلف صالحین کے عقائد کے خلاف عقائد رکھتا ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں۔

احقر العباد مولوی ابوالریان محمد رمضان

مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم، واضح رہے کہ ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا بھی اگر کوئی شخص منکر ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے لہٰذا اگر فرقہ مذکورہ کے واقعی یہی عقائد ہیں جو سوال میں مذکور ہیں تو وہ مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ مسلمانوں کے لئے ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کو مسلمانوں کی قبرستان میں دفن کرنا ان کے ساتھ مناکحت کرنا، ان کا ذبیحہ کھانا اور ان کے ساتھ مسلمانوں جیسے سلوک کرنا جائز نہیں ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

دار الافتاء
قائم کردہ ۱۳۷۰ھ
مدرسہ قاسم العلوم ملتان

محمد عفا اللہ عنہ

معین مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

۱۲ شعبان ۱۴۰۲ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد اسحاق غفرلہ مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

الجواب مذکورہ عقائد کو صحیح سمجھنے والا بلاشبہ کافر ہے اس کے ساتھ مسلمانوں کا معاملہ نہ کیا جائے ان سے مناکحت، ان کا جنازہ، ان کے ذبیحہ کو کھانا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ہرگز جائز نہیں کیونکہ یہ شخص ضروریات دین کا منکر ہے فرقہ آغاخانی کے بارے میں حضرت تھانوی کا رسالہ "القول الحقانی فی الحزب الاغاخانی" ہے اس میں اور دیگر اکابر اهل علم کی تحریرات میں اس فرقہ کو کافر قرار دیا گیا ہے۔

فقط واللہ اعلم

عبدالقادر عفی عنہ

مدرس دارالعلوم کبیر والا

۲۴ رجب ۱۴۰۲ھ

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون
دار الافتاء
دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا (ملتان)

الجواب مشہور آغاخانی فرقہ کافر اور خارج از اسلام ہے۔ ان کے ساتھ مسلمانوں کا سا برتاؤ ہرگز نہ کیا جائے۔ نہ ان سے مناکحت صحیح ہے اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن کیا جائے ان کی بعض کفریات کی سوال میں بھی تصریح ہے مثلاً

لفظ اللہ سے مراد امام لینا اور صلوٰۃِ خمسہ زکوٰۃ ، روزہ ، حج کا انکار کرنا یہ امور بلاشبہ کفر ہیں مزید تفصیل کے لئے دیکھیں حضرت اقدس حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ کا رسالہ " الحکم الحقانی فی الحزب الآغاخانی " (جواہر الفقہ ص۱۲۴ ج۱)

فقط واللہ اعلم

مفتی خیر المدارس

الجواب صحیح

بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ

نائب مفتی ، محمد انور

خیر المدارس ۔ ملتان پاکستان

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون
دار الافتاء
۱۳۶۷ھ
مدرسہ عربیہ خیر المدارس ملتان

مندرجہ بالا عبارت سے مندرجہ ذیل مسائل معلوم ہوئے ۔

۱ ۔ فرق ضالہ دروزیہ ۔ تیامنہ ، نصیریہ ، اسماعیلیہ حشر نشر صوم صلوٰۃ حج کے منکر ہیں اور شخص بعد شخص میں ظہور الوہیت کے قائل ہیں معاذ اللہ ۔

۲ مذاہب اربعہ میں ان کا یہ حکم ہے کہ انہیں دار الاسلام میں رہنے نہ دیا جائے اور نہ ان سے مناکحت جائز ہے اور نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے ۳ انہیں زندیق منافق ملحد کہا جا سکتا ہے ۴ اسلامی حکومت پر ان کا قلع قمع اور استیصال واجب ہے ۔

فقط واللہ اعلم

العبد [signature]

خادم الافتاء مدرسہ اسلامیہ عربیہ خیر المعاد ملتان شریف

آغاخانیوں کے عقائد سراسر اسلام کے منافی ہیں ان کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے نہ ہی یہ لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں نہ اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہتے ہیں اُن کے مسلمانوں کی طرح نہ اذان ہے نہ نماز ہے نہ روزہ ہے اور نہ حج ہے جب اسلام کے بنیادی عقائد اور ارکان کے ہی یہ لوگ قائل نہیں تو ان کے کفر میں کیا شک ہے جو شخص ان کے کفریہ عقائد پر مطلع ہونے کے باوجود کافر نہ کہے وہ خود کافر ہوگا۔

علمائے کرام ان کے کفر پر متفق ہیں بندہ ناچیز بھی علمائے کرام کے فتوی کا موید اور مصدق ہے فقط

بندہ منظور احمد چنیوٹی عفا اللہ عنہ

ناظم اعلیٰ ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ

صدر مجاہدین احرار پاکستان

الجواب الموفق للصواب

ایسے عقائد رکھنے والا ضروریات دین اور اسلام کے اصولی ومسائل قطعیہ کا منکر ہے یہ صریح عقائد کفریہ ہیں جسمیں تاویل کی گنجائش نہیں اس لئے ان عقائد والے بلاشبہ بالاتفاق کافر ہیں ان سے نکاح میل جول کا معاملہ حرام ہے نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے (شامی باب المرتدین ج ۲) تفصیل حضرت تھانوی کے رسالہ "القول الحقانی فی الحزب الاغاخانی" میں ہے۔

المجیب شفیق الرحمن درخواستی مفتی مدرسہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور

حضرت مولانا حافظ الحدیث محمد عبداللہ درخواستی صاحب

صدر جمعیت علمائے اسلام

جس شخص یا قوم و فرقہ کے وہ نظریات ہوں جو سوال میں مذکور ہیں تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ ایمان تصدیق باللہ و بجمیع ماجاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے۔

فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
دار الافتاء
نمبر ۱۹۷/۵ تاریخ ۲۵ رجب ۱۴۰۲ھ
مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر

کتبہ احقر الوری
عبداللطیف مفتی مدرسہ عربیہ
قاسم العلوم فقیر والی

مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر

الجواب صحیح
عبدالکریم خادم مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر
المجیب مصیب
[illegible] خادم مدرسہ احیاء العلوم ظاہر پیر

الجواب حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے اس فرقہ کے متعلق ایک رسالہ شائع کیا تھا جو کہ جواہر الفقہ مفتی محمد شفیع صاحب ص ۶۴ تا ص۷۰ پر درج ہے جس میں سوال سے ملتی جلتی بعض باتیں مذکور ہیں اور ان پر کفر کا فتویٰ ہے۔

فقط واللہ اعلم بالصواب
غلام رسول عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ رشیدیہ رجسٹرڈ ساہیوال

الجواب

اس قسم کا عقیدہ رکھنے والا شخص کافر، مرتد، واجب القتل، ان پر نماز جنازہ، مسلمانوں کے مقبرہ میں دفنانا، ان کے ساتھ مناکحہ ان کا ذبیحہ تمام حرام ہیں ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا درست نہیں۔

الجواب صحیح

جمال الدین خطیب جامع رحمانیہ نامی محلہ ساہیوال پنجاب

الجواب صحیح

فقیر ابوا حمد ، خادم بدارالعلوم مدنیہ بہاول پور

عبدالحمید عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دارالعلوم مدنیہ بہاول پور

الجواب

مذکورہ بالا عقائد ونظریات رکھنے والا کوئی شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے جو شخص ایسے آدمی کو اس کے ان عقائد پر مطلع ہو کر بھی مسلمان سمجھے وہ بھی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

الجواب صحیح

سلمان احمد مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامع مرکزی ٹوبہ ٹیک سنگھ فیصل آباد

الجواب

مندرجہ بالا عقائد اسلام کے خلاف ہیں ضروریات دین کا انہیں انکار ہے لہٰذا مندرجہ بالا عقائد رکھنے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے اسے مسلمانوں کا سا سلوک رکھنا درست نہیں۔

الجواب صحیح محمد سعید عفی عنہ مدرس مدرسہ مصباح العلوم خوشاب ضلع سرگودھا

الجواب بعون الوہاب

استفتاء میں مذکورہ فرقہ اگر واقعتاً ایسے نظریات کا حامل ہے تو پھر ایسا شخص جس کے عقائد و نظریات اور افکار اسلام کے بنیادی اصولوں کے مخالف ہوں اور وہ اسلام کے متعین کردہ احکامات سے نہ صرف روگردانی کا مرتکب ہوتا ہے بلکہ ان کے مقابلہ میں اپنی طرف سے خود ساختہ احکامات کی تعمیل کو ضروری خیال کرتا ہے ایسا شخص بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج اور ملت بیضا الحنفیہ السمحاء کا باغی ہے۔

الجواب صحیح   ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

صاحبزادہ برق التوحیدی، دارالافتاء

جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن فیصل آباد

الجواب صحیح

محمد حسن غفرلہ   مدرسہ عربیہ جامعہ احیاء العلوم عیدگاہ مظفر گڑھ

الجواب

ایسے عقائد والے لوگ مسلمان نہیں ہیں اور جو غیر معاملات غیر مسلموں سے جائز نہیں ان سے بھی جائز نہیں ہیں واللہ اعلم

محمد عبداللہ کان اللہ لہ

مہتمم مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ بھکر۔

الجواب

بالا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے کیونکہ یہ تمام عقائد نص صریح کے خلاف ہیں لہذا ان کے ساتھ معاملہ بھی کفر والا کی جائے۔ واللہ اعلم

محمد حسین، ناظم اعلیٰ ادارہ احیاء العلوم العربیہ عیدگاہ روڈ چوٹ

الجواب

مندرجہ امور مذکورہ توحید و رسالت ، نماز ، روزہ ، حج زکوٰۃ وغیرہ ضروریات دین میں سے ہیں اور ضروریات دین کا انکار کفر ہے اور ان میں تاویل بھی کفر ہے ۔

غلام رسول فیصل آبادی
مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ بورے والا

دار العلوم مدرسہ عربیہ اسلامیہ رجسٹرڈ
بورے والا ضلع وہاڑی

فضل احمد مدرسہ عربیہ اسلامیہ رجسٹرڈ بورے والا

الجواب

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ مرحوم تحریر فرماتے ہیں

حضرت عائشہ پر تہمت یا قرآن مجید کو صحیح اور کافی نہ سمجھنا ۔ حضرت ابوبکر صدیق کی صحبت کا منکر ہونا ۔ یا حضرت علی کو الوہیت کا مستحق اعتقاد کرنا یا حضرت علی کو وحی الٰہی کا حقدار جاننا ، بے شک کفر ہے (بالفاظ تغیر یسیر ص ۲۸ / ۱۰۹)

مذکورہ بالا عقائد میں سے اکثر و بیشتر کفریہ عقائد ہیں مثلاً اپنے امام کو حقیقی مالک سمجھنا ۔ قرآن کے حقیقی معانی سے انحراف کر کے اپنے معانی میں لینا ۔ اور اللہ سے آغا خان مراد لینا (غضب تو یہ بالکل فرعون کی طرح دعوی ربوبیت ہے) زکوٰۃ ، ٹیکس ، نماز روزہ اور رمضان کا اور حج کا انکار کرنا صریح کفر ہیں ان کے ساتھ میل جول ، دوستی اور محبت جملہ تعلقات اہل اسلام کے منقطع کرنے اور ان سے بیزاری کا اظہار واجب اور لازم ہے ۔ ان کی ذبیحہ کھانی اور اُن سے مناکحہ بھی جائز نہیں ہے یہ مرتدین یا کفار غیر اہل کتاب کے حکم میں ہیں ۔

فقط واللہ یقول الحق وھو یہدی السبیل

محمد عیسیٰ نصرت العلوم گوجرانوالہ

کتب خانہ مدرسہ نصرۃ العلوم
قائم شدہ ۱۳۷۲ھ
گوجرانوالہ مغربی پاکستان

الجواب صحیح کیونکہ ضروریات دین سے کسی ایک کا انکار بھی کفر ہے

خطیب جامع مسجد بریڑکہ بالا حافظ قاری حاجی (غلام نبی) خطیب جامع مسجد حضرت مولانا محمد ادریس صاحب

مولوی منظور الرحمٰن فاضل

جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ

الجواب یہ لوگ حضرت ابوبکر عمر عثمان رضی اللہ عنہم کو کافر ظالم وغیرہ سمجھتے ہیں۔ اور ہم کو بھی یہ کافر ہی سمجھتے ہیں ایسوں کو ہم مسلمان کس طرح کہہ سکتے ہیں۔

الراقم ابوالبرکات

احمد اسمٰعیل صاحب جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ

الجواب

ایسے باطل نظریات کا حامل ہرگز ہرگز مسلمان نہیں ہے بلکہ اُسے مسلمان کہنا اسلام کی توہین ہے وہ احکام خدا کے منکر ہوکر اسلام کے نظریہ سے نکل چکے ہیں اور اس سے ان کا ارتداد ثابت ہوچکا ہے لہٰذا انہیں کافر کہا جائے گا۔

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم

حاکم علی رضوی مدرس مدرسہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ

الجواب بعون الملک الوھاب

صورت مسؤلہ میں جواباً عرض ہے کہ مذکورہ عقائد و نظریات کا حامل اہلسنت کے نزدیک بلاشبہ کافر و مشرک ہے دوسرے جوابات کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ جب وہ کافر ہے تو پھر اس پر نماز جنازہ کیسی، وہ

تو تقاضا حق مسلمان کے لئے ہوتی ہے مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانا
بھی جائز نہیں، ان کے ساتھ نکاح بھی جائز نہیں فرمان خداوندی
ہے۔ ولا تنکحوا المشرکات حتی یومن الخ معلوم ہوا کہ مشرک
کے ساتھ مناکحہ جائز نہیں جبتک کہ وہ مشرف باسلام نہ ہوں اُن کا
ذبیحہ بھی مردار اور حرام ہے جب وہ مسلمان نہیں تو پھر ان کے
ساتھ مسلمانوں جیسے معاملات کیسے جواز رکھتے ہیں

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

سید محمد جلال الدین شاہد صاحب
مہتمم جامعہ محمدیہ بھکھی شریف

دارالافتاء
جامعہ محمدیہ رضویہ نوریہ بھکھی شریف ضلع گجرات

الجواب

جو فرقہ یا جماعت ایسے عقائد و نظریات رکھتی ہے وہ یقیناً کافر ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ شیر محمد، نائب مفتی و عربی مدرس
مدرسہ عربیہ اسلامیہ دارالعلوم ربانیہ ضلع لائلپور

الجواب واللہ الموفق للصواب

یہ عقائد و اعمال جو درج سوال ہیں اہل اسلام میں سے کسی فرقہ کے نہیں ہیں ان کا حامل
مسلم نہیں ہے ایسے لوگوں سے کوئی معاملہ مندرجہ فی السوال اور دیگر معاملات اسلامیہ

رکھنا اہل اسلام کے لئے جائز نہیں ہے شامی جلد ثالث باب المرتدین میں ہے۔

وذکر فیہا انہم ینتحلون عقائد النصیریۃ والاسمٰعیلیہ الذی یلقبون بالقرامطۃ والباطنیۃ الذی ذکرھم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاھب الاربعۃ انہ لا یحل اقرارھم فی دیار الاسلام بجزیۃ ولا غیرھا ولا تحل مناکحتھم ولا ذبائحھم الخ

ھذا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن

راجہ بازار راولپنڈی

الجواب صحیح

قاضی احسان الحق

دار الافتاء دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی

الجواب

فرقہ آغاخانیہ کے مذکورہ عقائد کے مطابق یہ فرقہ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہیں ضروریات دین اور اسلام کے مسائل قطعیہ کا منکر بالاتفاق کافر ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کے احکام ان پر جاری نہیں ہوں گے تو ان کے ساتھ مناکحہ اور ان پر نماز جنازہ پڑھنا وغیرہ جائز نہیں۔

نثار اللہ غفرلہ جامعہ اسلامیہ راولپنڈی صدر

الجواب

اگر اسماعیلی فرقہ ان نظریات اور مزعومات و معتقدات وہی ہیں جو سائل نے رقم فرمائے ہیں تو ان کا امت مسلمہ سے خارج ہونے میں کیا شبہ رہ گیا ہے اور ان کے ساتھ مسلمانوں والا سلوک کیسے روا رکھا جا سکتا ہے۔

الجواب صحیح عبدالعزیز علوی

صدر مدرس جامعہ تدریس القرآن والحدیث راولپنڈی

الجواب صحیح ، قاضی فتح اللہ ، سند یافتہ مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی

الجواب

بصورت مذکورہ محررہ ایسے لوگ گمراہ و مضل ہیں

قاری محمد امین عفا اللہ عنہ ، دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ محلہ ورکشاپی راولپنڈی

الجواب

مذکورہ بالا عبارات جو کہ آپ نے تحریر فرمائی ہیں ان کی رو سے ایسا فرقہ مسلمین کہلانے کا مستحق نہیں یہ عقائد مشرکیہ ہیں ۔

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک

سب گناہ معاف ہو سکتے ہیں مگر شرک معاف نہیں ہو سکتا ۔ فقط

سید محمود شاہ مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ

محلہ نیاریاں، راولپنڈی

الجواب

فرقہ اسماعیلیہ آغاخانیہ جو مذکورہ بالا عقائد اور نظریات کا معتقد ہے ۔ قطعی مرتد، کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے ان کے احکام مثل احکام مرتدین کے ہیں انکا نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ۔ مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا حرام ہے ان کے ساتھ مناکحت جائز نہیں ۔ اگر کہیں ہو گئی ہو تو بلا طلاق دوسری جگہ نکاح کیا جائے ان کا ذبیحہ مثل خنزیر ہے واللہ اعلم بالصواب

حررہ رشید احمد عفی عنہ خطیب و صدر مدرس مدرسہ ریاض الاسلام چنڈانوالہ جھنگ

صدر

توقیعاتِ علمائے پشاور سرحد

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ، امابعد پس واضح رہے کہ دار العلوم کراچی ۱۴ کے دار الافتاء کا جواب حق اور صواب ہے یہ فرقہ اسمٰعیلیہ ضروریات دین سے انکار اور انحراف کی وجہ سے کافر اور خارج از اسلام ہے اس سے کفار اور مرتدین جیسا معاملہ کیا جائے گا ۔ الجواب صحیح محمد فرید عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ۔

امابعد ۔ فرقہ اسماعیلیہ کے بارے میں جو استفتاء کیا گیا ہے فرقہ اسماعیلیہ کی تحریروں کی روشنی میں دلائل وبراہین کے ساتھ ہمارا دو ٹوک جواب یہ ہے کہ فرقہ اسمٰعیلیہ کے تمام لوگ مرتد ہیں خارج از اسلام ہیں اس بارے میں دار العلوم کراچی ۱۴ کے دار الافتاء سے جو جواب فتوی کی صورت میں دیا گیا ہے وہ بالکل حرف بحرف صحیح ہے ۔

الجواب صحیح محمد یوسف بنوری مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم سرحد پشاور ، عبد اللطیف عفا اللہ عنہ مفتی سرحد

الجواب صحیح ، مفتی سرحد حضرت مولانا مفتی عبد القیوم صاحب پوپلزئی رحمۃ اللہ علیہ

الجواب صحیح ، فضل الرحمٰن مدرس دار العلوم سرحد پشاور

الجواب صحیح - مبلغ اسلام ڈاکٹر فدا حسین بھانہ ماڑی پشاور (پاکستان)

الجواب صحیح خطیب سرحد مولانا محمد امیر بجلی گھر پشاور

الجواب صحیح قاضی حبیب الرحمٰن (فاضل دیوبند) مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب صحیح عبیداللہ مدرس دارالعلوم سرحد (پشاور)

الجواب صحیح عبداللہ عفی عنہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب صحیح پادشاہ گل عفی عنہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب صحیح ، سید قمر عفااللہ عنہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب صحیح شفیع الدین غفرلہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب صحیح د مطیع اللہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب صحیح شاہ بخت روان غفرلہ ، مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں اس قسم کے عقائد کے حاملین اسلام سے خارج اور پکے کافر ہیں ان کی نماز جنازہ مسلمانوں کو نہیں پڑھنی چاہیئے نہ اُن سے نکاح کیا جائے اور نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا جائے ۔

الجواب صحیح فیاض الرحمٰن مہتمم مدرسہ مرکزی دارالقرآن نمک منڈی پشاور

الجواب صحیح - مولانا محمد ضیاء الحق صاحب شاہ فیصل شہید مسجد پشاور

الجواب

جس شخص یا جماعت کا عقیدہ یہ ہو کہ اللہ سے مراد کوئی مخلوق ہے اور نماز روزہ اور زکوٰۃ فرض نہیں ہیں وہ کافر اور اسلام کے دائرہ سے خارج ہے اس کے ساتھ مسلمان جیسا سلوک جائز نہیں ہے ۔ فقط محمد یوسف عفی عنہ

الجواب صحیح ، مولانا عبدالرحیم صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ حدیقۃ العلوم پشاور شہر

الجواب :- واضح ہو کہ فرقہ اسمٰعیلیہ مذکورہ فی السوال عقائد و نظریات کے رو سے خارج از اسلام ہیں کیونکہ ارکان اسلام سے انکار کفر ہے۔

الجواب صحیح ابو عمر عبدالعزیز النورستانی، خادم الجامعۃ الاثریہ اثر آباد پشاور

الجواب :- مذکورہ اعتقادیات کے معتقد کو مسلمان کہنا ناجائز ہے بلکہ مذکورہ معتقدات کی وجہ سے ان کی کفر میں شک نہیں رہتا۔ واللہ اعلم

الجواب صحیح - مولانا شاہد القادری مفتی دارالعلوم غوثیہ پشاور

مولانا پیر محمد چشتی جامعہ غوثیہ پشاور

الجواب عقائد مذکورہ عقائد کفریہ ہیں اسلام سے ایسے عقائد والا کا کوئی مناسبت نہیں ہے

(شیخ القرآن پنج پیر) احقر محمد طاہر عفی عنہ

الجواب متذکرہ عقائد رکھنے والے شخص یا فرقہ کی کفر اور شرک اجلی البدیہات سے ہے ان کی کفر و شرک میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اُن کے ساتھ مسلمانوں جیسا کوئی معاملہ جائز نہیں۔

الجواب صحیح - امیر جمعیۃ العلماء اسلام عزیز الرحمٰن کان اللہ لہ (فاضل دیوبند) ڈھکی چارسدہ

الجواب :- جو فرد یا جماعت ان اعتقادات پر قائم ہو - جو درج ہیں - چاہے کوئی بھی ہو - وہ دائرہ اسلام سے خارج غیر مسلم ہیں - کیونکہ یہ اعتقادات اسلام کے بنیادی عقائد کے خلاف ہیں - ایسا فرد یا قوم کسی صورت میں مسلمان نہیں -

الجواب صحیح - احقر سعید الرحمٰن عفی عنہ ناظم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ رستم، مردان

الجواب صحیح :- محمد حسن خان خادم علوم حدیث اکبر دارالعلوم مردان

مولوی محمد عبدالرحمٰن مہتمم دارالعلوم و خطیب مسجد تھانہ تخت بھائی ضلع مردان

الجواب صحیح :- تاج زرین مدرس دار العلوم شرگڑھ ضلع مردان

الجواب صحیح - فضل مالک ، دار العلوم اسلامیہ چار باغ ضلع مردان ، سرحد

عبدالشکور مردان عبدالحلیم مردان

محمد ادریس مردان مولوی محمد فاضل صدر مدرس تجوید القرآن دیر

محمد عنایت الرحمٰن ، دار العلوم رحمانیہ درگئی ملاکنڈ ڈویژن -

الجواب صحیح - محمد ولی صدر مدرس تعلیم القرآن حنیفیہ ٹیری ضلع کوہاٹ

الجواب صحیح - اصل بادشاہ مدرس انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

الجواب صحیح - منظور الحق مہتمم مدرسہ و خادم مدرسہ عربیہ ممتاز المدارس کوٹ رتہ ضلع مظفر گڑھ

خدا بخش مدرس " " " "

حفیظ اللہ " " " "

الجواب صحیح مولوی محمود سمنی خان مفتی و شیخ الحدیث دار العلوم نظام العلوم بنوں

الجواب صحیح - مولوی فضل غنی مدرس مدرسہ عربیہ معراج العلوم بنوں صوبہ سرحد

الجواب صحیح مولوی حبیب اللہ ، خادم دار الافتاء صدر مدرس دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت ، بنوں

الجواب صحیح - مولوی محمد عبدالقیوم شاہ ، صدر مدرس و شیخ الحدیث دار العلوم نظامیہ اہل سنت والجماعت تجوڑی لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح - ناظم اعلیٰ مولانا حضرت علی شاہ مدرسہ عربیہ مطلع العلوم

محمد انور خان ناز ، داخلی ضلع بنوں -

الجواب صحیح :- امان اللہ خادم الحدیث بدار العلوم نظامیہ میرانشاہ ، شمالی وزیرستان

الجواب صحیح :- امیر گل ، مفتی و مہتمم فیض المدارس مدابن کلاں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

الجواب صحیح - نیاز محمد مدرسہ اسلامیہ احسن المدارس ، ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

محمد احمد خان مدرس " " " "

الجواب صحیح حمید اللہ - مہتمم دار العلوم عبیدیہ و مفتی ڈیرہ غازیخان بلاک ۳

توقیعاتِ علمائے چترال

الجواب الصحیح مرشد چترال حضرت مولانا محمد مستجاب صاحب مدظلہم

جو عقائد اور نظریات سوال میں درج کئے گئے ہیں ان کا حامل کافر ہے، نہ اُن پر نماز جنازہ جائز ہے نہ اُن کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفنا چاہیئے نہ اس کے ساتھ مناکحہ جائز ہے نہ اُن کا ذبیحہ حلال ہے اور نہ اُن کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کیا جاسکتا ہے بلکہ اُن کے ساتھ کافروں جیسا سلوک کرنا چاہیئے۔ فقط (حقیر فقیر محمد مستجاب عفرلہ)

مجاہد ملت حضرت مولانا عبداللہ صاحب چترال

فرقۂ اسمٰعیلیہ آغاخانیہ کے کفر میں ذرا بھی تردد نہیں۔ یہ فرقہ یقیناً کافر ہے

مولانا جلال الدین صاحب مولانا گلاب خان صاحب

جو شخص مذکورہ بالا عقیدہ رکھتا ہے وہ یقیناً کافر ہے اور خارج از اسلام ہونے میں کوئی شک نہیں۔ مولوی محمد شریف مدرس دارالعلوم چترال۔

الجواب صحیح مفتی نور اللہ مفتی اعظم چترال

(۱) محمد صاحب زمان خطیب شاہی جامع مسجد چترال

(۲) عبدالدیان۔ مولوی طیب عفا اللہ عنہ

(۴) محمد مجید فاضل دیوبند (۵) مولوی جمیل اللہ صاحب مدرس دارالعلوم چترال

(۶) مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب مولانا ذاکر اللہ صاحب

(۷) مولوی شیر احمد اشرفی، (۸) مولانا امان اللہ صاحب چترال

(۹) مولانا بشیر احمد صاحب چترال (۱۰) مولانا شیخ عبداللہ صاحب چترال

(۱۱) الحاج محمد علی صاحب مہتمم دارالعلوم جغور چترال

الجواب صحیح

مولانا محمد یوسف صاحب جغور چترال

مولانا سعید احمد صاحب دارالعلوم جغور چترال

مولانا عبدالکریم عرف کمپنی مولائی چترال

الجواب

صاحب ھذہ العقیدۃ خارج عن دائرۃ الاسلام بالکتاب والسنۃ واجماع المسلمین وھذہ العقیدۃ والاسئلۃ لا تحمل التاویل فمن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین والتاویل فی ضروریات الدین کفر الحق لا یجاوز ھذا الجواب ، شیخ الاسلام دارالعلوم ربانیہ دروش

الجواب الصحیح   مولوی محمد عبدالروف صاحب

محمد تاج الدین   اشرف الدین   محمد سعید

عبدالحمید مدرس دارالعلوم ربانیہ دروش بلبل چترال

مولانا مشرف خان صاحب دروش   مولانا حمیدالرحمٰن صاحب جنجرت تحصیل دروش

مولانا محمود غزنوی صاحب جنجرت تحصیل دروش   مولانا کرامت اللہ صاحب شیشی تحصیل دروس

مولانا منور شاہ نگر تحصیل دروش   مولانا نادر حسین صاحب عشریت

مولانا قاضی ولی محمد صاحب ارندو

الجواب صحیح

قاضی غلام نبی چیرمین تجویز نفاذ شریعت چترال   مولانا محمد طاشاہ اویر موڑکہو

مولانا رحمت ھادی مہتمم دارالعلوم ھادیہ چترال

قاضی حمیدالرحمٰن اویر   عبدالغفار اویر   فضل الرحمٰن واصف اویر

مولانا عبداللطیف اویر   مولانا عبدالرحیم صاحب اویر   عبدالبصیر اوٰد

غلام محمد اویر   مولانا محمد وزیر موڑکہو شکو   مولانا میر محمد خان

الجواب صحیح

مولانا قاضی محمد مراد صاحب کوشٹ   مولانا قاضی محمد شاہ صاحب موڑکہو

مولانا قاضی نور محمد شاہ صاحب کوشٹ   مولانا فیض اللہ صاحب کوشٹ

مولانا عبدالحی صاحب عرف شگیں گہکیر   مولانا عبدالحی صاحب گہکیر

مولانا سرفراز صاحب مہتمم مدرسہ فیض العلوم مڑگول تحصیل موڑکہو

محمد نظام الدین ، صدر مدرس مدرسہ فیض العلوم مڑگول ضلع چترال

مولانا حبیب اللہ موڑکہو   مولانا عبدالکریم صاحب موڑکہو

مولانا صاحب زار شاہ صاحب   مولانا فیض اللہ موڑکہو

مولانا غلام حضرت صاحب موڑکہو   مولانا قوت الاسلام صاحب موڑکہو

جان محمد صاحب موڑکہو   مولانا مفتی ہدایت الدین صاحب موڑکہو

مولانا مفتی نعمت اللہ صاحب ״   مولانا اشرف الدین موڑکہو

مولانا حسن شاہ صاحب موڑکہو   مولانا خانزادہ صاحب موڑکہو

مولانا سلطان محمد صاحب موڑکہو   مولانا حمید اللہ صاحب موڑکہو

مولانا رحمت کریم صاحب نشکو موڑکہو   مولانا مفتی عبدالحمید صاحب موڑکہو

مولانا قیوم شاہ صاحب تورکہو   مولانا عبدالواسع تورکہو

مولانا غلام شفی موڑکہو   مولانا کفایت اللہ صاحب موڑکہو

مولانا قاضی جمال الدین صاحب مستوج   مولانا رحمت امین صاحب تحصیل مستوج یونی

مولانا مستقیم شاہ موڑکہو کشم ، مولانا انوار الحق موڑکہو کشم ، مولانا حبیب الرحمن موڑکہو کشم

مولانا سعادالدین موڑکہو کشم ، مولانا عبدالحکیم موڑکہو کشم ۔

توقیعات علمائے گلگت

فرقہ آغاخانی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے ،

الجواب صحیح — مفتی غلام مصطفیٰ صاحب

حضرت مولانا قاضی عبدالرزاق صاحب گلگت

حضرت مولانا عبدالواحد صاحب — حضرت مولانا عبدالشکور صاحب

حضرت مولانا عبدالباری صاحب — حضرت مولانا شمس الحق صاحب

حضرت مولانا محمد دل صاحب — حضرت مولانا محمد میاں صاحب

حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب — حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب

حضرت مولانا محمد رسلین صاحب — حضرت مولانا بدرالدین صاحب

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب

توقیعات علمائے کوہستان

مولانا عبدالخالق صاحب مدرس مدرسہ تعلیم القرآن ڈاکخانہ پٹن، تحصیل پٹن ضلع کوہستان

مولانا عبدالحلیم صاحب " " " " " "

مولانا محمد بوستان صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ پٹن " " " "

مولانا خیرالناس صاحب " " " " "

مولانا الف خان پاس شیل کھن آباد " " " "

مولانا عبدالمتین غازی آباد دیرپاس مہتمم مدرسہ پاس " " " "

مولانا عبدالمستعان مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن پاس " " " "

مولانا محمد ہاشم خان وہدایت اللہ بالاپاس ڈاکخانہ پٹن تحصیل پٹن ضلع کوہستان

مولانا عبدالعزیز خطیب جامع مسجد دوبیر نالہ 〃 دوبیر 〃 〃

مولانا عبدالرزاق صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ کورگاؤں رانولیا ، 〃 〃

مولانا نورالحق و عبدالکریم رانولیا بالاگاؤں ڈاکخانہ رانولیا 〃 〃

مولانا محمد ابراہیم شومگرہ بنکڑہ ڈاکخانہ شومگرہ 〃 〃

مولانا عبدالقدیم 〃 〃 〃 〃

مولانا عبدالحنان معروف ملنگ صاحب ڈاکخانہ کمیلہ تحصیل داسو ضلع کوہستان

مولانا محمد یونس صاحب 〃 〃 〃

مولانا عبداللہ صاحب 〃 〃 〃

مولانا نورالہادی صاحب کندیا 〃 〃 〃

مولانا فرقان صاحب ڈاکخانہ داسو تحصیل داسو ضلع کوہستان

مولانا سرور صاحب 〃 〃 〃

مولانا حکیم خان صاحب جالکوٹ 〃 〃 〃

مولانا فضل الرحمٰن صاحب کمیلہ 〃 〃

مولانا فخرالاسلام صاحب 〃 〃 〃

مولانا عبدالمتین سیو 〃 〃 〃

مولانا فضل حق صاحب دوبیر پٹن 〃

مولانا فضل کریم 〃 〃 〃

مولانا سلیمان صاحب 〃 〃 〃

مولانا یعقوب صاحب کیال 〃 〃

مولانا سردار صاحب 〃 〃 〃

مولانا اسکندر صاحب 〃 〃 〃

توقیعات علمائے آزاد کشمیر

الجواب

اگر کوئی شخص مندرجہ بالا عقائد رکھتا ہے تو وہ مسلمان نہیں ہے اور اس کے ساتھ اہل اسلام کا معاملہ کرنا درست نہیں، واللہ اعلم

الجواب صحیح ، مولانا محمد یوسف خانصاحب مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری پونچھ آزاد کشمیر

ہارون الرشید ارشد " " " "

قاضی محمد اسلم کشمیری ، باغ پونچھ آزاد کشمیر

مولانا بشیر احمد کشیری، مظفرآباد ، آزاد کشمیر

مولانا محمد طیب کشمیری ، مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ باغ آزاد کشمیر

مولانا امیر الزمان خان ، مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ باغ آزاد کشمیر

مولانا عبدالعزیز تھوراڑوی مہتمم جامعہ اسلامیہ راولاکوٹ آزاد کشمیر

مولانا محمد انور صاحب ناظم تعلیمات مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ آزاد کشمیر

مولانا محمد امین الحق صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن باغ آزاد کشمیر

مولانا محمد یسین صاحب مہتمم جامعہ العلوم منگ ، آزاد کشمیر

مولانا محمد صدیق صاحب ناظم تعلیمات دارالعلوم تعلیم القرآن بلندری آزاد کشمیر

مولانا عبدالکبیر صاحب مدرس مدرسہ فیض القرآن بیس گگ تحصیل باغ آزاد کشمیر

مولانا محمد ظہور احمد صاحب " " " " "

مولانا ممتاز احمد صاحب دارالعلوم تعلیم القرآن باغ آزاد کشمیر

مولانا عبدالروف صاحب مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ باغ آزاد کشمیر

مولانا عبدالرحیم " " " " "

توقیعات علمائ بلوچستان

الجواب -

یہ فرقہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور کافر ہیں کیونکہ فرائض کے منکر ہیں - اور ان کا ذبیحہ وغیرہ حرام ہیں - یہ مشہور مسئلہ ہے -

الجواب صحیح حافظ عبدالحکیم صاحب مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم کوٹ سبی بلوچستان

قاضی سعداللہ صاحب " "

الجواب صحیح ۱- محمد عیسیٰ کوئٹہ پشین ، مولانا قاضی محمد یعقوب مسلم باغ بلوچستان

مولانا رحمت اللہ مندوخیل ژوب بلوچستان -

مولانا عبدالغفور اخوندزادہ ، لورالائی بلوچستان ،

مولانا محمد صدیق خطیب جامع مسجد ، کوئٹہ شہر

مولانا عبدالواحد خطیب جامع مسجد ، قندھاری ، کوئٹہ

مولانا عبدالحلیم کاکڑ گورنمنٹ ڈی کوئٹہ

قاضی ، دوست محمد صاحب ، کوئٹہ

دار العلوم دیوبند

کا فتویٰ

الجواب :-

سوال میں اس فرقہ کے جو عقائد لکھے گئے ہیں اگر وہ صحیح ہیں تو ان کے کافر ہونے میں قطعاً کوئی شبہ نہیں ہے اور ان کے مرنے والے کے ساتھ وہ تمام مذہبی معاملے جائز نہیں جو مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں پس نہ نماز جنازہ درست ہوگی نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اسی طرح ان کے ساتھ نکاح کرنا بھی جائز نہیں ہوگا اور نہ ان کا ذبیحہ جائز ہوگا اور نہ مسلمانوں کا جیسا برتاؤ کرنا

بهذا ظهر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوهیة فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی الخ فهو کافر لمخالفته القواطع المعلومة من الدین بالضرورة (ردالمحتار)

ضروریات دین نماز، روزہ، حج، زکوۃ جیسے ارکان کا جو منکر ہو اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا ہے

واللہ اعلم

[signature]

دار الافتاء دار العلوم دیوبند

۱۹ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ

الجواب صحیح

[signature] نائب مفتی دار العلوم دیوبند

۲۲/۳/۱۴۰۳ھ

دار الافتاء دار العلوم دیوبند

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

کا فتویٰ

الجواب

حامداً و مصلیاً ۔ عرصہ دراز سے فرقہ اسماعیلیہ پر کفر کا فتویٰ ہے جو ایسے گھرانے میں پیدا ہوا وہ کافر ہے اور جس نے از خود اسلامی عقائد ترک کر کے فرقہ اسمٰعیلیہ کے عقائد اختیار کئے وہ مرتد ہے ، مرتد کے احکام بہت سخت ہیں اس سے سلام و کلام اس کے ساتھ نشست و برخاست اور خرید و فروخت کا معاملہ کرنا جائز نہیں ۔ اسلامی حکومت میں ایسے شخص کو (اگر وہ تین دن کے اندر اسلام کے اندر نہ لوٹے) قتل کر دیا جاتا ہے ۔

املاہ العبد یحییٰ غفرلہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶/۸/۱۴۰۲ھ

الجواب صحیح عبد القیوم عفی عنہ

دار الافتاء
مظاہر علوم سہارنپور

آغاخانیوں کے کفر کے بارے میں دنیا کی سب سے قدیم اسلامی یونیورسٹی جامعہ ازہر کا فتویٰ

بسم الله الرحمن الرحيم

الأزهر

لجنة الفتوى

السؤال من [illegible]

ما حكم الإسلام في طائفة معتقداتها كما يلي

١) فهم لا يشهدون أن لا إله إلا الله وأن أمير المؤمنين علي ولي الله مكانه محمد رسول الله

٢) يعتقدون أن الأغاخان [illegible] خالق السموات والأرض وأنه هو القرآن الناطق وهو الكعبة

٣) [illegible] وأنه [illegible] تغني عن الحج وأنه مصرف الزكاة.

٤) لا يصلون [illegible] الصلاة عبارة عن الأذكار صباحا ومساء

[illegible] الخمس وأن صيام رمضان عبادة اختيارية لا ضرورية

٦) ويعتقدون أن الأغاخان هو الحاضر في العالم [illegible]

[illegible] السلام عليكم [illegible] مكانه رد السلام

ما حكم الإسلام في هذه الطائفة

الجواب

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين أما بعد

فيقول [illegible] إذا صح ما نسب إلى هذه الطائفة من [illegible] ذكر [illegible] إنكارا لما علم من الدين بالضرورة وخروجا عن العقيدة الإسلامية وعليه فتعتبر كافرة متى ثبت ذلك عليهم

والله سبحانه وتعالى أعلم

رئيس لجنة الفتوى

١٩٨٢/٤/٢٢

[illegible]

سعودیہ عربیہ کے مشہور و معروف عالم دین عبداللہ بن باز کا فتویٰ

بسم الله الرحمن الرحيم

المملكة العربية السعودية
رئاسة إدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد

الرقم : ……………
التاريخ : ……………
المرفقات : ……………

الموضوع

صورة رقم ٥٥٠٨ بتاريخ ٢/٥/١٤٠٢هـ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وبعد :

فقد اطلعت اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء على ما ورد الى سماحة الرئيس العام من المستفتي خليل الرحمن والمقيد بادارة البحوث العلمية برقم ١٥٠ في ٢/٢/١٤٠٢هـ وقد سأل المستفتي ما نصه (ماقول علماء الاسلام والفقهاء الكرام في حق فرقة الاسماعيلية (الاغاخانية) التي يسكن افرادها في البلاد المختلفة خصوصا في البلاد الشمالية من باكستان . نذكر بعض معتقداتهم واقوالهم التي تدل على عقائدهم هنا (١) الكلمة اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله واشهد ان امير المؤمنين علي الله هذه كلمتهم مقام كلمة الاسلام كلمة التوحيد والشهادة ويسمونها بالكلمة الاسلامية الحقيقية (٢) الامام وهم يعتقدون ان اغاخان (الامام كريم) هو امامهم وهو مالك كرسي بين الارض والسماء وما فيهما وما بينهما بالخير والشر ويعتقدون انه هو الحاكم في العالم بقدره وقضيته (٣) الشريعة : هم لا يرون اتباع الشريعة الاسلامية بل يعتقدون ان اغاخان هو القرآن الناطق والقرآن الحقيقي الاصلي . و الكعبة وهو بيت المعمور وهو المتبوع الحق ولا يكون شرعا سواه يجب اتباعه . وفي كتبهم ان ما ذكر في القرآن الظاهر من لفظ الله مصداقه الامام اغاخان (٤) الصلوة هم لا يعتقدون وجوب الصلاة الخمس ويقولون بوجوب الدعوات الثلاثة مكانها (٥) المسجد هم يتخذون معبدا اخر مكان المسجد ويسمونه بجماعت خانه (٦) الزكاة هم يجحدون الزكاة الشرعية ويؤدون مكانها من جميع انواع المال عشرها للاغاخان ويسمونه بمال الواجبات "دسوند" (٧) الصوم ينكرون فرضية صوم رمضان (٨) لا يقولون بفرضية حج البيت ويعتقدون ان رؤية اغاخان هو الحج (٩) السلام لهم تحية مخصوصة مكان السلام عليكم يقولون عند اللقاء "علي مدد" اي اعانك علي ويقولون في جوابه "مولى علي مدد" مكان وعليكم السلام . هذه نبذة من اقوالهم وعقائدهم فالان نسال من عدة امور : (١) هل هذه الفرقة من فرق الاسلامية ام من فرق الكفرية (٢) هل يجوز ان يصلى على موتاهم صلوة الجنازة (٣) هل يجوز ان يدفنوا في مقابر المسلمين (٤) هل تجوز مناكحتهم (٥) هل تحل ذبيحتهم (٦) هل يباح مخالطتهم مخالطة المسلمين نسال منكم باسم الله العظيم ان تصدروا جواب الاستفتاء وتزيحوا الشبهات من قلوب المسلمين لان هؤلاء الناس يبدلون عقائدهم الى الان ولذا سماهم المتقدمون من المشائخ بالباطنية والان ما اظهروا عقائدهم ويدعون الناس اليها جهرا ابتغاء لازالة المسلمين عن عقائدهم ولوجوه اخرى نعلمها)

وبعد دراسة اللجنة اجابت :

اولا اعتقاد ان الله حل في علي او غيره كفر مخرج من ملة الاسلام وكذلك اعتقاد ان هناك احد يتصرف في السماء والارض غير الله سبحانه كفرا ايضا قال تعالى (ان ربكم الله الذي خلق السموات

بسم الله الرحمن الرحيم

والارض في ستة ايام ثم استوى على العرش يغشي الليل النهار يطلبه حثيثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامره ألا له الخلق والامر تبارك الله رب العالمين) .

ثانيا : من اعتقد ان هناك احدا يسعه الخروج عن اتباع شريعة محمد صلى الله عليه وسلم فهو كافر كفرا يخرج من ملة الاسلام ، وشريعته هي القرآن الذي اوحاه الله اليه قال تعالى (وقرآنا فرقناه لتقرأه على الناس على مكث ونزلناه تنزيلا) ومن الشريعة السنة النبوية التي هي تبيين وتفسير للقرآن قال تعالى (وما انزلنا عليك الكتاب الا لتبين لهم الذي اختلفوا فيه وهدى ورحمة لقوم يؤمنون)

ثالثا : من انكر وجحد شيئا من اركان الاسلام او من واجبات الدين المعلومة بالضرورة فهو كافر ومارق من دين الاسلام .

رابعا : اذا كان واقع هذه الطائفة هو ما ذكرته في السؤال فلا يجوز الصلاة على موتى من ذكر ولا دفنهم في مقابر المسلمين ولا تجوز مناكحتهم ولا تحل ذبائحهم ولا معاملتهم معاملة المسلمين وبالله التوفيق وصلى الله وسلم على نبينا محمد وآله وصحبه .

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء

الرئيس	نائب رئيس اللجنة	عضو	عضو
عبد العزيز بن عبد الله بن باز	عبد الرزاق عفيفي	عبد الله بن غديان	عبد الله بن قعود

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ چترال اور گلگت کے علاقہ میں آغاخانیوں کا خاصا اثر ہے چونکہ یہ علاقہ بہت ہی پسماندہ ہے اور یہاں کے اکثر لوگ کافی غریب ہیں اس لئے آغاخانی لوگ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اور غریب مسلمانوں کو لالچ دے کر آغاخانی بنانے کی کوشش کرتے ہیں پچھلے دنوں کئی لوگوں کو آغاخانی بنایا گیا تو بعض علماء کو اس کا احساس ہوا اور آغاخانیوں کے مذہب کی حقیقت تمام مسلمانوں کو بتانا شروع کی۔ اس پر آغاخانیوں کی طرف سے ان پر شدید حملے کئے گئے اور اُن کا داخلہ اس علاقے میں بند کرا دیا اب آغاخانیوں نے وہاں کے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے آغاخان فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے جس کے تحت وہاں کے مسلمانوں کو دولت کے لالچ میں گمراہ کرنے کا ایک بہت بڑا منصوبہ بنایا ہے اس ادارے کا طریق کار یہ ہے کہ وہ ہر گاؤں سے کم از کم پچاس افراد کو اپنا ممبر بناتا ہے ہر ممبر اس ادارہ کو ۵۵ روپے فیس ممبری ادا کرتا ہے اور پھر ان ممبروں کی سفارش پر اس گاؤں کے ترقیاتی کاموں کے لیے ۱۵۔۲۰ ہزار روپے سے لیکر تین لاکھ روپے تک دیا جاتا ہے ان ممبروں کے لئے علماء اور باشرع لوگوں کو چنا جاتا ہے اور سنا گیا ہے کہ ہر ممبر ماہوار دو روپے فیس تاحال ادا کرنا پڑتی ہے۔ کسی مسلمان کے لئے "آغاخان فاؤنڈیشن" کا ممبر بننا شرعی نقطۂ نظر سے درست ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ پر وہاں کے لوگوں میں خاصا نزاع پایا جاتا ہے بعض لوگ بڑی شد و مد سے اس کی حمایت اور تائید کرتے ہیں اور بعض لوگ اس کو آغاخانیوں کی ایک خوفناک سازش تصور کرتے ہوئے اس کی ممبری کو مسلمانوں کے لئے جائز قرار نہیں دیتے کیونکہ اس کا مقصد اس سنہرے جال کے ذریعے سے وہاں کے فاقہ کش اور غریب عوام کو آغاخانیوں کے مذہب میں پھنسانا ہے۔ یہ رقم جب کسی گاؤں کو دی جاتی ہے تو ممبروں سے مختلف قسم کے نعرے لگوائے جاتے ہیں اور ان کو ٹیپ ریکارڈ کیا جاتا ہے، نیز اس موقعہ کی تصویر لیکر فلم تیار کی جاتی ہے۔ آغاخانی تمام علماء کے متفقہ فیصلے کے مطابق زندیق ہیں اور اس آغاخان فاؤنڈیشن کا مقصد مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہے۔ ایسی حالات میں کیا کسی مسلمان کو اس فاؤنڈیشن کا ممبر بننا اور امداد وصول کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور شرع شریف کے حکم کے مطابق اس کے ممبر بننے والے لوگ گنہگار ہوں گے یا نہیں؟

المستفتی۔ رحمت قادر دیشن ضلع چترال

مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مدظلہٗ کا فتویٰ

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

ارشادِ ربانی ہے۔ یاایھا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودۃ وقد کفروا بما جاءکم من الحق یخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا باللہ ربکم ان کنتم خرجتم جہادًا فی سبیلی وابتغاء مرضاتی تسرون الیھم بالمودۃ وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل (الممتحنہ آیت ۱ پارہ ۲۸)

ترجمہ:۔ ”اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم ان کو پیغام دوستی بھیجتے ہو حالانکہ تمہارے پاس جو حق آیا ہے وہ اس کا انکار کرتے ہیں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور تم کو صرف اس بنا پر نکالتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان لائے ہو جبکہ تم میرے راستے پر جہاد پر نکلے اور میری رضامندی کی تلاش میں گئے تم اُن سے خفیہ محبت رکھتے ہو حالانکہ میں تمہاری خفیہ اور علانیہ باتوں کو خوب جانتا ہوں اور جو ایسا کریگا اس نے راہِ حق گم کردیا۔“ آیت کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہورہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور مسلمانوں کے دشمنوں سے محبت اور دوستی رکھنا اور اسی طرح اُن سے خفیہ محبت و مودت رکھنا جس سے اسلام کو نقصان اور ضرر پہنچے منع ہے۔ اِسی طرح سورۃ المجادلہ میں ہے۔

لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ، اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لانے والوں کو نہ پاؤ گے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین سے محبت رکھیں (المجادلہ آخری آیت پارہ ۲۸)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی مفتی وقت تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں۔

ھذہ الآیۃ تدل علی أن ایمان المومن تفسد بموداۃ الکافرین وان المومن لا یوالی الکافر وان کان قریبہ (ص ۲۲۸ ج ۶) اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کافروں سے محبت کرنے سے مومن کا ایمان فاسد ہوجاتا ہے اور یہ کہ مومن کو کافروں سے معاملات نہیں کرنا چاہیئے اگرچہ اس کا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

یاایھا الذین آمنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المؤمنین (آل عمران)

ایمان والو! تم کافروں کو اپنا دلی اور دوست نہ بناؤ مومنوں کو چھوڑ کر -
ابوبکر الرازی الجصاص اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں - اقتضت الآیۃ النھی عن استنصار بالکفار والاستعانۃ بھم والرکون الیھم والثقۃ بھم - آیت کریمہ کا تقاضہ یہ ہے کہ کافروں سے نصرت حاصل کرنا، مدد حاصل کرنا ان کی طرف میلان رکھنا اور اعتماد کرنے کی ممانعت شدید ہے -
بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں مندرجہ بالا مضمون کو متعدد مقامات پر بیان فرمایا ہے جس سے چار درجے برآمد ہوتے ہیں ایک درجہ قلبی موالات یا دلی مودت و محبت کا ہے یہ صرف مومنین کے ساتھ مخصوص ہے غیر مومن کے ساتھ قطعاً کسی حال میں جائز نہیں ہے - دوسرا درجہ مواسات کا ہے جس کے معنی ہمدردی و خیر خواہی اور نفع رسانی کے ہیں یہ بجز کفار اہل حرب کے جو مسلمانوں سے برسر پیکار ہیں باقی سب غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے، تیسرا درجہ مدارات کا ہے جس کے معنی ظاہری خوش خلقی اور دوستانہ برتاؤ یہ بھی تمام غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے - جبکہ اس سے مقصود ان کو دینی نفع پہنچانا یا ان کے شر اور ضرر رسانی سے اپنے آپ کو بچانا مقصود ہو، چوتھا درجہ معاملات کا ہے کہ ان سے تجارت یا اجرت و ملازمت اور صنعت و حرفت کے معاملات کئے جائیں یہ سب امور جائز ہیں احادیث کے سلسلہ میں سب سے پہلے حاطب بن ابی بلتعہ کی حدیث آتی ہے جسمیں انہوں نے کافروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تشریف لیجانے کی اطلاع دیدی تھی آپ کو وحی کے ذریعے سے معلوم ہو گیا چند صحابہ کرام کو بھیجا گیا وہ جاسوسہ عورت سے حاطب بن ابی بلتعہ کا خط لے آئے بعض صحابہ نے حاطب کو قتل کرنا چاہا تاہم آپ نے اُن کے صدق نیت سے معاف کر دیا اسی موقعہ پر سورہ ممتحنہ کی آیات نازل ہوئیں اور اس سے مسلمانوں کے لئے قانون بن گیا کہ کافروں سے موالات و مودت جائز نہیں ہے (بخاری ج ۲ - غزوہ بدر فتح مکہ)
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلدغ المومن من جحر مرتین - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا - اور علامہ محمد امین شامی ردالمحتار میں لکھتے ہیں - یعلم ماھنا لکم اللہ دروز والفیاضنۃ انھم فی البلاد الشامیۃ یظھرون الاسلام و الصوم والصلوۃ مع انھم یعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمر والزنا وان الالوھیۃ تظھر فی شخص بعد شخص ویجحدون الحشر والصوم والصلاۃ والحج ویقولون المسمی بھا غیر المعنی المراد ویتکلمون فی جناب نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کلمات فظیعۃ وللعلامۃ المحقق عبد الرحمان العمادی فیھم فتوی مطولۃ - وذکر فیھا - انھم ینتحلون عقائد النصیریۃ و

الاسماعیلیہ الذین یلقبون بالقرامطۃ والباطنیۃ الذین ذکرھم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاھب الاربعۃ انہ لا یحل اقرارھم فی دیار الاسلام بجزیۃ ولا غیرھا ولا تحل مناکحتھم ولا ذبائحھم۔

(رد المحتار ص ۳۱۱ ج ۲)

ترجمہ:- یہاں سے دروز اور تیامنہ کا حکم معلوم ہوا یہ لوگ دیار شام میں اسلام اور روزہ نماز کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ ارواح کے قائل ہیں اور شراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ الوہیت کا یکے بعد دیگرے ایک خاص شخص میں ظہور ہوتا رہتا ہے۔ نیز حشر، روزہ، نماز اور حج کے بھی منکر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے جو معنی مراد لئے جاتے ہیں وہ ان کے اصل معنی نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ کلمات منہ سے نکالتے رہتے ہیں علامہ محقق عبد الرحمان عمادی کا ان کے بارے میں ایک طویل فتوی ہے جسمیں انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ نصیریہ اور اسماعیلیہ کے عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور باطنیہ کہا جاتا ہے صاحب مواقف نے ان کا ذکر کیا ہے اور چاروں مذاہب کے علماء سے ان کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کو جزیہ لے کر یا کسی اور طریقہ سے دار الاسلام میں رہنے دینا روا نہیں نہ ان سے نکاح کرنا حلال ہے اور نہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا۔

دلائل مندرجہ بالا اور آغاخانیوں (جو دراصل قرامطہ اور اسماعیلیہ ہیں) کی گزشتہ تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ آغاخان فاؤنڈیشن کا ممبر بننا قطعاً ناجائز اور حرام ہے کیوں کہ اس سے ان کا مقصد مسلمانوں کی غربت وافلاس سے فائدہ اٹھاکر ان کے ایمان واسلام کو خریدنا ہے جو علماء اس فاؤنڈیشن کے حق میں ہیں وہ سخت ناعاقبت اندیشی میں مبتلا ہیں ان کو چاہیئے کہ فوراً اس سے رجوع کریں اور مسلمانوں کو ابتلاء وآزمائش میں ڈالنے کا سبب نہ بنیں مسلمانوں کو چاہیئے کہ جو لوگ ان کو اس فاؤنڈیشن کا

ممبر بننے کی تلقین کریں اُن سے مقاطعہ کریں اور غربت وافلاس کو کفر اور زندقہ کے مقابلہ میں قبول کریں حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں جب سے اسلامی حکومت کا نام لیا جارہا ہے خواہ غلط یا صحیح اس نے جہاں اسلام دشمن طاقتوں کو پاکستان کی متوجہ کر دیا ہے وہاں یہاں کے فرق باطلہ کو بیدار کر دیا ہے یہ لوگ کبھی ملک توڑنے کی طرف لگ جاتے ہیں اور کبھی مسلمانوں کو کافر اور بددین بنانے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں ضرورت ہے کہ مسلمان جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ، تابعین، علماء ربانیین کے ماننے والے ہیں ان کی سازشوں کو بالکل ناکام بنادیں۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

ولی حسن
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
۱۲ جمادی الاولی

المفتی ولی حسن
رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراتشی ۵

الجواب صحیح
محمد ادریس عفی عنہ

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
دار الافتاء
کراتشی ۵ پاکستان

الجواب صحیح
محمد رحمت اللہ

عبد اللہ

محمد عبد السلام عفا اللہ عنہ

محمد حنیف مختار

قال تعالیٰ ان الذین یلحدون فی آیاتنا لا یخفون علینا
اس آیۂ مبارکہ کی روشنی میں جواب بالکل صحیح ہے
محمد انور بدخشانی

محمد شاہد

دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ کا فتویٰ

الجواب :-

آغاخانی خود بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے ہیں ۔ اور دنیا میں کہیں انہوں نے مسجد نہیں بنوائی ۔ اس لئے کہ وہ نماز کو فرض ہی نہیں سمجھتے ہیں ۔صرف جماعت خانے بنواتے ہیں جس میں شام کو سب عورت مرد جمع ہو کر کچھ تفریح کر لیتے ہیں وہ دنیاوی کاموں میں جو کچھ بھی حصہ لیں یہ اُن کا فعل ہے ۔ مگر مال و دولت کا لالچ دے کر اگر مسلمانوں کو اسلام سے پھیرتے ہیں اور اپنی جماعت میں داخل کرتے ہیں جیسا کہ سوال سے معلوم ہوتا ہے تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس فتنۂ ارتداد کو روکیں اور ان کے ان افعال سے جب اُن کی نیتوں اور ارادوں کا ظہور ہو گیا تو دنیاوی کاموں میں بھی اُن سے کسی طرح کا تعاون نہ کریں اور اپنے آپ کو اُن سے جدا رکھیں ۔ اور اُن کو اپنے علاقوں میں آنے نہ دیں اور اجتماعی طور پر حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ اس فتنۂ کو روکے اور ان کی اس قسم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائے ۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء
فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
اہل سنت و جماعت کی دینی درسگاہ
دارالعلوم امجدیہ
عالمگیر روڈ کراچی

وقار الدین غفرلہٗ ۸۶/۲/۸

دردمندانہ اپیل

آپ کو خدا اور رسول کا واسطہ دیکر اپیل کی جاتی ہے کہ کتاب کو پڑھ لینے کے بعد خدا کو حاضر و ناظر جان کر اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ اب آپ کی ذمہ داری کیا ہے؟ دین کی حرمت اور اسلام کی غیرت آپ سے کیا تقاضا کرتی ہے؟ ۔ نیز ملک کے ارباب اقتدار، علماء و فضلاء، ارکان شوریٰ، وکلاء و دانشور، سیاسی عمائدین و قائدین کا اس سلسلے میں کیا فریضہ ہے؟ ۔۔۔ اس کا جواب آپ اپنے ضمیر اور اپنے رب حقیقی کو دیں ۔ جس نے ہمیں پیدا کیا ۔ دین اسلام کی دولت عطا کی اور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے نوازا ۔

نہ ہم اپنی کتابوں کی قیمت وصول کرتے ہیں اور نہ ہی جملہ حقوق محفوظ رکھتے ہیں یہ آپ کا دینی فریضہ ہے کہ آپ انفرادی اجتماعی طور پر کتاب کو چھپوا کر تقسیم فرمائیں ۔

واجرکم علی اللہ

مفت طلب فرمائیے: مکتبۃ اہلسنت مدینہ مسجد سول کوارٹر پشاور، صدر۔

حسب ذیل بھی مطالعہ فرمائیے

1. الحکم الحقانی فی الحزب الآغاخانی (حکیم الامت حضرۃ اشرف علی تھانوی رح)
2. آغاخانیت کیا ہے۔
3. آغاخانیوں کے سیاسی عزائم
4. آغاخانیت علماء امت کی نظر میں
5. آغاخان فاونڈیشن، چترال
6. آغاخانیوں کے زیر زمین منصوبے
7. جماعت خانہ سے مسجد تک
8. آغاخانیت کی حقیقت

سواد اعظم اہلسنت، چترال

آغا خان فاؤنڈیشن

اور

علمائے کرام کا فتویٰ

مرتب

فیض اللہ چترالی

ملنے کا پتہ

مکتبہ اہلسنت دار العلوم تعلیم القرآن

باڑہ گیٹ پشاور صدر

آغاخان فاؤنڈیشن

اور

علمائے کرام کا فتویٰ

مرتب

فیض اللہ چترالی

ملنے کا پتہ

مکتبہ اہلسنت دارالعلوم تعلیم القرآن

باڑہ گیٹ پشاور صدر

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ چترال اور گلگت کے علاقہ میں آغاخانیوں کا خاصا اثر ہے چونکہ یہ علاقہ بہت ہی پسماندہ ہے اور یہاں کے اکثر لوگ کافی غریب ہیں اس لئے آغاخانی لوگ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اور غریب مسلمانوں کو لالچ دے کر آغاخانی بنانے کی کوشش کرتے ہیں پچھلے دنوں کئی لوگوں کو آغاخانی بنایا گیا تو بعض علماء کو اس کا احساس ہوا اور آغاخانیوں کے مذہب کی حقیقت تمام مسلمانوں کو بتانا شروع کی۔

اس پر آغاخانیوں کی طرف سے ان پر شدید حملے کئے گئے اور ان کا داخلہ اس علاقے میں بند کرادیا اب آغاخانیوں نے وہاں کے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے آغاخان فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے جس کے تحت وہاں کے مسلمانوں کو دولت کے لالچ میں گمراہ کرنے کا ایک بہت بڑا منصوبہ بنایا ہے

اس ادارے کا طریق کار یہ ہے کہ وہ ہر گاؤں سے کم از کم پچاس افراد کو اپنا ممبر بناتا ہے ہر ممبر اس ادارہ کو دو روپے فیس ممبری ادا کرتا ہے اور پھر ان ممبروں کی سفارش پر گاؤں کے ترقیاتی کاموں کے لیے ۵۰ ہزار روپے سے لیکر تین لاکھ روپے تک دیا جاتا ہے اس ممبری کے لئے علماء اور باشرع لوگوں کو چنا جاتا ہے اور سنا گیا ہے کہ ہر ممبر ماہوار دو روپے فیس تاحیات ادا کرنا پڑتی ہے۔ کیا مسلمان کے لئے ”آغاخان فاؤنڈیشن“ کا ممبر بننا شرعی نقطۂ نظر سے درست ہے یا نہیں؟

اس مسئلہ پر وہاں کے لوگوں میں خاصا نزاع پایا جاتا ہے بعض لوگ بڑی شد و مد سے اس کی حمایت اور تائید کرتے ہیں اور بعض لوگ اس کو آغاخانیوں کی ایک خوفناک سازش تصور کرتے ہوئے اس کی ممبری کو مسلمانوں کے لئے جائز قرار نہیں دیتے کیونکہ اس کا مقصد اس سنہرے جال کے ذریعے سے وہاں کے فاقہ کش اور غریب عوام کو آغاخانیوں کے مذہب میں پھنسانا ہے۔ یہ رقم جب کسی گاؤں کو دی جاتی ہے تو ممبروں سے مختلف قسم کے نعرے لگوائے جاتے ہیں اور ان کو ٹیپ ریکارڈ کیا جاتا ہے نیز اس موقعہ کی تصویر لیکر فلم تیار کی جاتی ہے۔ آغاخانی تمام علماء کے متفقہ فیصلے کے مطابق زندیق ہیں اور اس آغاخان فاؤنڈیشن کا مقصد مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہے۔ ایسی حالات میں کیا کسی مسلمان کو اس فاؤنڈیشن کا ممبر بننا اور امداد وصول کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور شرع شریف کے حکم کے مطابق اس کے ممبر بننے والے لوگ گنہگار ہوں گے یا نہیں؟

المستفتی: سوادِ اعظم اہلسنت چترال

مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مدظلہٗ کا فتویٰ

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

ارشادِ ربانی ہے۔ یاایھا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودۃ وقد کفروا بما جاءکم من الحق یخرجون الرسول وایاکم ان تومنوا باللہ ربکم ان کنتم خرجتم جہادًا فی سبیلی وابتغاء مرضاتی تسرون الیھم بالمودۃ وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعلہ فقد ضل سواء السبیل (الممتحنۃ آیت ۱ پارہ ۲۸)

ترجمہ: "اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم ان کو پیغام دوستی بھیجتے ہو حالانکہ تمہارے پاس جو حق آیا ہے وہ اس کا انکار کرتے ہیں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور تم کو صرف اس بنا پر نکالتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان لائے ہو جبکہ تم میرے راستے پر جہاد پر نکلے اور میری رضامندی کی تلاش میں گئے تم اُن سے خفیہ محبت رکھتے ہو حالانکہ میں تمہاری خفیہ اور علانیہ باتوں کو خوب جانتا ہوں اور جو ایسا کریگا اس نے راہِ حق گم کر دیا۔" آیت کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور مسلمانوں کے دشمنوں سے محبت اور دوستی رکھنا اور اسی طرح اُن سے خفیہ محبت و مودت رکھنا جس سے اسلام کو نقصان اور ضرر پہنچے منع ہے۔ اسی طرح سورۃ المجادلہ میں ہے۔

لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ، اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لانے والوں کو نہ پاؤ گے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین سے محبت رکھیں (المجادلہ آخری آیت پارہ ۲۸)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی مفتی وقت تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں۔

ھذہ الآیۃ تدل علی أن ایمان المومن تفسد بموداۃ الکافرین وان المومن لا یوالی الکافر وان کان قریبہ (صـ ۲۳۰ ج ۹) اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کافروں سے محبت کرنے سے مومن کا ایمان فاسد ہو جاتا ہے اور یہ کہ مومن کو کافروں سے معاملات نہیں کرنا چاہئے اگرچہ اس کا قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہو۔

یاایھا الذین آمنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المومنین (آل عمران)

ایمان والو! تم کافروں کو اپنا دلی اور دوست نہ بناؤ مؤمنوں کو چھوڑ کر۔
ابو بکر الرازی الجصاص اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں۔ اقتضت الآیۃ النھی عن استنصار بالکفار والاستعانۃ بھم والرکون الیھم والثقۃ بھم۔ آیت کریمہ کا تقاضہ یہ ہے کہ کافروں سے نصرت حاصل کرنا، مدد حاصل کرنا ان کی طرف میلان رکھنا اور اعتماد کرنے کی ممانعت شدید ہے۔

بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں مندرجہ بالا مضمون کو متعدد مقامات پہ بیان فرمایا ہے جس سے چار درجے برآمد ہوتے ہیں ایک درجہ قلبی موالات یا دلی دوستی و محبت کا ہے یہ صرف مؤمنین کے ساتھ مخصوص ہے غیر مؤمن کے ساتھ قطعاً کسی حال میں جائز نہیں ہے۔ دوسرا درجہ مواسات کا ہے جس کے معنی ہمدردی و خیر خواہی اور نفع رسانی کے ہیں یہ بجز کفار اہل حرب کے جو مسلمانوں سے برسرپیکار ہیں باقی سب غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے، تیسرا درجہ مدارات کا ہے جس کے معنی ظاہری خوش خلقی اور دوستانہ برتاؤ یہ بھی تمام غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے۔ جبکہ اس سے مقصود ان کو دینی نفع پہنچانا یا ان کے شر اور ضرر رسانی سے اپنے آپ کو بچانا مقصود ہو، چوتھا درجہ معاملات کا ہے کہ ان سے تجارت یا اجرت و ملازمت اور صنعت و حرفت کے معاملات کئے جائیں یہ سب امور جائز ہیں
احادیث کے سلسلہ میں سب سے پہلے حاطب بن ابی بلتعہ کی حدیث آتی ہے جس میں انہوں نے کافروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف لیجانے کی اطلاع دیدی تھی آپ کو وحی کے ذریعے سے معلوم ہو گیا چند صحابہ کرام کو بھیجا گیا وہ جاسوس عورت سے حاطب بن ابی بلتعہ کا خط لے آئے بعض صحابہ نے حاطب کو قتل کرنا چاہا تاہم آپ نے اُن کے صدق نیت سے معاف کر دیا اسی موقعہ پر سورہ ممتحنہ کی آیات نازل ہوئیں اور اس سے مسلمانوں کے لئے قانون بن گیا کہ کافروں سے موالات و مودت جائز نہیں ہے (بخاری ج ۲ - غزوہ بعد فتح مکہ)
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔ اور علامہ محمد امین شامی، ردالمحتار میں لکھتے ہیں۔ یعلم مما ھنا حکم الدروز والتیامنۃ فانھم فی البلاد الشامیۃ یظھرون الاسلام و الصوم والصلوۃ مع انھم یعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمر والزنا وان الالوھیۃ تظھر فی شخص بعد شخص ویجحدون الحشر والصوم والصلاۃ والحج ویقولون المسمی بھا غیر المعنی المراد ویتکلمون فی جناب نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کلمات فظیعۃ وللعلامۃ المحقق عبد الرحمان العمادی فیھم فتوی مطولۃ۔ وذکر فیھا۔ انھم ینتحلون عقائد النصیریۃ و

الاسماعیلیہ الذین یلقبون بالقرامطۃ والباطنیۃ الذین ذکرھم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاھب الاربعۃ انہ لا یحل اقرارھم فی دیار الاسلام بجزیۃ ولا غیرھا ولا تحل مناکحتھم ولا ذبائحھم۔

(رد المحتار ص۱۱۴ ج ۲)

ترجمہ:۔ یہاں سے دروز اور تیامنہ کا حکم معلوم ہوا یہ لوگ دیار شام میں اسلام اور روزہ نماز کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ ارواح کے قائل ہیں اور شراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ الوہیت کا یکے بعد دیگرے ایک خاص شخص میں ظہور ہوتا رہتا ہے۔ نیز حشر، روزہ، نماز اور حج کے بھی منکر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے جو معنیٰ مراد لئے جاتے ہیں وہ ان کے اصل معنی نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ کلمات منہ سے نکالتے رہتے ہیں علامہ محقق عبدالرحمان عمادی کا ان کے بارے میں ایک طویل فتویٰ ہے جسمیں انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ نصیریہ اور اسماعیلیہ کے عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور باطنیہ کہا جاتا ہے صاحب مواقف نے ان کا ذکر کیا ہے اور چاروں مذاہب کے علماء سے ان کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کو جزیہ لے کر یا کسی اور طریقہ سے دارالاسلام میں رہنے دینا روا نہیں نہ ان سے نکاح کرنا حلال ہے اور نہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا۔

دلائل مندرجہ بالا اور آغاخانیوں (جو دراصل قرامطہ اور اسماعیلیہ ہیں) کی گزشتہ تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ آغاخان فاؤنڈیشن کا ممبر بننا قطعاً ناجائز اور حرام ہے کیوں کہ اس سے ان کا مقصد مسلمانوں کی غربت وافلاس سے فائدہ اٹھاکر ان کے ایمان واسلام کو خریدنا ہے جو علماء اس فاؤنڈیشن کے حق میں ہیں وہ سخت ناعاقبت اندیشی میں مبتلا ہیں ان کو چاہیئے کہ فوراً اس سے رجوع کریں اور مسلمانوں کو ابتلاء وآزمائش میں ڈالنے کا سبب نہ بنیں مسلمانوں کو چاہیئے کہ جو لوگ ان کو اس فاؤنڈیشن کا

صبر بننے کی تلقین کریں اُن سے مقاطعہ کریں اور غربت و افلاس کو کفر اور زندقہ کے مقابلہ میں قبول کریں حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں جب سے اسلامی حکومت کا نام لیا جارہا ہے خواہ غلط یا صحیح اس نے جہاں اسلام دشمن طاقتوں کو پاکستان کی متوجہ کر دیا ہے وہاں یہاں کے فرق باطلہ کو بیدار کر دیا ہے یہ لوگ کبھی ملک توڑنے کی طرف لگ جاتے ہیں اور کبھی مسلمانوں کو کافر اور بددین بنانے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں ضرورت ہے کہ مسلمان جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ، تابعین، علماء ربانیین کے ماننے والے ہیں ان کی سازشوں کو بالکل ناکام بنادیں۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

المفتی ولی حسن
رئیس دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراتشی ٥

ولی حسن دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
١٢ جمادی الاولی ١٤٠٢ھ

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
دار الافتاء
کراتشی ٥ پاکستان

الجواب صحیح
محمد ادریس عفی عنہ

الجواب صحیح
محمد عبداللہ

عبد اللہ

محمد عبدالسلام عفا اللہ عنہ

محمد عفی عنہ

قال تعالیٰ ان الذین یلحدون فی آیاتنا لا یخفون علینا
اس آیۃ مبارکہ کی روشنی میں جواب بالکل صحیح ہے
محمد انور بدخشانی

مدیر بینات مولانا محمد یوسف لدھیانوی

کا فتویٰ

الجواب!

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

(۱) جس شخص کو اسلامی تعلیمات اور آغاخانی عقائد و نظریات سے ذرا بھی شد بد ہو اسے اس امر میں قطعاً کوئی شبہ نہیں ہوگا کہ آغاخانی جماعت بھی قادیانی جماعت کی طرح زندیق و مرتد ہے۔ چنانچہ قرونِ اولیٰ سے لیکر آج تک کے تمام اہل علم ان کے کفر و ارتداد اور زندقہ و الحاد پر متفق ہیں۔ جو لوگ جہالت و ناواقفی کی وجہ سے آغاخانیوں کو بھی مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ سمجھتے ہیں ان کی بے خبری و لاعلمی حد درجہ لائق افسوس اور لائق صد ماتم ہے۔

(۲) آغاخانیوں کی دعوت ہمیشہ خفیہ، پراسرار اور ایک خاص حلقے تک محدود رہی انہیں کھلے بندوں اپنے عقائد باطلہ کی نشر و اشاعت کی کبھی جرأت نہیں ہوئی۔ لیکن موجودہ دور میں مسلمانوں کی کمزوری و پسماندگی اور عوام و حکام کی غفلت شعاری نے ان باطنی قزاقوں کے حوصلے بلند کر دیئے ہیں اور انہوں نے ایسے منصوبے بنانے شروع کر دیئے ہیں جن کے ذریعے مسلمانوں کے بچے کھچے سرمایہ ایمان کو بھی لوٹ لیا جائے۔

(۳) ان سازشی منصوبوں میں رفاہی اداروں کا جال سب سے زیادہ کامیاب شیطانی حربہ ہے۔ کیونکہ حکمرانوں سے لے کر عوام تک سب کی گردنیں "بت زر" کے آگے " جھک جاتے ہیں۔ دین و ایمان کے ڈاکوؤں کو مسلمانوں کی خدمت و پاسبانی کی سرکاری و عوامی سند مل جاتی ہے۔ اور انہیں مسلمانوں میں اپنے زندیقانہ نظریات و کافرانہ عقائد پھیلانے کا موقع بغیر کسی روک ٹوک کے میسر ہوتا ہے۔

④ ان حالات میں "آغا خانی فاؤنڈیشن" کا قیام مسلمانوں کے وجود ملی کے لئے سمِ قاتل ہے، اس کی رکنیت قبول کرنا، اس سے تعاون کرنا اور اس سے کسی قسم کی مدد لینا ایمانی غیرت کا جنازہ نکال دینے کے مترادف ہے اور یہ ایک ایسا اجتماعی جرم ہے جس کی سزا خدا تعالیٰ کے قہر اور غضب کی شکل میں نازل ہوگی۔

⑤ مسلمانوں کو اس جال سے بچانے کے لئے حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس ادارے کے قیام کی اجازت منسوخ کرے، اور عام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس سازشی فاؤنڈیشن کا یکسر بائیکاٹ کریں اور اس علاقے کے علماء و صلحاء کا فرض ہے کہ وہ کھل کر اس سازش کو بے نقاب کریں اور حکومت سے اس کے خلاف پرزور احتجاج کریں جو شخص اس فاؤنڈیشن کی مدح و ستائش کرے گا۔ اس کی رکنیت قبول کرے گا یا اس سے کسی قسم کا تعاون کرے گا یا تعاون لے گا وہ کل قیامت میں خدا و رسول کے باغیوں کی صف میں اٹھایا جائے۔ من کثّر سواد قوم فھو منھم

لعمری لقد نبّھت من کان نائماً
واسمعت من کانت لہٗ اذنان
۱
وللہ الحمد اولاً و آخراً

لدھیانوی
محمد یوسف
۱۳/۵/۱۴۰۲

دارالعلوم کراچی ۱۴ کا فتویٰ

۔ آغاخانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں کافر ہیں زندیق ہیں اور قرآنی نصوص کے مطابق کفار مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں اور نیز کافروں کے ساتھ محبت کرنا اور دوستانہ تعلقات استوار کرنا ناجائز اور حرام ہے اور ہر وہ چیز جو سبب بنے حرام کام کا وہ چیز بھی حرام ہے سدًّالِلذرائع اور تاریخ گواہ ہے کہ ہمیشہ کافروں نے مختلف سازشوں سے مالِ زر اور متاعِ دنیا کا لالچ دے کر مسلمانوں کے ایمان کو لوٹنے کی ناپاک کوشش کی ہے اس لئے آغاخانیوں کا ترقیاتی کاموں کے نام پر مسلمانوں کو جھانسا دے کر ان کو آہستہ آہستہ اپنے مسلک سے قریب تر کرنے کی ایک گہری سازش ہے۔ مزید برآں اگر ان کے ساتھ قرض وغیرہ کے معاملات جائز رکھیں جائیں تو سادہ لوح مسلمان ان کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھنے لگیں گے چنانچہ بہت سارے مسلمانوں کو اب بھی ان کے کافر ہونے کا کوئی علم نہیں، اور اس کا ایمان واسلام کے خلاف ہونا ظاہر ہے۔ لہٰذا آغاخان فاونڈیشن کا ممبر بننا قطعاً ناجائز اور حرام ہے اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ کفر و زندقہ کے لئے کوئی نرم گوشہ اختیار نہ کریں اور علاقہ کے علماءٔ صلحاء اور ذی اثر لوگوں پر واجب ہے کہ وہ لوگوں کو وعظ و نصیحت اور اپنی وجاہت کے ذریعہ سے اس کا ممبر بننے سے منع کریں اور حکومت سے پر زور مطالبہ کریں کہ وہ آغاخانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے اور جو لوگ فاونڈیشن کے ممبر بننے کی لوگوں کو ترغیب دیتے ہیں انہیں پہلے سمجھایا جائے، اگر وہ ترغیب دینے سے ہی باز آجائیں تو بہتر ورنہ ان کے ساتھ مقاطعہ کیا جائے۔

دلائل ملاحظہ ہو۔

قال اللہ تعالیٰ ان الکفرین کانوا لکم عدوا مبینا سورۃ نساء آیۃ

وقال تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا

دينكم هزوا ولعبا من الذين اوتوا الكتب من قبلكم والكفار اولياء۔ (سورة مائدة آیت ۵۷)

(وفي الشامية ج ۳ ص ۲۹۸ مطبوعہ بولاق)

وللعلامة المحقق عبد الرحمن العمادى فيهم فتوى مطولة وذكر فيها انهم ينتحلون عقائد النصيرية والاسماعيلية الذين يلقبون بالقرامطة والباطنية الذين ذكرهم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذهب الاربعة انه لا يحل اقرارهم فى ديار الاسلام بجزية ولا غيرها ولا تحل مناكحتهم ولا ذبائحهم الخ والله سبحانه وتعالى اعلم۔

محمد خالد
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۱۶ - ۵ - ۱۴۰۴ھ

الجواب صحيح
سبحان محمود

دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
اسلامی جمہوریہ پاکستان

دار الافتاء والارشاد ناظم آباد کا فتویٰ

آغاخانی مرتد اور زندیق ہیں۔ آغاخانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ لوگ بلاشبہ کافر اور مرتد ہیں اور واجب القتل ہیں لہٰذا ایسے لوگوں کا اس خطرناک منصوبہ میں کسی قسم کا تعاون کرنا درحقیقت چند ٹکوں کی خاطر ایمان کو فروخت کرنا ہے۔ حکومت اسلامیہ پر فرض ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو مرتدین کے پنجہ کفر سے نجات دلائے اور اسلام کے ان دشمنوں کو عبرتناک سزا دے، وہاں کے علماء صلحاء اور بااثر لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جلد از جلد اس بارے میں مؤثر اقدامات کریں، عوام پر ان لوگوں کا کفر و زندقہ واضح کیا جائے تاکہ اس خطرناک حربہ سے دنیا و آخرت تباہ نہ کریں۔ وہاں کے مسلمانوں کو پھر یاد کرایا جائے کہ آغاخانی ادارہ میں شرکت خواہ کسی درجہ میں، کسی قسم کا تعاون، ممبر وغیرہ بننا ناجائز اور حرام ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالرحیم عفا اللہ عنہ

نائب مفتی دار الافتاء والارشاد

۳۰/۳/۱۴۰۴ھ

الجواب صحیح

دار الافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کا فتویٰ

الجواب وھو الصدق والصواب ۔

فرقہ آغا خانیہ باجماع المسلمین کافر ہے اور زندیق کے احکام ان پر جاری ہوں گے اس لئے کہ ہر وقت وہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ کسی طرح مسلمانوں کو نقصان پہنچے وہ کبھی مسلمانوں کے خیر خواہ نہ اس سے پہلے رہے ہیں اور نہ اب وہ مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں بلکہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانا اور دھوکہ دینا ان کے نزدیک عین عبادت اور کار ثواب ہے چنانچہ ابن کثیر نے البدایۃ والنہایۃ میں لکھا ہے کہ تاتاریوں نے جب دمشق پر حملہ کیا تھا تو ان اسماعیلیوں نے ان کا ساتھ دیکر مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کی ناکام کوشش کی تھی چنانچہ یہ فرقہ کبھی مسلمانوں کا دوست نہیں ہو سکتا ہے اور خدا اور رسول کا دشمن ہے تو اب ظاہر ہے کہ ایک مسلمان کے لئے کس طرح اُن سے دوستی یا ان کے فاؤنڈیشن یا ان کے کسی انجمن میں شرکت جائز ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے بنص قطعی یہ حرام کیا ہے چنانچہ ارشاد ہے لاتجد قوماً یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان الخ (سورۃ المجادلہ ایت ۲۲ پ ۲۸) وقال اللہ تعالیٰ الم ترالی الذین تولوا قوما غضب اللہ علیھم ماھم منکم ولا منھم ویحلفون علی الکذب وھم یعلمون، اعد اللہ لھم عذابا شدیدا انھم ساء ما کانوا یعملون (سورہ مجادلہ ایت ۱۴ ، ۱۵ پ ۲۸) یاایھا الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودۃ وقد کفروا بما جاءکم من الحق (ممتحنہ ایت ۱ پ ۲۸) ان آیتوں سے صراحتاً معلوم ہوا کہ مشرکین اور دین دشمن طبقے سے دوستی رکھنا جائز نہیں اور نہ ان سے مالی امداد ہدیہ سمجھ کر قبول کرنا جائز ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ انہوں نے مشرکین کے ہدیہ کو قبول نہیں فرمایا ۔ فلما جاء سلیمان قال اتمدونن بمال فما اتانی اللہ خیر مما اتاکم بل انتم بھدیتکم تفرحون (سورۃ النمل ایت ۳۶) بعض مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تالیف قلب اور مصلحت کے لئے مشرکین کو ہدایا دیئے بھی اور ان سے قبول بھی کئے لیکن بقول علامہ آلوسیؒ تحقیق یہی ہے کہ اگر دینی مصالح اور امور دینیہ میں خلل پڑتا ہو تو ان کے ہدیہ کو قبول کرنا جائز نہیں ہے روح المعانی ۔ عمدۃ القاری میں علامہ عینی نے ص ۱۶۷ ج ۱۳ اور سنن ابو داؤد میں امام ابو داؤد نے کعب بن مالک اور عیاض بن حماد وغیرہ کی روایات نقل کی ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انی لا اقبل ھدیۃ مشرک اور انی نھیت عن زبد المشرکین ۔ ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ ان کے ساتھ دوستی بھی جائز نہیں ہے اور ان کی امداد کو قبول کرنا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ درحقیقت نہ ہدیہ ہے اور نہ امداد بلکہ مسلمانوں کو گمراہ اور بے دین

بنانے کی ایک سازش ہے جو عیسائی مشنریوں کی طرز پر چلائی جارہی ہے۔

علامہ انور شاہ کشمیری نے ابوبکر رازی کے احکام القرآن کے حوالے سے لکھا ہے کہ وقولهم فی ترک قبول توبة الزندیق یوجب ان لایستتاب الاسماعیلیة وسائر الملحدین الذین قد علم منهم اعتقاد الکفر کسائر الزنادقة وان یقتلوا مع اظهارهم التوبة احکام القرآن ص۵۴ ج ۱ بحوالہ اکفار الملحدین ص۳۷ جب اسلام کی نظر میں ان کا توبہ اور اسلام بھی قبول نہیں تو ظاہر ہے کہ نہ ان سے مالی فوائد بصورت امداد و ھدیہ لینا جائز ہے اور نہ ان کی فاونڈیشن اور انجمن میں شرکت جائز ہے۔ دیگر کفار کی امداد پر بھی اس کو قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ امداد حکومتی سطح پر ملتی ہے اس سے عام مسلمانوں کی زندگی اور دین کے متاثر ہونے کا خطرہ نہیں ہے جبکہ مذکورہ امداد سے عام مسلمانوں کی انفرادی زندگی کے متاثر ہونے کا شدید خطرہ ہے اور مسلمانوں کے مرتد اور زندیق بننے کا قوی احتمال ہے لہٰذا ان کے ساتھ شرکت اور ان کی امداد کا قبول کرنا حرام ہے من کثر سواد قوم فهو منهم علماء اور عام دیندار مسلمانوں پر اس کا تدارک فرض ہے ورنہ وہ خدا کے ہاں جوابدہ ہوں گے

فقط

واللہ یقول الحق وهو یهدی السبیل

نظام الدین شامزی

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی ۲۵

المفتی لنظام الدین

الجامعة الفاروقية

دارالافتاء

الجامعة الفاروقیة شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراتشی ۲۵ باکستان

الجامعة الفاروقیة

شاہ فیصل کالونی رقم ۴، کراتشی ۲ باکستان

۹۰ سم حصہ دوم

۲۵/۴/ ۱۴۰۹ھ

دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور

کا فتویٰ

الجواب :- فرقہ آغاخانیہ ضروریاتِ دین سے انکار کی وجہ سے - بلاشک وشبہ کافر اور خارج از اسلام، اس سے موالات (دوستانہ تعلقات رکھنا) حرام منصوص ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں - لایتخذ المومنون الکافرین اولیاء من دون المومنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شیئ الا ان تتقوا منھم -

یہ فرقے اقلیت ہونے کی وجہ سے اور مذہبی دلائل سے محروم ہونے کی وجہ سے نہ سیاسی تحریک کی ہمت رکھتے تھے اور نہ اپنے کفریات کی دعوت دینے کے ارادات رکھتے تھے -

موجودہ دور میں یہ فرقے اپنی کثرتِ زر کو دیکھ کر تنظیموں کے داموں میں بے علم اور کم علم لوگوں کو پھنسانا چاہتے ہیں اور اسی مکروفریب سے سیاسی عروج اور دعوت میں کامیابی کا ارادہ رکھتے ہیں پس اس بنا پر ان کی تنظیموں میں کوئی حصہ لینا اسلام دشمنی اور مداہنت ہے - وھو الموفق

محمد فرید عفی عنہ

دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ
نمبر ۱۷۹۶۰
اکوڑہ خٹک ضلع پشاور مغربی پاکستان

دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ کا فتویٰ

الجواب :-

آغاخانی خود بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے ہیں ۔ اور دنیا میں کہیں انہوں نے مسجد نہیں بنوائی ۔ اس لئے کہ وہ نماز کو فرض ہی نہیں سمجھتے ہیں ۔ صرف جماعت خانے بنواتے ہیں جس میں شام کو سب عورت مرد جمع ہو کر کچھ تفریح کر لیتے ہیں وہ دنیاوی کاموں میں جو کچھ بھی حصہ لیں یہ اُن کا فعل ہے ۔ مگر مال و دولت کا لالچ دے کر اگر مسلمانوں کو اسلام سے پھیرتے ہیں اور اپنی جماعت میں داخل کرتے ہیں جیسا کہ سوال سے معلوم ہوتا ہے تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس فتنۂ ارتداد کو روکیں اور ان کے ان افعال سے جب اُن کی نیتوں اور ارادوں کا ظہور ہو گیا تو دنیاوی کاموں میں بھی اُن سے کسی طرح کا تعاون نہ کریں اور اپنے آپ کو اُن سے جدا رکھیں ۔ اور اُن کو اپنے علاقوں میں آنے نہ دیں اور اجتماعی طور پر حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ اس فتنے کو روکے اور ان کی اس قسم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائے ۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء
فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لاتعلمون
اعلیٰ سنت والجماعت دینی درسگاہ
دارالعلوم امجدیہ
عالمگیر روڈ کراچی

وقار الدین غفرلہ ۸/۲/ ۸۰ء

دارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ کا فتویٰ

آغاخانی (اسماعیلیوں) کے عقائد کے متعلق جو کچھ کہا جاتا ہے اگر درست ہے تو ہر ایسے معاملہ میں جس سے اسلامی عقائد و اعمال متاثر ہوتے ہوں ان سے تعاون اور فائدہ حاصل کرنا قطعاً درست نہیں بلکہ گناہ ہے ارشاد ربانی ہے۔

وتعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔

جو مسلمان ان سے اس طرح کا تعاون کریں گے جو آغاخانیت کے فروغ کا سبب ہوگا وہ گنہگار ہوں گے اور آخرت میں ان سے مواخذہ بھی ہوگا۔ واللہ اعلم۔

محمد الحمد اللہ
۵-۲-۸۸

مدرسہ العلیم
دارالافتاء
اہلسنت
دارالعلوم نعیمیہ فیڈرل بی ایریا بلاک ۱۵